مومنین کے لئے خوشخبری

Whatsapp پر دینی معلومات جیسے کہ عقائد، اخلاقیات،

درس قرآن

فقہی مسائل، "خواتین کے مخصوص مسائل"

وظیفے، میمبرز کے فقہی سوالات، جو وہ الگ سے پوچھ سکتے ہیں

کلماتِ امیر المومنینؑ از نہج البلاغہ، احادیث معصومینؑ

ہر مناسبت کے حوالہ سے اعمال

دعائیں اور دیگر دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے قرآن و عترت

کے گروپ کو جوائن کریں۔

قرآن و عترت اکیڈمی کے گروپ میں شامل ہونے کے لئے ان میں سے کسی ایک پر کلک کریں۔

تمام گروپ میں مشترکہ نشریات بھیجی جاتی ہیں اسلئے ایک سے زائد گروپ میں شامل نہ ہوں تاکہ دوسری بھی شامل ہو کر استفادہ کر سکیں۔

قرآن و عترت اکیڈمی کے دینی ویڈیوز Youtube پر دیکھنے کے لئے

ہمارے Youtube channel کو Subscribe کریں

اسلامی گرافکس کے لئے Instagram پر Follow کریں

Instagram

اور ہماری Facebook Page کو Like کریں

یہ کتاب برقی شکل میں نشر ہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں اس کی فنی طور پر تصحیح اور تنظیم ہوئی ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

فہرست

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت و ظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتی ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور غنچہ و کلیاں رنگ و نکھار پیدا کرلیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ و راہ اجالوں سے پرنور ہوجاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت و قابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ و موسس سرورکائنات حضرت محمد مصطفیٰ غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمہ حق و حقیقت سے سیراب کردیا، آپ کے تمام الٰہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے 23 برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمراں ایران و روم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑ گئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت و عمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہبِ عقل و آگہی سے روبرو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان و مذاہب اور تہذیب و روایات پر غلبہ حاصل کرلیا۔

اگرچہ رسول اسلام کی یہ گرانبہا میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیرووں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت و پاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہو کر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کردئی گئی تھی، پھر بھی حکومت و سیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمہ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء و دانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنھوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فکری و نظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگین تحریروں اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشتپناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام و قرآن اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کی طرف اٹھی اور گڑی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکری و معنوی قوت واقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب و کامراں زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین وبے تاب ہیں، یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھاکر انسانی عقل و شعور کو جذب کرنے والے افکار و نظریات دنیاتک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیت کونسل) مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیت عصمت و طہارت کے پیرووں کے درمیان ہم فکری و یکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجودہ دنیائے بشریت جو قرآن و عترت کے صاف و شفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق و معنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان وولایت سے سیراب ہوسکے،

ہمیں یقین ہے عقل و خرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیت عصمت و طہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوتو رسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدو خال میں دنیاتک پہنچادی جائے تو اخلاق و انسانیت کے دشمن، انانیت کے شکار، سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب و ثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندی آدمیت کو امن و نجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی و تحقیقی کوششوں کے لئے محققین و مصنفین کے شکر گزار ہیں اور خود کو مولفین و مترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب، مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و اشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، فاضل علّام جناب نجم الدین طبسیکی گرانقدر کتاب "حکومت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) پر ایک طائرانہ نظر" کو فاضل جلیل مولانا سید اخلاق حسین پکھنارو#ی اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں ،اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے، خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

بیان حقیقت

خداوند عالم، مالک ملک و ملکوت کی لا تعداد عنایتوں، اس کے، ہر نفس لطف و مہربانی، اہل بیت (علیہم السلام) کی بے شمار نوازشوں اور توجہات سے مجھ ناچیز اور بے بضاعت انسان کو توفیق نصیب ہوئی کہ حجۃالاسلام والمسلمین آقای نجم الدین طبسی کی گرانقدر اور پرُ معنی کتاب (چشم اندازی بہ حکومت مہدی) کا ترجمہ کروں

الحمدللہ وہ پایہ تکمیل کو پہونچا، مورد نظر کتاب چند خصوصیات کی حامل ہے جنھیں خود مولف موصوف نے اپنی پیش گفتار میں بیان بھی کیا ہے، مختصر یہ کہ مولف نے ظہور سے قبل اور ظہور کے بعد حکومت حضرت مہدی پر لسبط و تفصیل سے روایتی انداز میں بحث کی ہے،

اور ظہور سے قبل و بعد کے اخلاقی، سیاسی، اقتصادی حالات پر گفتگو اس انداز میں کی ہے کہ طرز تحریر آسان، اسلوب بیان سادہ و رواں، نتیجہ خیز و قناعت بخش اور عام فہم ہے، قاری حضرات کو پڑھنے کے بعد اس کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا، نیز ذوق روایت رکھنے والے اہل درایت و بصیرت افراد موصوف کی کاوشوں سے محظوظ بھی ہوں گے، چونکہ عالم امکان میں ایک عالمگیر طاقت کے ظہور سے متعلق تشویش واضطراب، جستجو و تلاش پائی جاتی ہے اس عالمی حاکم کا نام جو بھی دینا رکھ لے لیکن اس کی حقیقت کا کوئی بھی منکر نہیں ہے، اور پوری دنیا خصوصا عالم غرب اسی موضوع پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر رہی ہے اور آیندہ کے لئے حفاظتی اسباب بھی فراہم کر رہی ہے۔ لہٰذا اہل اسلام خصوصاً شیعہ حضرات کے لئے یہ کتاب مختصر سرمایہ حیات اور زندگی بخش نوید ہے۔

چونکہ مولف نے روایت کے قالب میں بہت سارے سوالات کا جواب بھی دیا ہے دیگر یہ کہ کتاب ھذا عربی و فارسی میں بھی شائع ہو چکی ہے امید ہے کہ قاری حضرات کے لئے پسندیدہ خاطر اور مفید ہو اور ان سے خواہش ہے کہ اپنے نیک ،ہمت افزا،اور خالص مشوروں سے راہنمائی کرکے مجھے شکریہ کا موقع دیں اور خداوند سبحان و رحمان سے دعا ہے کہ مولف موصوف نیز مجھ ناچیز اور تمام اہل ایمان و خدامّ امام زمانہ (عج) کو ظہور کے وقت سچے اور باوفا ناصروں میں قرار دے اور ہماری لغزشوں،گناہوں اور غفلتوں کو اپنے فضل و کرم واحسان سے عفو و درگذر کرے اور راہ حق ،جادہ مستقیم کا مالک بناتے ہوئے طول عمر کی بیش بہا دولت نیز روزافزوں توفیقات سے نوازے۔

آمین

شکر گزار

اخلاق حسین پکھناروی

اہل رہتاس بہار ھند

پیش گفتار

شوش دانیال کاعلاقہ ابھی تازہ تازہ بعثی کافروں کے چنگل سے آزاد ہوا تھا،اور لوگ آہستہ آہستہ اپنے شہر اور وطن کو لوٹ رہے تھے، ان دنوں میں انھیں جانباز عزیزوں کے درمیان اپنے وجود کو فخر و برکت سمجھتے ہوئے اس شہر کی تاریخی مسجد میں امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے متعلق علامہ مجلسی کی کتاب بحارالانوار سے درس کہنے لگا تو اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ اگرچہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے متعلق گوناگوں مباحث، جیسے طول عمر کا راز، فلسفہ غیبت، عوامل ظہور و بیان ہوچکے ہیں لیکن قیام کی کیفیت، حکومتی پروگرام و طریقہ کار، سربراہی کے طرز وغیرہ پر شایان شان تحقیق نہیں ہوئی ہے۔اس وجہ سے میں نے عزم کرلیا کہ اس میدان میں بھی تحقیق لازم ہے، شاید اب تک لاجواب سوالوں کا جواب دے سکوں تمام پریشان کن سوالات میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کس طرح مختلف قوت و خیالات کے حامل سیاسی نظاموں کو ایک سیاسی نظام بنادیں گے۔

حضرت کا حکومتی پروگرام کس طرح ہے جس میں ظلم و جور دنیا سے مٹ جائے گا اور فساد کا خاتمہ اور بھوکوں کا وجود نہیں رہ جائے گا۔

یہی فکر مجھے چار سال سے مذکورہ موضوع پر تحقیق کرنے کی جبری دعوت دے رہی تھی چنانچہ اسی تحقیق کا نتیجہ آپ کے سامنے موجودہ کتاب ہے۔

اس کتاب کے پہلے حصہ میں امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل کشت و کشتار، قتل و غارتگری، ویرانی و بربادی، قحط سالی، موت، بیماری، ظلم وجور، اضطراب، بے چینی، گھٹن، حقوق پامالی اور تجاوز سے لبریز دور کی تحقیق ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ لوگ اس وقت اپنے مقاصد میں کامیابی، مکاتیب فکر، مختلف حکومتیں، حقوق بشر کی دعویدار، انسانی نیک بختی کا نعرہ لگانے والے زمانے کے اضطراب و ناگفتہ بہ حالات سے مایوس ہوچکے ہوں گے اور مصلح جہانی کے ظہور کے منتظر نجات کے امیدوار ہوں گے۔

دوسرا حصہ ،حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انقلاب اور تحریک و قیام کی کیفیت پر مشتمل ہے اس انقلاب کی شان یہ ہے کہ اس کا آغاز خانہ کعبہ سے حضرت کے اعلان پر ہوگا اور آپ کے خالص اور حقیقی ناصر ومددگار دنیاکے گوشہ گوشہ سے آکرآپ سے ملحق ہوجائیں گے توفوجی چھاونی ،کوتوالی بنائی جائے گی اور منظّم سپاہی اور کمانڈر کا انتخاب عمل میں آئے گااور وسیع پیمانہ پر جنگ کی تیاری ہوگی۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو دنیا سے ظلم وجور مٹادیں گے یاد رہے کہ یہ دنیا یا سماج و معاشرہ حجاز یا خلیج فارس وایشیامیں محدود نہیں بلکہ اس کی لا محدود وسعت تمام کرہ زمین کااحاطہ کئے ہوئے ہے۔

ظلم وجور سے پُر معاشرہ کی اصلاح ایک مشکل اور دشوار کام ہے اور اس کامدعی در حقیقت ایک بہت بڑے معجزہ کا مدعی ہے جواسی کے ہاتھوں انجام پذیر ہوگا۔

کتاب کا تیسرا حصہ آخری امام علیہ السلام کی حکومت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ بگڑے ہوئے ،سرکش طاغی سماج کا ادارہ کرنے،اسلامی حکومت کی تشکیل دینے کے لئے ایک قادر اور کارآمد حکومت اپنے قوی اور شجاع انصار ،جیسے حضرت عیسیٰ، سلمان فارسی ،مالک اشتر ،صالح ،سلف صالح وکے ذریعہ تشکیل دیں گے،اگرچہ ان لوگوں کی کار کر دگی حکومت جور میں بھی لائق اہمیت و قابل قدر ہے ،لیکن انکا اصلی کردار اور بنیادی کام حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)کے دور حکومت میں اصلاح اور تعمیر ہے۔

جو کچھ پیش گفتار میں بیان کیا گیا ہے دسیوں شیعہ اور سنی کتابوں سے ماخوذ نیز سیکڑوں روایت کی مبسوط طور پر چھان بین ،برہان واستدلال کے ساتھ اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

توقع ہے کہ یہ کتاب ادھورے اور نارسا انداز میں سہی ظہور کے بعد اسلامی دنیا میں آل محمد (علیہم السلام) کی عمومی عدالت اور اس کی وسعت کو بیان کرے اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی خدمت میں مقبول قرار پائے اور ایرانی مسلمان نیز تمام حقیقی وسچے منتظرین کے لئے قابل استفادہ واقع ہو اور انھیں حضرت کے ظہور کی مقدمہ سازی میں توفیق وتائید کرے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ مرجع عالی قدر حضرت امام خمینی جنھوں نے ایران میں حکومت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی ایک جھلک دیکھائی ہے، انہیں انبیاء و معصومین (علیہم السلام) کے ساتھ محشور کرے، نیز اہل بیت اور ان کی حکومت کے خادموں کو توفیق دے اور اسلامی ام القریٰ (ایران) کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے تائید فرمائے۔ یہاں پر چند نکتے کی جانب توجہ دلانا ضروری ہے:

1۔ ہم ہر گز اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ کتاب ھٰذا میں مذکورہ باتیں نئی اور جدید ہیں؛ اس لئے کہ انھیں ساری روایات کو گذشتہ علماء نے جمع کیا ہے، اور بعض مقامات پر نتیجہ بھی اخذ کیا ہے؛ پھر بھی اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ حتی الامکان خاص اصطلاحوں اور اختلافی باتوں سے گریز کیا جائے، اور جدید لب ولہجہ نیز سادہ وآسان قالب میں ڈھال کر بیان کیا جائے تاکہ عوام بھی استفادہ کر سکیں۔

2۔جو ماخوذات روایت سے حاصل ہیں اور انھیں کسی طرف استناد بھی نہیں دیا گیا ہے،وہ مولف کی ذاتی رائے ہے۔اس لحاظ سے دقت نظر اور چھان بین نیز ایک روایت کا دوسری روایت سے مقایسہ کرنے پر،دیگر نئے مطالب کا حصول ممکن ہے۔

3۔اسی طرح یہ بھی ادعاء نہیں ہے کہ اس کتاب کی تمام مورد استناد روایات صحیح اور بے خدشہ ہیں ؛بلکہ کوشش اس بات کی کی گئی ہے کہ جو کچھ معتبر محدثین اور قابل وثوق مولفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے،اس میں ذکر ہو جائے۔

اسی طرح کچھ مقامات کے علاوہ، روایات کی سند سے بحث نہیں کی گئی ہے،چونکہ مقام نفی واثبات میں نہیں تھے۔اس کے علاوہ بہت سارے مقامات پر تواتر اجمالی کے ساتھ روایات کے صدور کا یقین ہو گیا؛ خصوصا وہ روایات جو اہل بیت سے مروی ہیں۔

4۔اس کتاب کی روایات معجم احادیث [1]الامام المهدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے قبل جمع و تالیف ہوئی ہیں۔ اس بناء پر اس وادی میں تحقیق کرنے والے شائقین حضرات کو اس کتاب کی جانب جو اس کے بعد بحمد اللہ جمع و تالیف ہوئی ہے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

5۔بہت سارے مقامات پر روایات میں کلمہ (الساعۃ،القیامۃ) کی حضرت مہدی کے ظہور سے تفسیر کی گئی ہے ۔اس لحاظ سے جو روایات شرائط یا علائم الساعۃ والقیامۃ کے عنوان سے ذکر کی گئی ہیں،اس کتاب میں علائم ظہور کے عنوان سے بیان کی گئی ہیں۔

---

(1) ناچیز نے حوزہ علمیہ قم کے چند افاضل کی مدد سے کتاب ھذا کو 5 جلدوں میں تالیف کیا ہے اور بنیاد اسلامی قم نے 1411 قمری میں شائع کیا ہے انشاء اللہ۔آئندہ نظر ثانی بھی کروں گا

6۔اس کتاب کے بعض مطالب مزید تحقیق اور تلاش طلب ہیں؛ اگرچہ کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں توضیح دی جائے امید ہے کہ خداوند عالم کی عنایتوں سے دوسری طباعت مزید دقت نظر و تحقیق کے ساتھ منظر عام پر آئے۔

آخر کلام میں من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق کے عنوان سے ضروری ہے کہ اپنے دوستوں اور بھائیوں خصوصا حجۃ الاسلام محمد جواد، حجۃ الاسلام محمد جعفر طبسی کی راہنمائی اور حجۃ الاسلام رفیعی و سید محمد حسینی شاہرودی کے دوبارہ لکھنے کی وجہ سے اور کتاب کے مطالب کی تنظیم پر شکر گذار و قدر داں ہوں۔

نجم الدین طبسی

قم1373ھ ش

پہلا حصّہ

دنیا ظہور سے قبل

جب تک ہم روشنی اور خوشحالی میں ہوتے ہیں ،اس کی قدر و قیمت کا کم اندازہ ہوتا ہے ہمیں اس وقت اس کی حقیقی قدر و قیمت معلوم ہوگی جب ہم ظلمت و تاریکی کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں گھر جائیں گے۔

جب سورج افق آسمان پر درخشاں ہوتا ہے ہم اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں، لیکن جب بادل میں چھپ جاتا ہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت و حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اس کی ارزش کا اندازہ ہونے لگتا ہے۔

ظہور آفتاب ولایت کے لازمی ہونے کا ہمیں اس وقت احساس ہوگا جب ظہور سے پہلے بے سروسامانی اور نا امنی کے ماحول سے باخبر ہوں ،اور اس وقت کے ناگفتہ بہ حالات کو درک کر لیں۔

اس زمانے کی کلی طور پر نقشہ کشی ،جو روایات سے ماخوذ ہے،درج ذیل ہے۔

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل فتنہ و فساد،ہرج ومرج،بے سروسامانی، ناامنی، ظلم واستبداد ،عدم مساوات،غارتگری، قتل وکشتار،اور تجاوز تمام عالم کو محیط ہوگا اور زمین ظلم وستم اور ناانصافی سے لبریز ہوگی۔ خونین جنگ کا آغاز ملتوں اور ممالک کے درمیان ہو چکا ہوگا ،زمین کشتوں سے بھری ہوگی، قتل ناحق اس قدر زیادہ ہوگا کہ کوئی گھر یا خاندان ایسا نہیں ہوگا جسکے ایک یا چند عزیز قتل نہ ہوئے ہوں گے۔ مرد وجوان جنگوں کے اثر سے ختم ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ ہر 3/آدمی میں 2/آدمی قتل ہو چکا ہوگا۔

قوم وملت کے درمیان جان ومال بے وقعت، راستے غیر محفوظ ہوں گے ، خوف، وحشت ہر انسان کے دل میں بیٹھی ہوگی ، ناگہانی اور حادثاتی موتوں کی کثرت ہو گی، معصوم بچے بدترین شکنجوں کے ذریعہ ظالم وجابر حکام کے ہاتھوں قتل کئے جائیں گے، سڑکوں اور چوراہوں پر حاملہ عورتوں کے ساتھ تجاوز ہوگا، جان لیوا بیماریاں لاشوں کی بد بو یا انواع واقسام ہتھیار کے استعمال سے عام ہو جائیں گی،

کھانے پینے کی اشیاء میں کمی ہو گی ، مہنگائی و قحط سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جائے گی،زمین بیج قبول کرنے نیزاُسے اگانے سے انکار کردے گی، بارش نہیں ہوگی، یا اگر ہوگی بھی تو بے وقت اور ضرر رساں ہوگی قحط ایسا پڑے گا کہ لوگوں کی زندگی اتنی دشوار و مشکل ہو جائے گی کہ بعض لوگ قوت لایموت فراہم نہ کرنے کی وجہ سے، اپنی عورتوں اور بچیوں کو معمولی غذاکے مقابل دوسرے کے حوالے کر دیں گے۔

ایسے مشکل و ناسازگار ماحول میں انسان ناامیدی و قنوطیت کا شکار ہو جائے گااور اس وقت موت اللہ کا بہترین ہدیہ سمجھی جائے گی،اور صرف و صرف لوگوں کی آرزو موت بن جائے گی نیز ایسے ماحول میں جب کوئی شخص لاشوں کے درمیان یا قبرستان سے گذر رہا ہوگا تو اس کی آرزو بس یہی ہوگی کہ کاش میں بھی انھیں میں سے ایک ہوتا تاکہ ذلت کی زندگی سے آسودہ خاطر ہوتا۔

اس وقت کوئی طاقت، پارٹی، انجمن نہ ہوگی جو اس بے سروسامانی، تجاوز، غارتگری کا سد باب کرے اور ستمگروں و طاقتوروں کو ان کی بد کرداری کی سزا دے۔ لوگوں کے کانوں سے کوئی نجات کی آواز نہیں ٹکرائے گی،سارے جھوٹے دعویدار انسان کی نجات کا جھوٹا نعرہ لگانے والے خائن اور جھوٹے ہوں گے اور انسان صرف ایک مصلح الٰہی ،خدائی معجزہ کا انتظار کرے گا اور بس، اس وقت جب کہ یاس و ناامیدی تمام عالم کو محیط ہو گی،خداوند عالم اپنے لطف و رحمت سے مہدی موعود (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)، کو مدتوں غیبت و انتظار کے بعد بشریت کی نجات کے لئے ظاہر کرے گا اور ہاتف غیبی کی آسمان سے ایسی ندا آئے گی جو ہر ایک انسان کے کان سے ٹکرائے گی، "کہ اے دنیا والو! ستمگروں کی حاکمیت کا زمانہ ختم ہو گیا ہے، اور اب عدل الٰہی سے پرُ حکومت کا دور ہے، اور مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کر چکے ہیں۔ یہ آسمانی آواز، انسان کے بے جان قالب میں امید کی روح پھونک دے گی اور محرومین و مظلومین کو نجات کا مژدہ سنائے گی۔

یقیناً مذکورہ بالا ماحول کا ادراک کرنے کے بعد مصلح الٰہی کے ظہور کی ضرورت کا احساس کر سکتے ہیں نیز حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عادلانہ حکومت کی وسعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہاں پر امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل ناسازگار حالات کو روایات کی نظر میں پانچ فصلوں میں ذکر کریں گے۔

پہلی فصل

حکومت

ادیان و مکاتب کے قوانین، معاشرے میں اس وقت اجرا ہو سکتے ہیں جب حکومت اس کی پشت پناہی کرے۔اس لئے کہ ہر گروہ حکومت کا طالب ہے تاکہ اپنے مقاصد کا اجرا کر سکے، اسلام بھی جب کہ تمام آسمانی آئین میں بالاتر ہے ،اسلامی حکومت کا خواہاں رہا ہے حکومت حق کا وجود اور اس کی حفاظت اپناسب سے بڑا فریضہ جانتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے اپنی تمام کوشش اسلامی حکومت کی تشکیل میں صرف کر دی اور شہر مدینہ میں اس کی بنیاد ڈالی، لیکن آنحضرت کی وفات کے بعد، اگر چہ معصومین و علماء، حکومت اسلامی کی آرزو رکھتے تھے معدودہ چند کے علاوہ، حکومت الٰہی نہیں تھی اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور تک اکثر باطل حکومتیں ہوں گی۔

جو روایات پیغمبر وائمہ (علیہم السلام) سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں حکومتوں کا عام نقشہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام سے قبل بیان کیا گیا ہے، ہم ان چند موارد کی طرف اشارہ کریں گے:

الف) حکومتوں کا ظلم

ظہور سے پہلے من جملہ مسائل میں ایک مسئلہ جو انسان کی اذیت کا باعث ہوگا، وہ حکومتوں کی طرف سے لوگوں پر ہونے والا ظلم و ستم ہے، رسول خدا اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "زمین ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی حد یہ ہے کہ ہر گھر میں خوف ودہشت کی حکمرانی ہوگی" [1]

---

(1) ابن ابی شیبہ، المصنف، ج15، ص89؛ کنزل العمال، ج14، ص584

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "زمین ظلم و استبداد سے پر ہو گی؛ یہاں تک کہ خوف و اندوہ ہر گھر میں داخل ہو چکا ہو گا"[1] امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) خوف و دہشت کے دور میں ظہور کریں گے"[2] یہ خوف و ہراس وہی ہے جو اکثر ستمگر و خود سر حاکموں سے وجود میں آتا ہے؛ اس لئے کہ آنحضرت کے ظہور سے پہلے، ظالم دنیا کے حاکم ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب معاشرے کی رہبری ستمگروں کے ہاتھ میں ہو گی"[3]

ابن عمر کہتے ہیں: غیر تمند، ذی حیثیت اور صاحب ثروت انسان آخر زمانہ میں اس شکنجے اور اندوہ سے جو حاکموں سے پہنچیں گے مرنے کی آرزو کرے گا۔[4]

قابل توجہ بات یہ ہے کہ رسول خدا کے ماننے والے صرف اجنبی حکومتوں سے رنجور نہیں ہوں گے، بلکہ اپنی خود مختار ظالم حکومت سے بھی انھیں تکلیف ہو گی؛ اس درجہ کہ زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی، اور آزادی کے احساس کے بجائے، خود کو قید خانہ میں محسوس کریں گے۔ جیسا کہ فی الحال ایران کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاو نہیں کر رہے ہیں بلکہ اجنبی بنے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں روایات میں اس طرح آیا ہے:

---

(1) کنزل العمال، ج14، ص584؛ احقاق الحق، ج13، ص317

(2) شجری، امالی، ج2، ص156

ملاحظہ ہو: نعمانی، غیبۃ، ص253؛ طوسی، غیبۃ، ص274، اعلام الوری، ص428؛ مختصر بصائر الدرجات، ص212 اثبات الہداۃ، ج3، ص540؛ حلیۃ الابرار، ج3، ص626؛ بحار الانوار، ج52، ص23؛ بشارۃ الاسلام، ص82؛ عقد الدرر، ص64؛ القول المختصر، ص26؛ متقی ہندی، برہان ص74؛ سفارینی لوائح، ج3، ص8

(3) ابن طاووس، ملاحم، ص77

(4) عقد الدرر، ص333

رسول خدافرماتے ہیں :"آخر زمانہ میں شدید مصیبت ،کہ اس سے سخت ترین مصیبت سنی نہ ہو گی،اسلامی حُکّام کی طرف سے میری امت پر آئے گی ؛اس طرح سے کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جائے گی،اور ظلم و ستم سے ایسی لبریز ہو گی،کہ مومن ظلم سے چھٹکارے کے لئے،پناہ کا طالب ہو گا لیکن کوئی جائے پناہ نہ ہو گی"[1]

بعض روایتوں میں اپنے رہبروں کے توسط مسلمانوں کے ابتلا کی تصریح ہوتی ہے ان ظالم حکام کے پیچھے ایک مصلح کل کے ظہور کی نوید دی گئی ہے،ان روایات میں تین قسم کی حکومت کا،جو رسول خدا کے بعد قائم ہوتی ہے ذکر آیا ہے۔جو یہ ہیں تین قسم کی حکومتیں ہیں :خلافت ،امارت و ملوکیت ،اس کے بعد جابر حاکم ہوں گے ، رسول خدا فرماتے ہیں :" میرے بعد خلفاء ہوں گے خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ ان کے بعد جابر و ستمگر حاکم ہوں گے؛ پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے "[2]

ب)حکومتوں کی تشکیل

لوگ اس وقت عیش و عشرت کی زندگی گذار سکتے ہیں جب حکومت کا کار گذار با شعور و نیک ہو۔ لیکن اگر غیر مناسب افراد لوگوں کے حاکم ہو جائیں گے تو فطری بات ہے کہ انسان رنج والم میں مبتلاء ہوگا؛ بالکل وہی صورت حال ہو گی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)کے ظہور سے قبل کے زمانے میں حکومتیں خائن اور فاسق و فاجر ستمگر کے ہاتھ میں ہوں گی رسول خدافرماتے ہیں :"ایک زمانہ آئے گا کہ حکام ستم پرور ،فرمانروا خائن قاضی،فاسق اور وزراء ستمگر ہوں گے"[3]

ج)حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ

آخر زمانہ سے متعلق حکومتوں کے مسائل میں ایک مسئلہ ،عورتوں کا تسلط اور ان کا نفوذ ہے

---

(1)حاکم ،مستدرک ،ج4،ص465؛عقد الدرر ،ص43؛احقاق الحق ،ج19،ص664

(2)المعجم الکبیر ،ج22،ص375؛الا ستیعاب ،ج1،ص221؛فردوس الاخبار ،ج5،ص456؛ کشف الغمہ ،ج3،ص264؛اثبات الہداۃ،ج3،ص596

(3) شجری،امالی،ج2،ص228

یا وہ ڈائریکٹ لوگوں کی حاکم ہوں گی (جیسا کہ بعض ممالک میں عورتیں حاکم ہیں) یا حکام ان کے ماتحت ہوں گے اس مطلب میں ناگوار حالات کی عکاسی ہے، حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ فاسد و زناکار لوگ ناز و نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور پست و ذلیل افراد پوسٹ و مقام حاصل کریں گے،اور انصاف پرور افراد ناتواں و کمزور ہوں گے" پوچھا گیا: یہ دور کب آئے گا؟ تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا: "ایسا اس وقت ہوگا جب عورتیں اور کنیزیں لوگوں کے امور پر مسلط ہوں اور بچے حاکم ہو جائیں"[1]

د) بچوں کی فرمانروائی

حاکم کو تجربہ کار اور مدیر ہونا چاہیئے تاکہ لوگ سکون و اطمینان سے زندگی گذار سکیں۔ اگر ان کے بجائے، بچے یا کوتاہ نظر، امور کی ذمہ داری لے لیں، تو رونما ہونے والے فتنہ سے خداوند عالم سے پناہ مانگنی چاہیئے۔

اس سلسلے میں دو روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں: رسول خدا نے فرمایا: "70 ویں سال کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے"[2]

سعید بن مسیب کہتے ہیں: "ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا۔ جس کی ابتداء بچوں کی بازی ہے"[3]

ھ) حکومت کی ناپایداری

وہ حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت پر قادر ہے جو سیاسی دوام رکھتی ہو؛ اس لئے کہ اگر تغییر پذیر ہو جائے تو بڑے کاموں کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگی۔

---

(1) کافی، ج8، ص69؛ بحارلانوار، ج52، ص265

(2) احمد، مسند، ج2، ص448،355،326

(3) ابن طاوس، ملاحم، ص60

آخر زمانہ میں حکومتیں پایدار نہیں ہوں گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ صبح کو حکومت تشکیل پائے تو غروب کے وقت زوال پذیر ہو جائے اس سلسلے میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "تم کیسے ہوگے جب تم لوگ کسی امام ہادی اور علم و دانش کے بغیر زندگی گذار رہے ہوگے اور ایک دوسرے سے نفرت و بیزاری کے طالب ہوگے ؟ اور یہ اس وقت ہوگا جب تم آزمائے جاو اور تمہارے اچھے بُرے لوگوں کی پہچان ہو جائے اور خوب اُبال آجائے اس وقت جب تلواریں کبھی غلاف ہیں تو کبھی باہر ہوں گی۔ جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں ایک حکومت دن کی ابتداء میں تشکیل پائے گی اور آخر روز میں زوال پذیر ہو جائے گی" (گر جائے گی)[1]

و) ملک کا ادارہ کرنے سے حکومتیں بے بس و مجبور

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل ظالم حکومتیں ناتواں ہو جائیں گی اور یہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عالمی حکومت کے قیام کا مقدمہ ہوگا۔

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) آیہ شریفہ (حَتّٰی اِذَارَاواْ مَایُوْعَدُ وْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِراً وَ اقلّ عَدداً)[2] جب اس وقت دیکھیں گے کہ وہ کیا وعدہ ہے جو اس آیت میں کیا گیا ہے بہت جلد ہی وہ جان لیں گے کہ کس کے پاس ناصر کم اور ناتوان ہیں، حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اصحاب و یاور اور آپ کے دشمنوں سے متعلق ہے جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کے دشمن سب سے کمزور و ناتواں دشمن ہوں گے نیز سب سے کم فوج و اسلحے رکھتے ہوں گے"[3]

---

(1) کمال الدین، ج2، ص348

(2) سورہ جن آیت 24

(2) کافی، ج1، ص431؛ نور الثقلین، ج5، ص441؛ احقاق الحق، ج13، ص329؛ ینابیع المودۃ، ص429؛ المحجۃ، ص132

دوسری فصل

لوگوں کی دینی حالت

اس فصل میں ظہور سے قبل لوگوں کی دینی حالت کے بارے میں بحث کریں گے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام و قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا، مسلمان صرف نام نہاد، مسلمان ہوں گے۔ مسجدیں اس وقت ارشاد و موعظہ کی جگہ نہیں رہ جائیں گی۔ اس زمانے کے فقہاء روئے زمین کے بدترین فقہاء ہوں گے دین کا معمولی اور بے ارزش چیزوں کے مقابل معاوضہ ہوگا۔

الف) اسلام اور مسلمان

اسلام دستورات الٰہی اور قانون خداوندی کے سامنے تسلیم ہونے کے معنی میں ہے۔ اسلام سب سے اچھا اور غالب دین ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی سعادت کا ضامن ہے؛ لیکن جو چیز قابل اہمیت ہے وہ اسلام و قرآن کے احکام پر عمل کرنا ہے۔

آخر زمانہ میں ہر چیز بر عکس ہوگی؛ یعنی اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ قرآن معاشرہ میں موجود ہوگا؛ لیکن تنہا تحریر ہوگی جو اوراق پر پائی جائے گی۔ اور مسلمان بس نام کے مسلمان رہ جائیں گے اسلام کی کوئی علامت نہیں پائی جائے گی۔ رسول خدا فرماتے ہیں: "میری امت پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ صرف اسلام کا نام ہوگا اور قرآن کا نقش و تحریر کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا مسلمان، صرف مسلمان پکارے جائیں گے؛ لیکن اسلام کی بہ نسبت دیگر ادیان والوں سے بھی زیادہ اجنبی ہوں گے"[1]

---

(1) ثواب الاعمال، ص301؛ جامع الاخبار، ص129؛ بحارالانوار، ج52، ص190

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ خدا کو نہیں پہچانیں گے اور توحید کے معنی نہیں جانیں گے پھر دجال خروج کرے گا"[1]

ب) مساجد

مسجد خداوند عالم کی عبادت اور تبلیغ دین، لوگوں کی ہدایت وارشاد کی جگہ ہے صدر اسلام، میں حکومت کے اہم کام بھی مسجد میں انجام دیۓ جاتے تھے جہاد کا پروگرام مسجد میں بنتا تھا اور انسان مسجد سے معراج پر گیا؛ لیکن آخر زمانہ میں مسجد یں اپنی اہمیت کھوبیٹھیں گی اور دینی راہنمائی ،وہدایت و تعلیم کے بجائے مسجدوں کی تعداد اور خوبصورتیوں میں اضافہ ہو گا جب کہ مساجد مومنین سے خالی ہوں گی رسول خدافرماتے ہیں: "اس زمانے میں مسجدیں آباد و خوبصورت ہوں گی؛ لیکن ہدایت وارشاد کی کوئی خبر نہیں ہوگی"[2]

ج) فقہاء

علماء، اسلامی دانشور، دین خدا کی حفاظت کرنے والے روۓ زمین پر موجود ہیں اور لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی ان کے ہاتھ میں ہے وہ زحمتیں بر داشت کرکے دینی منابع سے شرعی مسائل کا استخراج کرکے، لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں؛ لیکن آخر زمانہ میں حالت دگر گون ہوجاۓ گی اس زمانہ کے عالم بدترین عالم ہوں گے رسول خدا فرماتے ہیں: "اس زمانہ کے فقہاء، بدترین فقہاء ہوں گے جو آسمان کے زیر سایہ زندگی گذار رہے ہوں گے۔ فتنہ و فساد ان سے پھیلے گا نیز اس کی بازگشت بھی انھیں کی طرف ہوگی" یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے مراد وہ درباری علماء ہیں جو ظالم و جابر بادشاہوں کے جرم کی توجیہ کرتے اور اسے اسلامی رنگ دیتے ہیں؛ ایسے لوگ ہر مجرم

---

(1) تفسیر فرات، ص44

(2) بحار الانوار، ج2، ص190

سے ہاتھ ملانے کے لئے آمادہ ہیں؛ جیسے سلاطین کے واعظ جو وہابیت سے وابستہ ہیں اور امریکہ و اسرائیل سے جنگ کرنا شرع کے خلاف سمجھتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اسرئیلی جرائم کے مقابلے میں سانس تک نہیں لی اور وہابیوں کے جرائم خانہ خدا کے زائرین کے قتل کے بارے میں توجیہ کر دی اور اس کے لئے آیت و روایت پیش کی ہاں، ایسے افراد کے لئے کہنا صحیح ہوگا یہ لوگ بدترین فقہاء ہیں جن سے فتنہ و فساد کا آغاز یا فتنوں کی بازگشت ان کی طرف ہوگی۔ (1)

د) دین سے خروج

آخر زمانہ کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ دین سے خارج ہو جائیں گے۔ ایک روز امام حسین (علیہ السلام) حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) کے پاس آئے۔ایک گروہ آپ کے ارد گرد بیٹھا ہوا تھا۔آپ نے ان سے کہا: "حسین (علیہ السلام) تمہارے پیشوا ہیں رسول خدا نے انھیں سید و سردار کہا ہے۔ ان کی نسل سے ایک مرد ظہور کرے گا جو اخلاق و صورت میں میری شبیہ ہوگا۔ وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا؛ جیسا کہ دنیا اس سے قبل ظلم و جور سے بھری ہوگی" پوچھا گیا کہ یہ قیام کب ہوگا؟ تو آپ نے کہا: افسوس! جب تم لوگ دین سے خارج ہو جاوگے؛ بالکل اسی طرح جیسے عورت مرد کے لئے لباس اتار دیتی ہے" (2)

ھ) دین فروشی

مکلّف انسان کا وظیفہ ہے کہ اگر اس کی جان کو خطرہ ہو، تو مال کی پرواہ نہ کرے تاکہ جان بچ جائے اور اگر دین خطرہ میں پڑ جائے، تو جان قربان کرکے دین پر آنے والے خطرہ کا سد باب کر دے؛

---

(1) ثواب الاعمال، ص301؛ جامع الاخبار، ص129؛ بحار الانوار، ج52، ص190

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص144

لیکن افسوس کہ آخر زمانہ میں دین معمولی و گھٹیا قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور جو لوگ صبح مومن تھے تو ظہر کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

رسول خدا نے اس کے متعلق فرمایا ہے: "عرب پر وائے ہو اس شر و برائی سے جو ان کے نزدیک ہو چکی ہے فتنے تاریک راتوں کی مانند ہیں انسان صبح کو مومن تھے تو غروب کے وقت کافر بعض لوگ اپنا دین معمولی قیمت پر بیچ ڈالیں گے جو اس زمانہ میں اپنے دین کو بچا لے اور اس پر عامل بھی ہو، تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو آتشی بند وقوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہو یا کانٹوں کا گٹھر اپنے ہاتھوں سے نچوڑ رہا ہو"[1]

---

(1) احمد، مسند، ج2، ص390

تیسری فصل

ظہور سے قبل اخلاقی حالت

آخر زمانہ کی نشانیوں میں بارز نشانی خاندانی بنیاد کا کمزور ہونا، رشتہ داری، دوستی، انسانی عواطف کا ٹھنڈا پڑنا اور مہر و وفا کا نہ ہونا ہے۔

الف) انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا

رسول خدا اس زمانے کی عاطفی (شفقت کے) اعتبار سے حالت یوں بیان فرماتے ہیں: "اس زمانہ میں، بزرگ اپنے چھوٹوں اور ماتحت افراد پر رحم نہیں کریں گے نیز قوی ناتواں پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خداوند عالم اسے (مہدی کو) قیام و ظہور کی اجازت دے گا"[(1)]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "قیامت نہیں آئے گی جب وہ دور نہ آئے کہ ایک شخص فقر و فاقہ کی شدت سے اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں سے رجوع کرے گا اور انھیں اپنی رشتہ داری کہ قسم دے گا تاکہ لوگ اس کی مدد کریں؛ لیکن لوگ اسے کچھ نہیں دیں گے پڑوسی اپنے پڑوسی سے مدد مانگے گا اور اسے ہمسایہ ہونے کی قسم دے گا لیکن ہمسایہ اس کی مدد نہیں کرے گا"[(2)]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "قیامت کی علامتوں میں ایک علامت پڑوسی سے بد رفتاری اور رشتہ داری کو ختم کر دینا ہے"[(3)]

---

(1) بحار الانوار، ج52، ص380 و ج36، ص335

(2) شجری، امالی، ج2، ص271

(3) اخبار اصفہان، ج1، ص274؛ فردوس الاخبار، ج4، ص5؛ الدر المنثور، ج6، ص50؛ جمع الجوامع، ج1، ص845؛ کنزل العمال، ج14، ص240

بعض روایات میں ((الساعة)) کی تاویل حضرت کے ظہور سے کی گئی ہے اور روایات ((اشراط الساعة)) ظہور کی علامتوں سے تفسیر کی گئی ہیں۔[1]

ب)اخلاقی فساد

جنسی فساد کے علاوہ ہر طرح کے فساد پر تحمل کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ جنسی فساد غیرت منداور شرفاء کے لئے بہت ہی ناگوار اور ناقابل تحمل ہے۔

ظہور سے پہلے بدترین انحراف و فساد جس سے سماج دوچار ہوگا۔ ناموس اور خانوادگی ناامنی ہے،اس وقت اخلاقی گراوٹ اور فساد وسیع پیمانہ پر پھیلا ہوا ہوگا اخلاقی برائیوں کی زیادتی اور ان کی تکرار کی وجہ سے انسان نما افراد کے حیوانی کردار کی برائی ختم ہو چکی ہوگی،اور یہ عام بات ہو چکی ہوگی، فساد اس درجہ پھیلا ہوگا کہ بہت کم ہی لوگ اسے روکنے کی طاقت یا تمنا رکھیں گے۔

محمد رضا پہلوی کے دور حکومت 1350 شمسی میں 2500/سو سالہ جشن منایا گیا،جس میں حیوانی زندگی کی بد ترین نمائش ہوئی، اور اسے ہنر شیراز کا نام دیا گیا تو ایران کے اسلامی سماج نے غیض و غضب کے ساتھ اعتراض بھی کیا، لیکن ظہور سے پہلے ایسے اعتراض کی کوئی خبر نہیں ہے فقط اعتراض، یہ ہوگا کہ کیوں ایسے بُرے افعال چوراہوں پر ہو رہے ہیں یہ سب سے بڑا نہی از منکر ہے جس پر عمل ہوگا۔ ایسا شخص، اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد ہے۔

اب روایات پر نظر ڈالیں تاکہ اسلامی اقدار کا خاتمہ اور اس عمیق فاجعہ اور وسعت فساد کو اس زمانے میں درک کریں۔

رسول خدا فرماتے ہیں: "قیامت نہیں آئے گی مگر جب روز روشن میں عورتوں کو

---

(1) تفسیر قمی،ج2، ص340؛ کمال الدین،ج2، ص465؛ تفسیر صافی،ج5، ص99؛نور الثقلین، ج5، ص175؛ اثبات الهداة، ج3، ص553؛ کشف الغمہ، ج3، ص280؛ شافعی ،البیان، ص528؛ الصواعق المحرقہ، ص162 کلمہ ۔یوم الظہور، یوم الکرّہ،یوم القیامة کی تحقیق کے لئے تفسیر المیزان،ج2،ص108 ملاحظہ ہو

ان کے شوہر سے چھین کر کھلم کھلا (لوگوں کے مجمع میں) راستوں میں تعدی نہ کی جائے، لیکن کوئی اس کام کو برا نہیں کہے گا اور نہ ہی اس کی روک تھام کرے گا اس وقت لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش بیچ راستے سے ہٹ کر ایسا کام کرتے"[1]

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، یہ امت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مرد عورتوں کے راستے میں نہ بیٹھیں اور درندہ شیر کی طرح تجاوز نہ کریں لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے کہ کاش اسے اس دیوار کے پیچھے انجام دیتے اور ملاء عام میں ایسا نہ کرتے"[2]

دوسرے بیان میں فرماتے ہیں: " وہ لوگ حیوانوں کی طرح وسط راہ میں ایک دوسرے پر حملہ کریں گے، اور آپس میں جنگ کریں گے، اس وقت ان میں سے کوئی ایک ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ بیچ راہ میں سب کے سامنے تجاوز کریں گے، پھر انھیں دوسرے لوگوں کو تعدی و تجاوز کا موقع دیں گے، اور یکے بعد دیگر اس بد فعلی کا شکار ہوگا؛ لیکن کوئی اس بد کرداری کی ملامت نہیں کرے گا، اور اسے بدلنے کی کوشش نہیں کرے گا ان میں سب سے بہتر وہی ہوگا جو کہے گا کہ اگر راستے سے ہٹ کر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر ایسا کرتے تو اچھا تھا"[3]

ج) بداعمالیوں کا رواج

محمد بن مسلم کہتے ہیں: امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا آپ کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کب ظہور کریں گے؟ تو امام نے کہا! "اس وقت جب مرد خود کو عورتوں کے

---

(1) عقد الدرر، ص333؛ حاکم مستدرک، ج4، ص495

(2) المعجم الکبیر، ج9، ص119؛ فردوس الاخبار، ج5، ص91؛ مجمع الزوائد، ج7، ص217

(3) ابن طاوس، ملاحم، ص101

مشابہ اور عورتیں مردوں کے مشابہ بنالیں۔ اس وقت جب مرد مرد پہ اکتفاء کرے (یعنی لواط) اور عورتیں عورتوں پہ"[1]

امام صادق علیہ السلام سے اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔[2] اور ابو ہریرہ نے بھی رسول خدا سے نقل کی ہے۔"اس وقت قیامت آئے گی جب مرد بد اعمالی پر ایک دوسرے پر سبقت حاصل کریں جیسا کہ عورتوں کے سلسلے میں بھی ایسا ہی کرتے ہیں"[3] اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی ہے۔[4]

د) اولاد کم ہونے کی آرزو

رسول خدا فرماتے ہیں: "اس وقت قیامت آئے گی جب پانچ فرزند والے چار فرزند اور چار فرزند والے تین فرزند کی آرزو کرنے لگیں، تین والے دو کی اور دو والے، ایک اور

---

(1) کمال الدین، ج1، ص331

(2) مختصر اثبات الرجعہ، ص216؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص570؛ مستدرک الوسائل، ج12، ص335

(3) فردوس الاخبار، ج5، ص226؛ کنز العمال، ج14، ص249

(4) الف) عن الصادق علیہ السلام "اذا رایت الرجل یعیر علی اتیان النساء" کافی، ج8، ص39؛ بحار الانوار، ج52، ص257؛ بشارۃ الاسلام، ص133

ب) "اذا صار الغلام یعطی کما تعطی المراۃ و یعطی قفاہ لمن ابتغی" کافی، ج8، ص38؛ بحار الانوار، ج52، ص257

ج) "یزف الرجل للرجال کما تزف المراۃ لزوجھا" بشارۃ الاسلام، ص76؛ الزام الناصب، ص121

د) قال الصادق علیہ السلام: "یتمشط الرجل کما تتمشط المراۃ لزوجھا، و یعطی الرجال الاموال علی فروجھم و یتنافس فی الرجل و یغار علیہ من الرجال، و یبذل فی سبیل النفس والمال" کافی، ج8، ص38؛ بحار الانوار، ج52، ص457

ھ) قال الصادق علیہ السلام: "تکون معیشۃ الرجل من دبرہ، ومعیشۃ المراۃ من فرجھا" کافی ج8 ص38

و) "قال الصادق علیہ السلام: "عندما یغار علی الغلام کما یغار علی الجاریة (الشابة) فی بیت اهلها

"بشارۃ الاسلام، ص133، 76، 36

ز)قال النبی :کانک بالدنیا لم تکن اذا ضیعت امتی الصلاۃ و اتبعت الشہوات و غلت الاسعار و کثراللواط "بشارۃ الاسلام، ص23؛الزام الناصب، ص181

اور فرزند والا آرزو کرنے لگے کہ کاش صاحب فرزند نہ ہوتے"[1]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ کم فرزند والے سے رشک کروگے جس طرح کہ آج اولاد و مال میں اضافہ کی آرزو کرتے ہو، حد یہ ہوگی کہ جب تم میں سے کوئی، اپنے بھائی کی قبر سے گذرے گا تو اس کی قبر پر لوٹنے لگے گا؛ جس طرح حیوانات اپنی چراگاہوں کی خاک پر لوٹتے ہیں۔ اور کہے گا: اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا اور یہ بات خداوند عالم کے دیدار کے شوق میں ہوگی اور نہ ہی ان نیک اعمال کی بنیاد پر ہوگی جو اس نے انجام دیئے ہیں؛ بلکہ اس مصیبت و بلاء کی وجہ سے ایسا کہے گا جو اس پر نازل ہو رہی ہوں گی"[2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "قیامت اس وقت آئے گی جب اولاد کم ہونے لگے گی"[3] اس روایت میں "الولد غیضا" آیا ہے جس کے معنی بچوں کے ساقط کرنے اور حمل نہ ٹھہرنے کے معنی ہیں؛ لیکن کلمہ "غیضا" دوسری روایت میں؛ غم واندوہ، زحمت و مشقت اور غضب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی لوگ اس زمانے میں (Abortion) سقط اور افزائش فرزند اور ان کی زیادتی سے مانع ہوں گے یا فرزند کا وجود غم واندوہ کا باعث ہوگا شاید اس کی علت اقتصادی مشکل ہو، یا بچوں میں بیماریوں کی وسعت اور آبادی کے کنٹرول کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ و تبلیغ اثر انداز نہ ہوں یا کوئی اور وجہ۔

ھ) بے سرپرست خانوادوں کی زیادتی

رسول خدا فرماتے ہیں: "قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مرد کم ہوں گے اور

---

(1) فردوس الاخبار، ج5، ص227

(2) المعجم الکبیر، ج10، ص12

(3) الشیعہ والرجعہ، ج1، ص151؛ فردوس الاخبار، ج5، ص221؛ المعجم الکبیر، ج10، ص281؛ بحار الانوار، ج34، ص241

عورتیں زیادہ ہوں گی حد یہ ہے کہ ہر 50/ عورت پر ایک مرد سرپرست ہوگا"[1]

شاید یہ حالت مردوں کے جانی نقصان سے ہو جو لگاتار اور طولانی جنگوں میں ہوا ہوگا.

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "اس وقت قیامت آئے گی جب ایک مرد کے پیچھے تقریبا 30/ عورتیں لگ جائیں گی اور ہر ایک اس سے شادی کی درخواست کریں گی"[2]

حضرت دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "خداوند عالم اپنے دوستوں اور منتخب افراد کو دوسرے لوگوں سے جدا کر دے گا تاکہ زمین منافقین و گمراہوں نیز ان کے فرزندوں سے پاک ہو جائے ایسا زمانہ آئے گا کہ پچاس پچاس عورتیں ایک مرد سے کہیں گی اے بندہ خدا یا تم مجھے خرید لو یا مجھے پناہ دو"[3]

انس کہتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے ہیں: "قیامت اس وقت آئے گی جب مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہو گی۔ اگر کوئی عورت راستے میں کوئی جوتا، چپل دیکھے گی تو بے دریغ افسوس سے کہے گی: یہ فلاں مرد کی ہے؛ اس زمانہ میں، ہر 50/ عورت پر، ایک مرد سرپرست ہوگا"[4]

انس کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ جو رسول خدا سے حدیث سنی ہے، بیان کروں؟ رسول خدا نے فرمایا: "مردوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور عورتیں باقی رہ جائیں گی"[5]

---

(1) طیالسی، مسند، ج 8، ص266؛ احمد مسند، ج3، ص120؛ ترمذی، سنن، ج4، ص491؛ ابو یعلی، مسند، ج5، ص273؛ حلیة الاولیاء، ج6، ص280 دلائل النبوة، ج6، ص543؛ الدر المنثور، ج6، ص50

(2) فردوس الاخبار، ج5، ص509

(3) مفید، امالی، ص144؛ بحارالانوار، ج52، ص250

(4) عقد الدرر، ص232؛ فردوس الاخبار، ج5، ص225

(5) احمد، مسند، ج3، ص377

چوتھی فصل

ظہور سے پہلے امن وامان

الف) هرج و مرج اور نا امنی بڑی طاقتوں کی زیادتی و تجاوز کے سبب، چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور ناتواں اقوام کے درمیان امنیت کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے علاوہ آزادی و امنیت کا کوئی مفہوم نہیں رہ جائے گا۔
(SUPER POWER) سوپر پاور حکومتیں ناتواں ملتوں اور ضعیف اقوام پر اس درجہ دباو ڈالیں گی اور ملتوں کے حقوق سے اتنا تجاوز کریں گی کہ لوگوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔
رسول خدا اس زمانہ کی اس طرح تصویر کشی کرتے ہیں: "عنقریب امتیں (دیگر آئین و مکاتب کے پیرو) تمہارے خلاف اقدام کریں گی؛ جس طرح بھوکے کھانے کے برتنوں پر حملہ بولتے" (ٹوٹ پڑتے) ہیں ایک شخص نے کہا: کیا اس وجہ سے ایسا ہوگا کہ ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے، کہ ایسے حملہ کا نشانہ بنیں گے؟ رسول خدا نے کہا: " تمہاری تعداد اس وقت زیادہ ہوگی، لیکن خس و خاشاک کے مانند باڑھ میں سطح آب پر ہوگے خداوند عالم تمہاری ہیبت و عظمت تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا، اور تمہارے دلوں پر سستی چھا جائے گی" کسی نے پوچھا : یا رسول اللہ! یہ سستی کس وجہ سے ہوگی؟ آپ نے فرمایا: " دنیا کی محبت اور موت کو اچھا نہ سمجھنے سے"[1]

---

(1) طیالسی، مسند، ص133؛ ابی داود، سنن، ج4، ص111؛ المعجم الکبیر، ج2، ص101

یہ دو بری خصلتیں جسے رسول خدا نے یاد دلائی ہیں، ملتوں کے آزادی حاصل کرنے اور اپنے اقدار کا دفاع کرنے سے مانع ہونے کے لئے کافی ہیں اور انھیں ذلت آمیز زندگی جو ہر شرائط کے ساتھ ہو مانوس کرے؛ہر چند ایسا دین و اصول مکتب کے گنوا دینے سے ہو۔

رسول خدا فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا پر آشوب اور ھرج مرج سے بھر جائے گی۔[1] ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف یورش کرنے لگے گا، اور نہ بڑا چھوٹے پر اور نہ ہی قوی، ناتواں پر رحم کرے گا تو ایسے موقع پر خداوند عالم انھیں قیام کی اجازت دے گا"[2]

ب)راستوں کا غیر محفوظ ہونا

ہرج و مرج اور ناامنی کا دائرہ راستوں تک ہوگا بے رحمی وسیع ہو جائے گی اس وقت خداوندعالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو بھیجے گا اور ان کے دست زبردست سے گمراہیوں کے باب کی فتح ہوگی۔

مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ) تنہا کشادہ استوار قلعوں کی جانب توجہ نہیں دلائیں گے بلکہ حقائق و معنویت سے غافل دلوں کو کھول دیں گے اور حقائق کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیں گے۔

رسول خدا اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں : "اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہے حقیقتاً اس امت کا مہدی حسین کی نسل سے ہے، جب دنیا میں ھرج و مرج اور بے سروسامانی ہوگی ۔ اور فتنے (یکے بعد دیگرے) آشکار ہوں گے راستے ، سڑکیں ناامن ہو جائیں گی اور بعض کچھ لوگوں پر حملہ کریں گے؛ نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کا

---

(1) بحار الانوار، ج36، ص335؛ ج52، ص380

(2) وہی، ج52، ص154

احترام کرے گا؛ایسے ہنگام میں خداوند عالم حسن و حسین علیہما السلام کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا گمراہی کے قلعوں کو درھم و برھم کردے اور اسے فتح کرے۔ اور ایسے دلوں کو جن پر جہالت و نادانی کا پردہ پڑا ہوا ہے اور حقائق کے درک سے عاجز ہیں بے نقاب کردیگا وہ آخر زمانہ میں قیام کریگا اسی طرح جیسے ہم نے اول میں قیام کیا ہے اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔"[1]

ج) خوفناک جرائم

ستمگروں اور جلادوں کے جرائم تاریخ میں نہایت خوفناک اور ڈراونے رہے ہیں۔ تاریخی صفحات جرائم و ظلم و استبداد سے بھرے پڑے ہیں ظالم و جابر اور خون کے پیاسے حکام اقوام عالم کو محروم رکھے ہوئے ہیں، جس کے نمونے چنگیز، ہٹلر، اور آٹیلا ہیں۔

رہا سوال ان جرائم کا جو امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے، خطرناک ترین جرائم ہیں جس کا تصور کیا جا سکتا ہے لکڑی کے دار پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھانسی دینا، انھیں آگ میں جلانا، پانی میں ڈبونا، انسانوں کو فولادی ہتھیار آرہ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا، چکیوں میں پیس دینا وغیرہ۔

تاریخ کے تلخ حادثات، ہیں جو حکومت عدل جہانی کے قیام سے پہلے دفاع بشر کی دعویدار حکومتوں سے رونما ہوں گے ایسی درندگی کے ظہور سے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا جس کے بارے میں روایات کہتی ہیں کہ محرومین کی پناہ ہو گی۔

---

(1) عقد الدرر، ص 152؛بحار الانوار، ج 52، ص 154؛احقاق الحق، ج 13، ص 116؛الاربعون حدیثاً (ابو نعیم) ذخائر العقبی، ص 135؛ینابیع المودۃ، ص 426

حضرت علی (علیہ السلام)ایسے تلخ ایام کی منظر کشی یوں فرماتے ہیں : "اس وقت سفیانی ایک پارٹی کو مامور کرے گاتاکہ وہ لوگ بچوں کوایک جگہ جمع کریں؛اس گھڑی انھیں جلانے کے لئے تیل کھولا یا جائے گا؛بچے کہیں گے : اگر ہمارے آباواجداد نے تمہاری مخالفت کی ہے، تو میرا کیاگناہ ہے"کہ ہم ضرور جلائے جائیں، پھر وہ ان بچوں کے درمیان حسن و حسین نامی بچوں کو باہر لا کر دار پر لٹکائے گا،اس کے بعد کوفہ کی سمت روانہ ہوگا اور وہی (پہلے کی وحشت ناک)حرکت وہاں کے بچوں کے ساتھ بھی انجام دے گااور اسی نام کے دو بچوں کو مسجد کوفہ کے دروازہ پر دار پر لٹکائے گا۔ اور وہاں سے باہر نکل کر پھر ظلم و جنایت کرے گا، اور ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے حاملہ عورتوں کو قید کرے گا، اور انھیں اپنے کسی ایک چاہنے والے کے حوالے کر دے گا، اور اسے حکم دے گا کہ بیچ راستے میں اس کے ساتھ تجاوز (عصمت دری) کرواور تجاوز کے بعد عورت کا پیٹ چاک کرکے بچے کو باہر نکال لے گا کوئی اس ہولناک حالت کو نہیں بدل سکتا" (5)

امام جعفر صادق علیہ السلام لوح کی خبر میں فرماتے ہیں : "خداوند عالم اپنی رحمت رسول خدا کی بیٹی کے فرزند کے ذریعہ کامل کرے گا، وہی شخص جو موسی علیہ السلام کا کمال، عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہیبت ،ایوب پیغمبر (علیہ السلام) کا صبر واستقامت رکھتا ہے ہمارے چاہنے والے، (ظہور سے قبل) خوار و ذلیل ہوں گے اور ان کے سر ترک ودیلم کے رہنے والوں کی مانند (ظالموں وحکام)کے لئے ھدیہ کئے جائیں گے، وہ قتل کئے جائیں گے ،جلائے جائیں گے ،اور ان پر خوف وہراس طاری ہوگا، زمین ان کے خون سے رنگین ہو جائے گی، نالہ وفریاد عورتوں کے

---

(5) عقدالدرر، ص94؛الشیعۃ والرجعۃ ،ج1، ص155

درمیان بڑھ جائے گی وہ لوگ ہمارے سچے و واقعی دوست ہیں وہ ان کے ذریعہ ہر اندھے و تاریک فتنے کا دفاع کریں گے زلزلے اور بے چینی کو بر طرف کریں گے اور قید وبند کی زندگی سے انھیں آزاد کر دیں گے خداوند عالم کا ان پر درود ہو کہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"[1]

ابن عباس کہتے ہیں: "سفیانی و فلانی خروج کرکے آپس میں جنگ کریں گے اس طرح سے کہ (سفیانی) عورتوں کے شکم چاک کرکے بچوں کو نکال لے گا اور بڑے دیگ میں جلا ڈالے گا" (2)

ارطات کہتا ہے: سفیانی اپنے مخالف کو قتل کرے گا، آرہ سے اپنے مخالفین کو دو آدھا کر دے گا انھیں دیگ میں ڈال کر نابود کر دے گا اور یہ ظلم و ستم 6/ماہ تک رہے گا۔[3]

د) زندوں کو موت کی آرزو

رسول خدا فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہونے پائے گی کہ وہ وقت آجائے گا کہ جب کوئی مرد قبرستان سے گذرے گا، تو خود کو قبر پر گرا دے گا، اور کہے گا: کاش اس کی جگہ میں ہوتا، جب کہ اس کی مشکل قرض نہیں ہوگی، بلکہ زمانے کی مصیبت، ظلم و جور ہوگی"[4]

روایت میں کلمہ "رجل" (رد) کے ذکر سے دو بات کا استفاد ہوتا ہے: اول یہ کہ یہ مصیبت و مشکلات اور اس وقت موت کی آرزو کرنا، کسی گروہ، قوم اور طائفہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی اس ناگوار حادثات کا شکار ہوں گے۔

---

(1) کمال الدین، ج1، ص311؛ ابن شہر آشوب، مناقب، ج2، ص297؛ اعلام الوری، ص371؛ اثبات الوصیہ، ص622

(2) ابن حماد، فتن، ص83؛ ابن طاوس، ملاحم، ص51

(3) حاکم، مستدرک، ج4، ص520 الحاوی للفتاوی، ج2، ص65؛ منتخب کنزل العمال، ج6، ص31 (حاشیہ مسند احمد)؛ احقاق الحق، ج13، ص293

(4) احمد، مسند، ج2، ص636؛ مسلم، صحیح، ج4، ص2231؛ المعجم الکبیر، ج9، ص410؛ مصابیح السنہ، ج2، ص139؛ عقد الدرر، ص236

دوم یہ کہ مرد کے ذریعہ تعبیر کرنا، اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس وقت دباو و سختی زیادہ بڑھی ہوگی؛اس لئے کہ مرد اکثر مشکلات و شدائد میں عورت سے زیادہ مقاومت کرتا ہے ،اس بات سے کہ مردوں کو اس زمانے کی سختیاں نا قابل بر داشت ہوں گی، استفادہ ہوتا ہے کہ مشکل بہت بڑی اور کمر شکن ہے۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا : اے ابو حمزہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب خوف و ہراس ، مصیبتیں ،اور فتنے معاشرہ میں حاکم ہوں گے ۔ گرفتاری و بلاء لوگوں کے دامن گیر ہوگی، اور اس سے پہلے طاعون ، کی بیماری پھیلی ہوگی عرب کے مابین شدید اختلاف و نزاع واقع ہوگا، اور لوگوں کے درمیان سخت اختلاف حاکم ہوگا، اور ایسا، دین اور اس کے آئین سے دوری کی بنیاد پر ہوگا۔ لوگوں کی حالت اس حد تک بدل جائے گی کہ ہر شخص شب و روز جو اس نے لوگوں کی درندگی اور ایک دوسرے کے حق سے تجاوز دیکھاہے، مرنے کی آرزو کرے گا۔[1]

حذیفہ صحابی ،رسول خدا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : "یقینا تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس وقت مرنے کی آرزو کرے گا؛اور یہ آرزو فقر و تنگدستی کے سبب نہیں ہوگی"[2]

ابن عمر کہتے ہیں کہ یقینا لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مومن زمین کی مصیبت، اور شدتِ گرفتاری کی وجہ سے آرزو کرے گا کہ کاش میں اپنے خانوادہ (اہل و عیال) سمیت کشتی پر سوار ہوتا اور دریا میں غرق ہو جاتا۔[3]

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص235؛طوسی ،غیبۃ، ص247؛اعلام الوری، ص428؛بحار الانوار، ج5،2 ص348؛اثبات الہداۃ، ج3 ،ص540؛حلیۃالابرار، ج2، ص626؛بشارۃالاسلام، ص82

(2)ابن ابی شیبہ ،مصنف ،ج15، ص91؛مالک ، موطا، ج1، ص241؛مسلم ، صحیح، ج8، ص182؛احمد، مسند،ج2، ص236؛ بخاری، ج9، ص73؛فردوس الاخبار، ج5، ص221

(3)عقدالدرر، ص334

ھ) مسلمانوں کا اسیر ہونا

حذیفہ بن یمانی کہتے ہیں کہ رسول خدا نے ان مشکلات کے بیان کرتے ہوئے جن سے مسلمان دوچار ہوں گے فرمایا: دباو کی وجہ سے آزاد افراد کو فروخت کریں گے اور عورتیں و مرد غلامی کا اقرار کریں گے مشرکین مسلمانوں کو اپنی مزدوری و نوکری کے لئے استعمال کریں گے اور انھیں شہروں میں فروخت کریں گے اور کوئی ہمدرد و دلگیر نہیں ہوگا، نہ مومن اور نہ بدکار و فاجر۔ اے حذیفہ ! گرفتاری اس زمانے کے لوگوں پر قائم رہے گی، اور اس درجہ مایوس ہوں گے کہ ظہور کشایش (فرج) سے بد گمان ہو جائیں گے، اس وقت خداوند عالم میری پاکیزہ عترت نیک فرزندوں میں سے جو عادل، مبارک اور پاکیزہ ہوگا، ایک شخص کو بھیجے گا وہ ذرا بھی چشم پوشی اور چھوٹ سے کام نہیں لے گا ۔خداوند عالم دین، قرآن، اسلام اور اس کے اہل کو اس کی مدد سے عزیز اور شرک کو ذلیل کرے گا، وہ ہمیشہ خدا سے ڈرتا ہے اور کبھی مجھ سے اپنی رشتہ پر ناز نہیں کرتا؛ پتھر کو پتھر پر نہیں رکھے گا اور کسی کو کوڑے نہیں مارے گا، سوائے یہ کہ حق ہو یا حد کا اجراء ہو خداوند عالم اس کے ذریعہ بدعتوں کا خاتمہ اور فتنوں کو نابود کردے گا اور حق کے دروازوں کو کھول دے گا نیز باطل کے دروازے بند کردے گا اور مسلمان اسیروں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے ان کے وطن لوٹا دے گا"[1]

و) زمین میں دھسنا

رسو خدا فرماتے ہیں: " یقینا اس امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ دن کو رات بنادے گا، جب کہ ہر ایک دوسرے سے سوال کرے گا، آج رات زمین کس کو کھا گئی، جس طرح لوگ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ فلاں خاندان و قبیلہ سے کون زندہ ہے کیا کوئی اس خاندان سے زندہ ہے؟"[2]

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص 132

(2) المطالب العالیہ، ج4، ص 348

شاید یہ کنایہ ہو آخر زمانہ کی کشت وکشتار اور جنگ وجدال سے کہ جدید و نئے اسلحوں کے استعمال سے ہر روز لوگوں کی خاصی تعداد ماری جائے گی اور شاید زمین گناہ کی زیادتی سے، اپنے رہنے والوں کو کھا جائے۔

ز) ناگہانی (اچانک) اموات کی زیادتی

رسول خدا فرماتے ہیں: "قیامت کی ایک علامت فالج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے"[1]

نیز فرماتے ہیں :- "قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! سفید موت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "ناگہانی موت"[2]

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں "حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے سرخ و سفید موت ہوگی سفید موت، طاعون ہے"[3]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف و ہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا"[4]

ح) دنیاوالے نجات سے ناامید ہوں گے

رسول خدا فرماتے ہیں: "اے علی! حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے، جب شہر دگرگون ہو جائیں گے، اور خدا کے بندے ضعیف اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے فرج و ظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے، ایسے وقت میں مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ) قائم میرے فرزندوں کی نسل سے ظاہر ہوں گے"[5]

---

(1) شجری، امالی، ج2، ص277 (2) الفائق، ج1، ص141

(3) نعمانی، غیبۃ، ص277؛ طوسی، غیبۃ، ص267؛ اعلام الوری، ص427؛ خرائج، ج3، ص152؛ عقد الدرر، ص65؛ الفصول المہمہ، ص301؛ الصراط المستقیم، ج2، ص249؛ بحار الانوار، ج52، ص211 (4) بحار الانوار، ج52، ص348 (5) ینابیع المودۃ، ص440؛ احقاق الحق، ج13، ص125

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا قیام اس وقت ہو گا جب لوگ اپنے کاموں میں کشادگی اور حضرت کے فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے" (1)

حضرت علی علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "یقینا میرے اہل بیت سے ایک شخص میرا جانشین ہوگا،اور ایسا اس وقت ہوگا جب زمانہ مصیبتوں اور سختیوں کا شکار ہوگا ؛اس وقت جب کہ مصیبتیں سخت و شوار اور امیدیں منقطع ہوں گی" (2)

ط)مددگاروں کا فقدان

رسول خدا فرماتے ہیں: "اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ نہیں ملے گی" (3)

نیز فرماتے ہیں :آخر زمانہ میں ہماری امت پر ان کی حکومتوں کی جانب سے مصیبتیں نازل ہوں گی اس طرح سے کہ مومن کو ظلم سے نجات کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا'' (4)

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "تمہیں مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) فرزند فاطمہ (س) کی خوشخبری ہے کہ آپ مغرب سے ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے "کہا گیا: یارسول اللہ! (یہ ظہور) کس وقت ہوگا؟ تو حضرت نے فرمایا: "ایسا اس وقت ہوگا جب قاضی رشوت لینے لگیں اور لوگ فاجر ہو جائیں" عرض کیا گیا: مہدی کس طرح ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: اپنے

---

(1) بحار الانوار، ج52، ص348

(2) ابن المنادی ،ملاحم ، ص64؛ابن ابی الحدید ، شرح نہج البلاغہ ، ج1، ص276؛ المسترشد، ص75؛ مفید ،ارشاد، ص128؛ کنزل العمال، ج14، ص592؛غایۃ المرام، ص208 بحار الانوار، ج32، ص9؛احقاق الحق ،ج13، ص314؛منتخب کنزل العمال، ج6، ص35

(3) شافعی، بیان، ص108

(4) عقد الدرر، ص43

اہل و عیال اور خاندان سے علیحدگی اختیار کریں گے نیز وطن سے دور عالم مسافرت میں زندگی گذاریں گے "[1]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: تم لوگ جس کے انتظار میں ہو اسے دیکھ نہیں پاوگے مگر اس وقت کہ جب تم بکریوں کی طرح جو درندوں کے چنگل میں پھنس گئ اور سے کوئی چارہ جوئی کا راستہ نہ مل رہا ہو اس وقت تجاوز و تعدی سے محفوظ رہنے کا کوئی ٹھکانا نہ پاوگے اور نہ ہی کوئی ایسی بلند جگہ کہ اس پر چڑھ کر اپنا بچاو کر سکو۔[2]

ی) جنگ، قتل، اور فتنے

روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل وخون ہوگا۔ بعض روایتیں فتنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں، کچھ روایتیں پے در پے جنگ کی خبر دیتی ہیں، کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون، سے پیدا شدہ بیماریوں کی خبر دیتی ہیں۔

رسول خدا فرماتے ہیں: " میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا: پہلے فتنے میں، خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی۔ دوسرے فتنے میں، خون اور مال حلال سمجھا جائے گا، اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگا۔ تیسرے فتنے، میں لوگوں کے خون و اموال اور عزتیں مباح سمجھی جائیں گی اور قتل و غارت گری کے علاوہ انسان کی ناموس بھی محفوظ نہیں رہے گی۔ چوتھے فتنے میں، اندھیرے کا راج ہوگا، اور ایسا سخت زمانہ آئے گا جیسے دریا میں کشتی تلاطم و اضطراب کا شکار ہو۔ جس کی وجہ سے کسی کو پناہ گاہ نصیب نہیں ہوگی۔ شام سے فتنے اٹھیں گے اور عراق پر محیط

---

(1) احقاق الحق، ج19، ص679

(2) کافی، ج8، ص213؛ بحار الانوار، ج52، ص246

ہو جائیں گے اور جزیرہ حجاز کا اس میں ہاتھ خون آلود ہوگا، مصیبتیں لوگوں کو ہلاکے رکھ دیں گی، اور ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو چوں وچرا کی گنجائش نہیں رہ جائے گی، اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ خاموش بھی ہو گی تو دوسری طرف سے بھڑک جائے گی "(1)

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: " میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ انسان کو اس سے راہ نجات نہیں ملے گی، اس میں جنگ، فرار اور آوارگی ہو گی، اس کے بعد ایسے فتنے اٹھیں گے کہ ہر فتنہ پہلے فتنہ سے سخت تر ہوگا، ابھی ایک فتنہ خاموش نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ حد یہ ہو گی کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے کی آگ سے محفوظ نہیں رہ پائے گا۔اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اس فتنے سے امان میں ہو اس وقت میرے خاندان سے ایک شخص ظہور کرے گا"(2)

نیز فرماتے ہیں: "عنقریب میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ اگر ایک طرف سے امن ہوگا تو دوسری طرف سے ناامنی کی آواز آئے گی، یہاں تک کہ آسمان سے منادی ندا کرے گا: تمہارا امیر و سردار مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہے"(3)

ان روایات میں ان فتنوں سے متعلق گفتگو ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے، لیکن دوسری روایتوں میں ان خانہ سوز جنگوں کا تذکرہ ہے جسے ابھی بیان کروں گا۔

عمار یاسر فرماتے ہیں: تمہارے پیغمبر کے اہل بیت کی دعوت آخر زمانہ میں یہ ہے کہ جب تک ہمارے اہل بیت سے اپنے رہبر کو نہ دیکھ لو ہر طرح کی نزاع سے پرہیز کرو۔

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص21؛ کمال الدین، ج2، ص371

(2) عقد الدرر، ص50

(3) احقاق الحق، ج13، ص295؛ احمد، مسند، ج2، ص371

اس وقت ترک ،رومیوں کی مخالفت کریں گے ،اور زمین پر جنگ چھڑ جائے گی "[1]

کچھ روایتیں، ظہور مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے پہلے قتل و کشتار کی خبر دیتی ہیں ،ان میں سے بعض روایات میں صرف کشتار کا تذکرہ ہے ،اور بعض قتل و غارت گری کے عالمگیر ہونے کی خبر دیتی ہیں ۔

اس سلسلے میں امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے پئے در پئے اور بدون وقفہ قتل ہوں گے "[2]

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ شہر مدینہ میں اس درجہ قتل و غارت گری ہوگی کہ اس میں "احجار الزیت "[3] نامی علاقہ درہم و برہم ہو جائے گا اور "حرہ "[4] کا حادثہ اس کے سامنے ایک تازیانہ کی چوٹ سے زیادہ نہیں سمجھا جائے گا؛اس وقت کشتار کے بعد تقریباً دو فرسخ مدینہ سے دور، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی بیعت کی جائے گی ۔[5]

ابو قبیل کہتا ہے کہ بنی ہاشم کا ایک شخص سر براہ حکومت ہوگا، اور صرف بنی امیہ کا قتل عام کرے گا؛اس طرح سے کہ معدود چند کے سوا، کوئی باقی نہیں بچے گا۔ اس کے بعد بنی امیہ کا ایک شخص خروج کرے گا اور ہر فرد کے مقابل، دو آدمی کو قتل کرے گا؛اس طرح سے کہ عورتوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔[6]

---

(1) طوسی،غیبۃ، چاپ جدید، ص441؛بحار الانوار، ج52، ص212

(2)قرب الاسناد، ص170؛نعمانی،غیبۃ، ص271

(3)مدینہ شہر میں ایک محلّہ ہے جو نماز استسقاء پڑھنے کی جگہ ہے معجم البلدان، ج1، ص109

(4)امام حسین کی شہادت اور مدینہ والوں کے یزید کے خلاف قیام کے بعد مدینے کے لوگ یزیدی حکم سے قتل عام ہوئے اور اس واقعہ میں دس ہزار سے زیادہ افراد مارے گئے یہ جگہ وہی (حرۃ واقم) ہے معجم البلدان، ج2، ص249

(5)ابن طاوس، ملاحم، ص58

(6)وہی ص59

رسول خدااس طرح فرماتے ہیں : "قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیاکا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زمانہ نہ آجائے جس میں قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کے قتل ہونے کی علت معلوم نہ ہو جائے۔ اور ھرج ومرج (اضطراب وبے چینی) سارے عالم پر محیط ہوگا ایسے وقت میں، قاتل و مقتول دونوں ہی جہنم میں جائیں گے"[(1)]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "ظھور سے پہلے دنیادو طرح کی موت سے دوچار ہوگی : سفید و سرخ۔ سرخ موت تلوار (اسلحوں) سے ہوگی اور سفید موت طاعون کے ذریعہ"[(2)]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : " قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے دو غیبتیں ہیں اس میں سے ایک دوسری سے درازمدت ہے، اس وقت لوگوں کو موت و قتل کا سامنا ہوگا"[(3)]

جابر کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیاکہ کس وقت یہ بات (قیام مہدیؑ) وقوع پذیر ہوگی؟[(4)] امام (علیہ السلام) نے جواب میں کہا: کیسے اس کا تحقق ہو جب کہ ابھی "حیرہ" اور کوفہ کے درمیان کشتوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی ہے۔[(5)]

---

(1) فردوس الاخبار، ج5، ص91

(2) نعمانی ،غیبة، ص277؛ مفید، ارشاد، ص359؛ طوسی، غیبة، ص 267 ؛ صراط المستقیم ،ج2، ص249 بحار الانوار، ج52، ص211

(3) نعمانی، غیبة، ص173؛ دلائل الامامہ، ص293؛ تقریب المعارف، ص187؛ بحار الانوار، ج52، ص156

(4) (کوفہ سے (6 کیلو میٹر) دور ایک شہر ہے؛ معجم البلدان، ج2، ص328

(5) طوسی ،غیبة، چاپ جدید، ص446؛ اثبات الہداة، ج3، ص728؛ بحار الانوار، ج52، ص209

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت آئے گی سرخ اور سفید، اور اس درجہ انسان قتل کئے جائیں گے کہ ہر 7/آدمی میں دو آدمی باقی بچیں گے"[1]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب ایک تہائی انسان قتل کر دئے جائیں گے، اور ایک تہائی مر جائیں اور ایک تہائی باقی بچیں گے"[2]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے پوچھا گیا: "آیا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کی کوئی علامت و پہچان بھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "درد ناک قتل، اچانک موت، اور دہشت آمیز طاعون"[3]

کتاب ارشاد قلوب کی نقل کے مطابق۔[4] "قتل ذریع" یعنی اچانک و عالمگیر۔

اور کتاب مدینۃ المعاجز کے[5] مطابق۔ "قتل رضیع" یعنی لئیم و پست۔

اور حلیۃ الابرار کے مطابق۔[6] "قتل فضیع" یعنی ناگوار۔

روایت کے معنی یہ ہیں "ہاں، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کی علامتیں ہیں، من جملہ عالمگیر، ناگوار، پست قتل، اچانک موتیں پے در پے اور، طاعون کا رواج"

---

(1) کمال الدین، ج2، ص665؛ العدد القویہ، ص66؛ بحار الانوار، ج52، ص207

(2) ابن طاووس، ملاحم، ص58؛ احقاق الحق، ج13، ص29

(3) حصینی، ہدایہ، ص31

(4) ارشاد القلوب، ص286

(5) مدینۃ المعاجز، ص133

(6) حلیۃ الابرار، ص601

محمد بن مسلم کہتے ہیں : امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : "امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب دو تہائی آبادی ختم ہو جائے گی "کہا گیا: کہ اگر دو تہائی قتل ہو جائیں گے تو پھر کتنی تعداد باقی بچے گی؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو (اور دوست نہیں رکھتے) کہ ایک تہائی باقی رہنے والوں میں تم ایک رہو۔[1]

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ظہور اس وقت ہوگا جب (9/10) آبادی ختم ہو جائے گی۔[2]

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "اس زمانے میں ایک تہائی کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا"[3]

رسول خدا فرماتے ہیں : "ہر دس ہزار کی تعداد میں نو ہزار نو سو افراد قتل ہو جائیں گے جز معدود چند افراد کے"[4]

ابن سیرین کہتے ہیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب ہر نو آدمی پر مشتمل جماعت کے سات آدمی قتل ہو جائیں۔[5]

---

(1) طوسی ،غیبۃ،چاپ جدید، ص339؛کمال الدین، ج2،ص655؛اثبات الہداۃ، ج3،ص510؛ بحار الانوار، ج52،ص2017؛الزام الناصب ،ج2،ص136؛ابن حماد، فتن ،ص91؛کنزل العمال، ج14،ص587؛متقی ہندی ،برہان، ص111

(2) الزام الناصب، ج2، ص136،187؛عقد الدرر، ص54،59،63،65،237؛نعمانی، غیبۃ، ص274؛بحار الانوار، ج52،ص242

(3) حصینی، ہدایہ، ص31؛ارشاد القلوب، ص286

(4) مجمع الزوائد، ج5،ص188

(5) ابن طاوس، ملاحم، ص78

محترم قارئین ! مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں :

1۔حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے کشت وکشتار ہو گی،اور اکثر انسان قتل ہو جائیں گے ،اور جو لوگ بچ جائیں گے ان کی تعداد مقتولین سے کم ہو گی۔

2۔کچھ افراد جنگ کی وجہ سے قتل ہوں گے،اور کچھ لوگ سرایت کرنے والی بیماری کی وجہ سے، (جو احتمال قوی) کی بناء پر لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو گی ۔اسی طرح احتمال ہے کہ کیمیائی اسلحوں اور خطرناک اور مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے بیماری وجود میں آئے گی،اور لوگ جان بحق ہوں گے۔

3۔اس اقلیت کے درمیان امام کے چاہنے والے شیعہ ہوں گے؛اس لئے کہ وہی لوگ ہیں جو امام کی بیعت کریں گے نیز امام صادق (علیہ السلام) کی حدیث میں آیا ہے کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اس باقی رہنے والی ایک سوم آبادی میں تم رہو۔؟

پانچویں فصل

دنیاکی اقتصادی حالت ظہور کے وقت

اس فصل کی روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے، کہ فساد و تباہی کے پھیلاو اور عطوفت صلہ رحمی کے ختم ہو جانے اور جنگ وغیرہ سے دنیا اقتصادی اعتبار سے انحطاطی کیفیت سے دو چار ہوگی؛اس طرح سے کہ آسمان بھی ان پر رحم نہیں کرے گا،اور بارش کانزول جو کہ رحمت الٰہی ہے غضب میں تبدیل ہو جائے گا،اور ایک تباہ کن حالت ہو گی۔

ہاں، آخر زمانہ میں بارش کم ہو گی، یا پھر بے موسم ہو گی جو کھیتیوں کی نابودی کا سبب قرار پائے گی، چھوٹے چھوٹے دریا اور جھیلیں خشک ہو جائیں گی، اور کھیتیاں سود مند ثابت نہیں ہوں گی،اور تجارت کی آب و تاب ختم اور بھوک مری عام ہو جائے گی،اس درجہ کہ لوگ پیٹ بھرنے کے لئے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو بازار میں لے آئیں گے،اور انھیں تھوڑی سی غذا کے بدلے بدل ڈالیں گے۔

الف) بارش کی کمی اور بے موقع بارش

رسول خدافرماتے ہیں: "لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خداوند عالم بارش سے انھیں محروم کر دے گا۔ اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو بے موسم ہوگی"[1]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "گرمی کے موسم میں بارش ہوگی"[2]

---

(1) جامع الاخبار، ص150؛ مستدرک الوسائل، ج11، ص375

(2) دوحۃ الانوار، ص150؛ الشیعہ والرجعہ، ج1، ص151؛ کنزل العمال، ج14، ص241

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی جس سے میوہ خراب اور کھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہذا اس وقت شک و شبہ میں مبتلا نہ ہونا[1]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اگا سکے گی اور نہ ہی آسمان سے بارش ہوگی ایسے موقع پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے"[2]

عطا بن یسار کہتے ہیں: "روز قیامت کی نشانیوں میں ایک۔ یہ ہے کہ بارش تو ہوگی لیکن زراعت نہیں ہو پائے گی"

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے اصحاب قیام کریں گے تو پانی زمین پر نایاب ہو جائے گا، مومنین خداوند عالم سے گریہ وزاری، نالہ وفریاد کے ذریعہ بارش کی درخواست کریں گے، تاکہ خداوند عالم پانی برسائے اور لوگ سیراب ہوں"[3]

ب) چھوٹی چھوٹی (ندیوں، جھیلوں کا خشک ہونا)

رسول خدا فرماتے ہیں: "مصر کے شہر؛ دریائے نیل کے خشک ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہو جائیں گے"[4]

ارطات کہتے ہیں: "اس وقت، دریائے فرات، نہریں، اور چشمے خشک ہو جائیں گے"[5]

---

(1) شیخ مفید، ارشاد، ص361؛ شیخ طوسی، غیبۃ، ص272؛ اعلام الوری، ص428؛ خرائج ج3، ص1164؛ ابن طاوس، ملاحم، ص125؛ بحار الانوار، ج52، ص214

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص134

(3) عبد الرزاق، مصنف، ج3، ص155

(4) دلائل الامامہ، ص245

(5) بشارۃ الاسلام، ص28

نیز روایت میں آیا ہے "طبرستان کے چھوٹے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے، کھجور کے درخت بار آور نہیں ہوں گے اور "زعر" (جو شام میں واقع ہے) چشمہ کا پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا"(1)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آیا ہے: نہریں خشک ہو جائیں گی،اور مہنگائی اور خشک سالی تین سال تک بر قرار رہے گی۔(2)

ج) قحط، فقر و کساد بازاری

ایک شخص نے رسول خدا سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟آپ نے کہا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (رسولخدا) سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے، مگر قیامت کی نشانیاں ہیں: ان میں سے ایک تقارب بازاری ہے، سوال کیا گیا: تقارب بازار کیا ہے؟ توآپ نے جواب دیا مندا بازاری و بارش کا نہ ہونا کہ جس میں گھاس و محصول اگ نہ سکے"(3)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے ابن عباس سے کہا: "تجارت و معاملات زیادہ ہوں گے، لیکن لوگوں کو اس سے فائدہ کم نصیب ہوگا۔اس کے بعد شدید قحط پڑے گا"(4)

محمد بن مسلم کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو کہتے سنا: "حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل خداوند عالم کی جانب سے مومنین کے لئے علامتیں ہیں "میں نے کہا خدا مجھے آپ کا فدیہ قرار دے ؛وہ علامتیں کیا ہیں؟

آپ نے جواب دیا "وہ خداوند عالم کے قول کے مطابق ہیں۔

(وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيءٍ مِنَ الْخَوْفِ والجوعِ و نقصٍ من الاموال والانفس

---

(1)ابن حماد، فتن، ص148

(2)بشارۃالاسلام، ص191؛الزام الناصب، ص161

(3)بشارۃالاسلام، ص98

(4)الترغیب والترہیب،ج3، ص442

والثمراتِ وبَشّر الصابرین)؛[1]

تمہیں (مومنین) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل خوف، بھوک، جان ومال،اور میووں کی کمی سے آزمائیں گے لہٰذا صبر کرنے والوں کو مژدہ سناو"

اس وقت فرمایا: خداوند عالم مومنین کو بنی فلاں کے بادشاہوں کے خوف سے ان کے اختتامی حکومت کے زمانے میں آزمائے گا۔

گرسنگی سے مراد، قیمت کی گرانی ہے اور" کمی دارایھا" سے مراد (Income) آمدنی کی کمی اور مندا بازاری ہے۔ نقصان جان سے مراد، موتوں کی زیادتی اور اس کا پےدرپے واقع ہونا ہے اور میووں کی کمی سے مراد، کاشت کی منفعت میں کمی ہے۔لہٰذا صبر کرنے والوں کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا اس وقت مژدہ سناو"[2]

کتاب "اعلام الوریٰ" کی نقل کے مطابق "قلۃ المعاملات" سے مراد کساد بازاری، اور عدل وانصاف کی کمی کے معنی میں ہے۔[3]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب سفیانی خروج کرے گا، تو اشیاء خورد ونوش میں کمی آچکی ہوگی ،لوگوں کو قحط کا سامنا ہوگا بارش کم ہوگی"[4]

ابن مسعود کہتا ہے: جب تجارتیں ختم ہو جائیں گی،اور راستے خراب ہو جائیں گے، تو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور فرمائیں گے۔[5]

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص125

(2) سورہ بقرہ، آیت155

(3) کمال الدین، ج2، ص650؛ نعمانی، غیبۃ، ص250؛ مفید، ارشاد، ص361؛ اعلام الوری، ص465؛ عیاشی، تفسیر، ج1، ص68

(4) اعلام الوری، ص456

(5) ابن طاوس، ملاحم، ص133

شاید مندہ بازاری کی وجہ صنعتی وپیداوار مراکز کی ویرانی اور انسانی طاقتوں کی کمی، خریدنے کی طاقت کا نہ ہونا، قحط اور راستوں کا غیر محفوظ ہونا وغیرہ ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں مذکور ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل لوگ تین سال تک شدید خشک سالی میں مبتلا ہوں گے۔[1]

ابو ہریرہ کہتے ہیں: اس شر سے جو اُن سے نزدیک ہو رہا ہے عرب پر وائے ہو؛ سخت بھوک مری کا سامنا ہوگا، مائیں اپنے بچوں کی بھوک کی وجہ سے، گریہ وزاری کریں گی۔[2]

د) غذا کے بدلے عورتوں کا تبادلہ

ظہور سے پہلے قحط اور بھوک مری کا حادثہ اس درجہ دردناک ہوگا کہ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کا معمولی غذا کے عوض معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ابو محمد، مغربی شخص سے روایت کرتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے کہ انسان (فقر فاقہ کی شدت اور بھوک مری سے) اپنی خوبصورت کنیزوں اور لڑکیوں کو بازار میں لائے گا، اور کہے گا: کون ہے جو مجھ سے اس لڑکی کو خرید لے اور اس کے بدلے خوراک دیدے؟ ایسے شرائط میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے۔[3]

---

(1) الفتاوی الحدیثیہ، ص30؛ متقی ہندی، برہان، ص142؛ عقد الدرر، ص132

(2) ابن ماجہ، سنن، ج2، ص1363

(3) کنزل العمال، ج11، ص249

چھٹی فصل

امید کے دریچے

گذشتہ بحثوں میں روایات کے سہارے امام عصر ((عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل، دنیا کے حالات سے آگاہ ہوئے اگر چہ اِن روایات میں بے سر و سامانی اور اس درجہ مشکلات کا تذکرہ ہے کہ انسان مایوس و ناامید ہو جائے۔ لیکن دیگر روایات میں شیعوں اور مومنین کے لئے امید کی جھلکیں اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ ہے۔

بعض روایات تو بس ان مومنین کے بارے میں ہیں کہ کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہے گی ،اور وہ لوگ ظہور سے قبل کے سخت ترین شرائط کے باوجود عالم میں پائے جائیں گے۔

کچھ روایتیں دوران غیبت علماء اور اسلامی دانشوروں کے کردار کی جانب اشارہ کرتی ہیں خواہ کتنا ہی معاشرہ کی بد حالی کا باعث ہوں انھیں محافظ دین کے عنوان سے متعارف کراتی ہیں۔

معصومین (علیہم السلام) کی بعض تقریروں میں ظہور سے قبل شہر قم کے کردار کا تذکرہ ہے۔

روایتیں ظہور سے قبل و بعد ایرانیوں کی فعالیت وکار کردگی کی خبر دیتی ہیں۔

الف) حقیقی مومنین

کبھی ایسی روایتوں سے بھی سابقہ ہوتا ہے جو کسی کے جواب میں بیان کی گئی ہیں، جن سے گمان ہوتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جو مومن انسان کے وجود سے خالی ہوگا۔ امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) نے اس گمان کی نفی کی اور ہر زمانہ میں مومنین کے وجود کی خبر دی۔

زراد کہتے ہیں : کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا : میں ڈرتا ہوں کہ مومنین میں نہ رہوں امام نے کہا : "کیوں ایسا سوچ رہے ہو؟"میں نے کہا: اس لئے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کو درہم و دینا رپر مقدم کرے؛ لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ درھم و دینار کو برادر دینی (جسے ولایت علی علیہ السلام نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا ہے) پر ترجیح دیتا ہے، امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تم لوگ صاحبان ایمان ہو لیکن تمہاراایمان حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت کامل ہو گا، اس وقت خداوند عالم تمہاری عقلوں کو کامل کرے گا، اور تم لوگ مکمل مومن بن جاوگے۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، سارے جہان میں، ایسے انسان پائے جاتے ہیں جن کی نگاہ میں ساری دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے"[1]

ب) شیعہ علماء ودانشوروں کا کردار

ہر زمانے میں جہالت و ظلمت نے اپنا سایہ انسانی سماج پر ڈال رکھا ہے یہ علماء و دانشور افراد ہیں جنھوں نے ہمیشہ جہل و نادانی کو دور کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے، اوراپنی سالم فکر سے انھیں دور کرتے رہتے ہیں لوگوں کے درمیان فساد و تباہی کو بحسن و خوبی ختم کرتے ہیں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں علماء اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں گے۔

امام ہادی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "اگر قائم آل محمد کی غیبت کے زمانے میں علماء و دانشور نہ ہوتے اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت و رہنمائی نہ کرتے اور حجت الٰہی کے ذریعہ دین کا دفاع نہ کرتے اور ضعیف شیعوں کو شیطانی جالوں اوران کے بہی خواہوں سے نجات نہیں دیتے، اور ناصبی (دشمن اہل بیت) کے شر سے محفوظ نہ رکھتے تو کوئی اپنے دین پر ثابت نہ رہتا، اور سب مرتد ہو جاتے؛ لیکن وہ لوگ جو شیعوں کے ضعیف دلوں کی رہبری اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے حفاظت

---

(1) بحارالانوار، ج67، ص351

کرتے ہیں؛جس طرح کشتی کا ناخدا کشتی پر سوار افراد اور کشتی کے قانون کی حفاظت کرتا ہے لہٰذا، وہ خداوند عالم کے نزدیک، بلند ترین انسان ہیں"[1]

رسول خداہر صدی میں دین کو زندہ کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں: "خداوندبزرگ وبر تر امت اسلام کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے تاکہ وہ دین کو زندہ رکھے"[2]

خصوصاً یہ دو روایتیں اوراس طرح کی دیگر روایات، علماء کے کردار کو غیبت کے زمانہ میں باصراحت بیان کرتی ہیں۔اور شیطانی مکر وفریب کی نابودی،اوردین کو حیات نوملنادانشوروں کاصدقہ سمجھتی ہیں۔

البتہ اس مطلب کااثبات اس زمانے میں دلیل و برہان کا طالب نہیں ہے اس لئے کہ امام خمینی کا کردار دشمنوں کی ناپاک سازشوں کے بے کار بنانے میں جنھوں نے اس دور میں اساس دین کو خطرہ میں ڈال رکھا تھا، کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

بے شک جوآج اسلام کو عزت و سربلندی ملی ہے وہ ایران کے اسلامی انقلاب اوراس کے بانی امام خمینی کی برکت سے ہے۔

ج)شہر قم کاآخر زمانہ میں کردار

اس زمانے میں انسانی جب کہ سماج؛انحطاط وپستی، تباہی اور بربادی کی طرف گامزن

---

(1) تفسیر امام حسن علیہ السلام: ص344؛احتجاج، ج2، ص260؛منیۃ المرید، ص35؛ محجۃ البیضاء، ج1، ص32؛حلیۃ الابرار، ج2، ص545؛بحار الانوار، ج2، ص6؛العوالم، ج3، ص295

(2) عن النبی: "ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا"ابی داود سنن، ج4، ص109؛حاکم مستدرک، ج4، ص522؛تاریخ بغداد، ج2، ص61؛جامع الاصول، ج12، ص63؛کنزل العمال، ج12، ص193اوراس روایت کامدرک جہاں تک میں نے کوشش کی شیعہ کی کسی کتاب میں نہیں پایا

ہوگا، توامید کیجھلک ظاہر ہوگی اور نور کے پرچم دار اس تاریکی کے دل میں جگہ بنالیں گے آخر زمانہ میں شہر قم اس ذمہ داری کو نبھائے گا۔

روایات بہت ہیں جو اس مقدس شہر اور لائق افراد جو مکتب اہل بیت (علیہم السلام) کے صاف و شفاف چشمہ سے سیراب ہوئے اور پیام رسانی کی ذمہ داری لئے ہوئے ہیں، کی ستائش کرتی ہیں۔

ائمہ معصومین علیہم السلام کی مختلف تقریریں ہیں جو قم اور ثقافتی انقلاب سے متعلق عصر غیبت میں پائی جاتی ہے ہیں جن میں سے آیندہ۔

قم اہل بیت علیہم السلام کا حرم

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم اور اہل قم ولایت اور شیعت کے لئے نمونہ اور اس کا راز و رمز ہیں اس لئے، جسے چاہا کہ دوستدار اہل بیت اور ان کے چاہنے والے کا خطاب دیں، تو قمی سے خطاب کیا۔

ایک گروہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں مشرف ہوا اور اس نے کہا: ہم رے کے رہنے والے ہیں، حضرت نے فرمایا: "ہمارے قمی بھائیوں کو مبارک ہو" ان لوگوں نے چند بار تکرار کی، کہ ہم اہل رے ہیں اور رے سے آئے ہیں لیکن حضرت نے اپنی پہلی ہی بات دہرائی اس وقت کہا: خداوند عالم کا حرم مکہ ہے رسول خدا کا حرم مدینہ اور کوفہ امیر المومنین کا حرم ہے اور ہم اہل بیت کا حرم شہر قم ہے، عنقریب میرے فرزندوں میں فاطمہ نامی بیٹی وہاں دفن ہوگی، جو بھی اس کی (معرفت کے ساتھ) زیارت کرے گا اس پر بہشت واجب ہوگی۔

راوی کہتا ہے: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے یہ بات اس وقت کہی جب امام کاظم (علیہ السلام) ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔[1]

---

(1) بحار الانوار، ج60، ص217

صفوان کہتے ہیں: ایک دن میں ابو الحسن۔امام کاظم (علیہ السلام) کے پاس تھا کہ قمیوں اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے ان کے لگاو کی بات نکل گئ؛ توامام ہفتم (علیہ السلام) نے فرمایا:

"خداوند سبحان ان پر رحمت نازل کرے، اور ان سے راضی رہے اس کے بعد اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ قم والوں کے لئے ہے، ملکوں اور شہروں کے درمیان وہ لوگ (اہل قم) نیک اور بر گزیدہ افراد میں ہمارے شیعہ ہیں خداوند عالم نے ہماری ولایت اور دوستی ان کی طینت اور سرشت سے ملادی ہے"[1]

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے شہر قم کو اہل بیت علیہم السلام اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے عاشقوں کی مرکز سمجھا ہے، شاید وہ بہشتی دروازہ جو شہر قم سے مخصوص ہے، باب المجاہدین یا باب الاخیار (نیکوں کا دروازہ) ہو جیساکہ روایت میں بھی اہل قم کو نیکوکار شیعوں سے یاد کیا گیا ہے۔

شہر قم دوسرے افراد پر حجت ہے

خداوند عالم کے ہر زمانے میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو دوسروں پر حجت ودلیل ہوں، اور جب وہ لوگ راہ خدامیں قدم اٹھاتے ہیں، اور کلمتہ اللہ کی بلندی کے لئے مبارزہ کرتے ہیں، توخداوندعالم ان کا ناصر ومددگار ہوتا ہے اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتاہےغیبت کے زمانے میں شہر قم اور اس کے باشندے دوسروں پر حجت ہیں۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: مشکلات و گرفتاریاں قم اوراس کے باشندوں سے دور ہیں، اورایک دن آئے گاکہ قم کے باشندے تمام لوگوں پر حجت ہوں گے، اور یہ زمانہ

---

(1) وہی ص216

ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی غیبت اور ظہور کا زمانہ ہوگا اگر ایسا نہ ہو، تو زمین اپنے باشندہ کو نگل جائے گی یقینا فرشتے بلاوں کو قم و اہل قم سے دور رکھتے، اور کوئی ستمگر قم کا ارادہ نہیں کرتا، مگر یہ کہ خداوند عالم اس کی کمر توڑ دیتا ہے، اور اسے درد و الم، یا دشمنوں سے گرفتار کر دیتا ہے، خداوند عالم قم اور اہل قم کا نام ستمگروں کے حافظہ سے اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح انھوں نے خدا کو فراموش کر دیا ہے"

قم؛اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز

روایات میں گذشتہ باتوں کے علاوہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ غیبت کے دوران شہر قم اسلامی پیغام رسانی کا مرکز بنے گا، اور یہاں سے زمین کے کمزور طبقوں کے کانوں تک اسلام کی بات پہنچے گی، نیز وہاں کے علماء دین اور دانشور حضرات دنیا پر حجت قرار پائیں گے۔

امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "عنقریب شہر کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا، اور علم و دانش وہاں سے رخصت ہو جائے گا، اور سانپ کے مانند جو اپنی بل میں محدود رہتا ہے، محدود ہو جائے گا، اور شہر قم سے ظاہر ہوگا پھر وہ جگہ علم و دانش اور فضل و کمال کا مرکز بن جائے گی، اس درجہ کہ روئے زمین پر کوئی فکری اعتبار سے کمزور باقی نہیں بچے گا جو دین کے بارے میں جانتا نہ ہو، حد یہ ہے کہ پردہ نشین خواتین بھی، اور ایسا ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے نزدیک زمانہ میں ہوگا۔

خداوند عالم قم اور اہل قم کو حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا جانشین قرار دے گا، اگر ایسا نہ ہوا تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل جائے گی اور روئے زمین پر کوئی حجت نہیں رہ جائے گی لہٰذا شرق و غرب عالم میں قم سے علم و دانش کی اشاعت ہوگی ،اور عالم پر حجت تمام ہوگی ،اس طرح سے کہ کوئی ایسا نہیں باقی بچے گا جو علم و دانش سے محروم ہو،اوراس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، اور کافروں پر خدا کا عذاب ان کے ذریعہ نازل ہوگا؛ اس لئے کہ خداوند عالم اپنے بندوں سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا، جب تک کہ ان پر حجت نہ تمام ہوئی ہو"[1]

دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے: "اگر قم کے رہنے والے نہ ہوتے تو دین مٹ چکا ہوتا"[2]

قم کی فکری روش کی تائید

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے علماء قم کی تائید کی ہے۔

چنانچہ امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "قم کی بلندی پر ایک فرشتہ ہے جو اپنے دونوں پروں کو ہلاتا رہتا ہے،اور کوئی ظالم سوء ارادہ نہیں کرپاتا؛ مگر اسے خداوند عالم نمک کی طرح پانی میں گھلا دیتا ہے۔

پھر اس وقت حضرت نے عیسیٰ بن عبداللہ قمی کی طرف اشارہ کرکے کہا: قم پر خداوند عالم کا درود ہو،خداوند عالم ان کی سرزمین کو بارش سے سیراب کرے گا، اوران پر اپنی برکتیں نازل کرے گا،اورگناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردے گا، وہ لوگ رکوع، سجود، قیام اور قعود والے ہیں؛ جس طرح وہ لوگ فقیہ، دانشمند،اور صاحب درک و فہم ہیں، وہ لوگ اہل درایت و روایت،اور نیک اور عبادت گذاروں کی بصیرت رکھنے والے ہیں"

اس طرح امام (علیہ السلام) نے اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: میں چاہتا ہوں آپ سے وہ سوال کروں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پوچھا ہو،اور نہ میرے بعد پوچھے گا،کہتے ہیں: شاید تم حشر و نشر سے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو؟"اس نے کہا: ہاں،اس ذات کی قسم جس نے

---

(1) وہی،، ص213

(2) وہی،ج،60،ص213؛سفینۃ البحار،ج7،ص356

محمد کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا، حضرت نے کہا: تمام افراد کا حشر بیت المقدس کی سمت ہے؛ سرزمین جبل کہ ٹکڑے کی موت جسے قم کہتے ہیں بخشش الٰہی ان کے شامل حال ہے اس شخص نے اونگھتی ہوئی حالت میں کہا: اے فرزند رسول! کیا یہ قم والوں سے مخصوص ہے؟ امام (علیہ السلام) نے جواب دیا: "ہاں؛ وہ لوگ بلکہ ہر وہ شخص جو ان کے عقیدہ پر ہو اور ان کی بات کہے" [1]

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ روایات میں قم والوں اور ان افراد کے جو اہل بیت (علیہم السلام) کا حق لینے کے لئے قیام کریں گے اسماء مذکور ہیں۔

عفان بصری کہتے ہیں: امام صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: کیا جانتے ہو کہ قم کو قم کیوں کہتے ہیں؟ تو میں نے کہا: خداوند عالم اس کا رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں، آپ نے کہا: قم کو اس لئے اس نام سے یاد کرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے قائم آل محمد کے ارد گرد جمع ہوں گے، اور حضرت کے ساتھ قیام کریں گے، اور اس راہ میں ثبات قدم اور پایداری کا ثبوت پیش کریں گے، اور آپ کی مدد کریں گے" [2]

صادق آل محمد (علیہ السلام) ایک دوسری روایت میں اس طرح فرماتے ہیں: "قم کی مٹی، مقدس و پاکیزہ ہے، اور قم والے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں، کوئی ظالم برائی کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو اس سے پہلے سزا مل جائے، البتہ یہ اس وقت تک ہے جب اپنے بھائی سے نہ کریں اور اگر ایسا کیا تو، خداوند عالم، بد کردار ستمگروں کو ان پر مسلط کر دے گا، لیکن قم والے ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار اور ہمارے حق کی دعوت دینے والے ہیں۔ اس وقت امام علیہ السلام

---

(1) 2و3 بحار الانوار، ج60، ص217

(2) وہی، ص218

نے آسمان کی جانب سر اٹھایا اور اس طرح دعا کی : خداوند ! انھیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر ہلاکت و تباہی سے نجات عطا کر" [1]

ایران، امام زمانہ کا ملک ہے

جو روایات شہر قم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں وہ ایک حد تک ظہور سے قبل اور ظہور کے وقت ایرانیوں کی تصویر کشی کرتی ہیں، لیکن معصومین (علیہم السلام) کی تقریروں میں تھوڑا غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچیں گے کہ انھوں نے، ایرانیوں اور ایران کی طرف خاص توجہ رکھی ہے، اور مختلف مواقع پر دین کی مدد اور ظہور کے لئے مقدمہ چینی کے بارے میں اور بھی تقریریں کی ہیں یہاں پر چند ایسی روایات پر جو ایرانیوں اور ظہور کے سلسلے میں مقدمہ بنانے والوں کی عظمت بیان کرتی ہیں اکتفاء کرتے ہیں :

ایرانیوں کی عظمت

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا کی خدمت میں فارس، کی بات چلی تو آنحضرت نے کہا: "اہل فارس (ایرانی) بعض ہم اہل بیت سے ہیں" [2]

جس وقت رسول خدا کی خدمت میں غیر عرب [3] یا موالی (چاہنے والوں) کی بات چلی تو آنحضرت نے فرمایا : خدا کی قسم میں ان پر تم سے زیادہ اعتماد و اطمینان رکھتا ہوں " [4] ممکن ہے یہ چیز اہل فارس سے مخصوص نہ ہو بلکہ عام ہو۔

---

(1) وہی، ص 216

(2) وہی، ص 218

(3) ذکر اصفہان، ص 11

(4) موالی و مولی کا لغت میں مختلف استعمال ہے علامہ امینی نے الغدیر کی پہلی جلد میں 22 معنی ذکر کیا ہے لیکن حدیث وآیت کی اصطلاح میں پانچ معنی ذکر ہوئے ہیں : ولاء عتق، ولاء اسلام، ولاء حلف، ولاء قبیلہ، ولاء عرب کے مقابل لیکن اس سے مراد غیر عرب ہیں اور غالباً یہی معنی علماء رجال کی مراد ہے

ابن عباس کہتے ہیں جس گھڑی سیاہ پرچم تمہاری سمت بڑھ رہے ہوں فارسوں کا احترام کرو اس لئے کہ تمہاری حکومت ان کی بدولت ہے"[1]

ایک روز اشعث نے حضرت علی! (علیہ السلام) سے اعتراض کرتے ہوئے کہا: اے امیر المومنین یہ (گونگے) کیوں تمہارے ارد گرد آئے ہوئے ہیں اور ہم پر سبقت کرتے ہیں۔؟ حضرت غصہ ہوئے اور جواب دیا۔: کون مجھے معذور قرار دے گا کہ ایسے قوی ہیکل اور بے خبر کہ ان میں سے ہر ایک لمبے کان لئے اپنے بستر پر لوٹتا ہو، اور فخر و مباحات کرتے ہوئے ایک قوم سے رو گرداں ہو؛ تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اُن سے دور ہو جاوں؟ کبھی میں ان سے دور نہیں ہوں گا۔[2] جب تک کہ وہ جاہل کی صف میں شامل نہ ہو جائیں، اس خدا کی قسم جس نے دانے اُگائے اور مخلوقات کو خلق کیا وہ لوگ ایسے ہیں جو تمہیں دین اسلام کی طرف لوٹانے کے لئے تم سے مبارزہ کریں گے؟ جس طرح تم اسلام لانے کے لئے ان کے درمیان تلوار چلاتے ہو۔"[3]

ظہور کی راہ ہموار کرنے والے

قابل اہمیت حصہ جو روایات میں ظہور سے پہلے کے واقعات اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار کے بارے میں آیا ہے وہ ایران اور ایرانیوں کے بارے میں مختلف تعبیر کے ساتھ جیسے اہل فارس۔ عجم، اہل خراسان ، اہل قم، اہل طالقان، اہل رے۔ وبیان کیا گیا ہے۔

تمام روایات کی تحقیق کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملک ایران میں ظہور سے پہلے الٰہی حکومت جو ائمہ (علیہم السلام) کی دفاع کرنے والی اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی

---

(1) ذکر اصفہان، ص12؛ ملاحظہ ہو: الجامع الصحیح، ج5، ص382

(2) رموز الاحادیث، ص33

(3) مستدرک الوسائل، ج، 13، ص، 250، حدیث 4

عنایت کا مرکز ہوگی قائم ہوگی، نیز ایرانی ، حضرت کے قیام میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے چنانچہ قیام کی بحث میں ذکر کریں گے ، یہاں پر صرف چند روایت پر اکتفاء کرتے ہیں :

رسول خدا فرماتے ہیں : "ایک شخص سر زمین مشرق سے قیام کرے گا، اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی راہ ہموار کرے گا۔"[1]

نیز فرماتے ہیں : ایسے سیاہ پرچم مشرق کی طرف سے آئیں گے جن کے دل فولادی ہوں گے ،لہٰذا جو بھی ان کی تحریک سے آگاہ ہو ان کی طرف جائے اور بیعت کرے خواہ انھیں برف پر چلنا پڑے"[2]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : " گویا میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جس نے مشرق میں قیام کر دیا ہے، اور حق کے طالب ہیں؛ لیکن انھیں حق نہیں دیا جارہا ہے، دوبارہ طلب کرتے ہیں پھر بھی ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے، ایسی صورت میں تلواریں نیام سے باہر نکالے شانوں پر رکھے ہوئے ہیں، اس وقت دشمن ان کی مرادوں کو پورا کررہا ہے ، لیکن وہ لوگ قبول نہیں کر رہے، اور قیام کئے ہیں، اور حق صاحب حق ہی کو دیں گے، ان کے مقتولین شہید ہیں، اور اگر ہم نے انھیں درک کر لیا تو میں خود کو اس صاحب امر کے لئے آمادہ کروں گا"[3]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار 313/اولاد عجم ہیں"[4]

---

(1) الغارات، ج24، ص498؛ سفینۃ البحار، ج8، ص609؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج20، ص284

(2) ابن ماجہ ، سنن ،ج2، ص1368؛ المعجم الاوسط ،ج1، ص200؛ مجمع الزوائد ،ج7، ص318؛ کشف الغمہ ،ج3، ص268؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص599؛ بحار الانوار، ج51، ص87

(3) عقد الدرر، ص129؛ شافعی ،بیان، ص490؛ ینابیع المودۃ ، ص491؛ کشف الغمہ، ج3، ص263؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص596؛ بحار الانوار، ج51، ص84

(4) نعمانی، غیبۃ، ص373؛ بحار الانوار، ج52، ص243؛ ابن ماجہ، سنن، ج2، ص1366؛ حاکم مستدرک، ج4، ص464

اگر چہ عجم کا اطلاق غیر عرب پر ہوتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے ،اور دیگر روایات پر توجہ کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مخصوص فوج کی تعداد زیادہ تر ایرانیوں پر مشتمل ہے۔

رسول خدا فرماتے ہیں : عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جسے طی الارض کی صلاحیت ہو گی، اور دنیاوی دروازہ ان پر کھلے ہوں گے، نیزان کی خدمت ایرانی مرد اور عورت کریں گی، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی ،اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی فاصلہ کے باوجود ایک گھنٹہ میں مسافت طے کر لے گا، نہ انھوں نے خود کو دنیا سے فروخت کیا ہے، اور نہ ہی وہ دنیادار ہیں"[1]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : طالقان والوں کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کا وہاں ایسا خزانہ ہے جو نہ سونے کا ہے اور نہ چاندی کا بلکہ صاحب ایمان لوگ ہیں، جنھوں نے خدا کو حق کے ساتھ پہچانا ہے ،اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار میں سے ہوں گے "[2]

رسول خدا بھی خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں :"خراسان میں خزانے ہیں لیکن نہ وہ چاندی ہے اور نہ سونا ،بلکہ ایسے لوگ ہیں جنھیں خدا اور رسول دوست رکھتے ہیں۔[3]

---

(1) فردوس الاخبار، ج3، ص449

(2) شافعی ، بیان، ص106؛ متقی ہندی ،برہان، ص150؛ کنزل العمال ،ج14 ، ص591؛ ینابیع المودۃ، ص491؛ کشف الغمہ ، ج3، ص286

(3) کنزل العمال، ج14، ص591

حصہ دوم

پہلی فصل

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کا قیام

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے روز قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتیں ہیں، بعض میں نو روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے، اور بعض میں روز عاشورہ، اور کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ کا، قیام کے لئے معین ہے،

ایک ہی زمانے میں نو روز اور عاشورہ کا واقع ہونا محل اشکال نہیں ہے؛ اس لئے کہ نو روز شمسی اعتبار سے، اور عاشورہ قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا، لہٰذا دو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔

اور ان دو روز (عاشورہ و نوروز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے البتہ جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے، لیکن اس طرح کی روایت بھی قابل توجیہ ہے؛ اس طرح کہ اگر ان روائیوں کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی روایات کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا، اور وہ روایات جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہیں نظام الٰہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا، لیکن جاننا چاہیئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے مورد تامّل ہیں۔ لیکن روز جمعہ والی روایات اس اعتبار سے بے خدشہ ہیں۔

اس سلسلے میں اب روایات ملاحظہ ہوں۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "ہمارا قائم جمعہ کے دن قیام کریں گا"[1]

---

(1) اثبات الہداۃ، ص496؛ بحار الانوار، ج52، ص279

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عاشور کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں، اور جبرئیل آنحضرت کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں"[1]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: روز عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم (عجل اللہ فرجہ) قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے ہیں۔[2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے؟ یہ وہی دن ہے جس میں خداوند عالم نے آدم و حوا کی توبہ قبول کی، اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دریا شگاف کیا، اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا، اور موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر غالب آئے اسی دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پیدا ہوئے، حضرت یونس (علیہ السلام) کی قوم کے توبہ اور جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کی ولادت اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کا دن ہے"[3]

اسی مضمون کی امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے؛[4]

لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورد خدشہ ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "تیسویں کی شب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)

---

(1) طوسی، غیبۃ، ص274؛ کشف الغمہ، ج3، ص252؛ بحار الانوار، ج52، ص290

(2) کمال الدین، ج2، ص653؛ طوسی، غیبۃ، ص274؛ التہذیب، ج4، ص333؛ ملاذ الاخیار، ج7، ص174؛ بحار الانوار، ج52، ص285

(3) بحار الانوار، ج52، ص285

(4) التہذیب، ج4، ص300؛ ابن طاوس، اقبال، ص558؛ خرائج، ج3، ص1159؛ وسائل الشیعہ، ج7، ص338؛ بحار الانوار، ج98، ص34؛ ملاذ الاخیار، ج7، ص116

کے نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورہ حسین بن علی کی شہادت کے دن قیام کریں گے۔‘‘[1]

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: "نوروز کے دن ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم ظہور کریں گے"[2]

الف) اعلان ظہور

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا،اس وقت آنحضرت جب کہ قبلہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے، حق کی دعوت کے ساتھ ،اپنے ظہور کااعلان کریں گے۔

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب منادی آسمانی آواز دے گا: حق آل محمد کی طرف ہے،اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو، توآل محمد کے دامن سے متمسک ہو جاو،اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کر رہے ہیں"[3]

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ میں نماز عشاء کے وقت ظہور کریں گے ؛جب کہ پیغمبر کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لئے ہوں گے اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے، توآواز دیں گے: اے لوگو! تمہیں خدااور خداکے سامنے (روز قیامت) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں؛جب کہ تم پر دنیامیں اپنی حجت تمام کر چکا ہے انبیاء بھیجے ،اورقرآن نازل کیا،خدا تمہیں حکم دیتاہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دواور اس کے پیغمبروں کی

---

(1) طوسی،غیبۃ،ص274؛بحار الانوار،ج52،ص290

(2)المہذب البارع ،ج1، ص194؛خاتون آبادی، اربعین ،ص187؛وسائل الشیعہ، ج5،ص228؛اثبات الہداۃ، ج3 ، ص571؛بحارالانوار،ج52،ص208

(3)الحاوی للفتاوی،ج2،ص68؛حقاق الحق،ج13،ص324

اطاعت کرو، جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو، اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو اور راہ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ وپر ہیزگاری اختیار کرو اس لئے کہ دنیا کے فنا ہونے زوال اور وداع کا وقت آچکا ہے۔

میں تمہیں اللہ، رسول، کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں، اس وقت 313/انصار کے درمیان ظہور کریں گے۔(1)

ب) پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک قومی نشان ہوتا ہے تاکہ وہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے، اسی طرح قیام وانقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں، اور اس کا مونو گرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونو گرام رکھتا ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا، البتہ مونو گرام کے شعار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ایک بات سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔(2)

ابھی ہم اس سلسلے میں چند نمونے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے پرچم پہ لکھا ہوگا:

"کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو"(3)

---

(1) ابن حماد، فتن، ص95؛ عقد الدرر، ص145؛ سفارینی الوائح، ج2، ص11؛ ابن طاوس، ملاحم، ص64؛ الصراط المستقیم، ج2، ص262

(2) امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو حمزہ سے فرمایا: میں اہلبیت آل محمد کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نجف میں وارد ہو رہے ہیں، اور جب نجف کے اندر پہنچے گے تو رسول خدا کے پرچم کو لہرائیں گے، اور وہ پرچم جس طرح بدر میں کھلا تھا فرشتے نیچے آئے تھے اسی طرح حضرت کے لئے بھی نازل ہوں گے"، عیاشی، تفسیر، ج1، ص103؛ نعمانی، غیبۃ، ص308؛ کمال الدین، ج2، ص672؛ تفسیر، برہان، ج1، ص209؛ بحار الانوار، ج52، ص326

(3) اثبات الہداۃ، ج2، ص582؛ بحار الانوار، ج52، ص305

دوسری جگہ ملتاہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ "البیعۃ للہ؛ بیعت خدا کے لئے ہے"[1]

ج) قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا قیام انسانوں کی خوشحالی کا باعث ہوگا ،اوراس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے، بعض روایتوں میں زمین اور آسمان والوں کی خوشی ہے،اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے،ایک روایت میں قیام کے لئے لوگوں کے استقبال کاتذکرہ ہے دوسری روایتوں میں مردوں کے زندہ ہونے کی آرزو کاتذکرہ ہے یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں۔

رسول خدافرماتے ہیں : حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین وآسمان پرندے،درندے اور دریا کی مچھلیاں خوشحال وشاد ہوں گی۔[2]

اس سلسلے میں حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :"اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے جب آپ کانام مبارک خاص وعام کی زبان زد ہوگااور لوگوں کے وجود حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے عشق سے سرشار ہوں گے،اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا،اوران کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے"[3]

---

(1)ابن حماد، فتن، ص98؛ابن طاوس،ملاحم، ص67؛القول المختصر، ص24؛ینابیع المودۃ، ص435؛الشیعۃ والرجعۃ، ج1، ص210

(2)عقد الدرر ، ص149،84؛البیان، ص118؛حاکم مستدرک ،ج4، ص431؛الدر المنثور، ج6، ص50؛نور الابصار، ص170؛ابن طاوس، ملاحم، ص142؛حقاق الحق، ج13، ص150

(3)الحاوی للفتاوی، ج2، ص68؛احقاق الحق، ج13، ص324

روایت میں "یَشْرِبُوْنَ حُبَّہ" کی تعبیر سے یعنی "لوگ ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے" حضرت سے ارتباط و تعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے جسے لوگ الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں، اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اور کشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں: "اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مردے دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے"[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "گویا میں منبر کوفہ کی بلندی پر قائم (عج) کو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں، اور وہ رسول خدا کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں، اس وقت حضرت کے بعض حالات بیان فرمائے، اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو، اس طرح سے کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے، اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے۔

بعض روایتوں میں " تلک الفرجۃ" کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باشیوں کے لئے حضرت کے ظہور سے کشایش پیدا ہوگی، اس نقل کے مطابق رہبری وانقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔[2]

د) محرومین کی نجات

اس میں کوئیشک نہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا قیام عدالت کی برقراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے، اس حصے میں حضرت کے قیام کے وقت مظلوموں

---

(1) خرائج، ج3، ص1169؛ طوسی، غیبۃ، ص268

(2) اثبات الہداۃ، ج3، ص530

کے سلسلے میں جوآپ کااقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہوا ُسے بیان کریں گے۔

رسول خدافرماتے ہیں : " میری امت سے مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، خداانھیں انسانوں کاملجاء بنا کر بھیجے گا،اس زمانے میں لوگ نعمت اورآسائش میں زندگی گذاریں گے "[1]

رسول خدانے فریادرسی کو کسی گروہ، ملت اور قوم وقبیلہ سے مخصوص نہیں کیا ہے؛بلکہ کلمہ (ناس)کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دہندہ جاناہے، اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہوجائیں گے کہ دنیاکے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے جابر کہتے ہیں : امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: "حضرت مہدی مکہ میں ظہور کریں گے اورخداوند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا، اور حضرت (قائم عج) بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کوآزاد کریں گے "[2]

ابوارطات کہتا ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) (مکہ سے) مدینہ کے لئے عازم ہوں گے،اوراسراء بنی ہاشم کوآزادی دلائیں گے، پھر کوفہ جائیں گے، اور بنی ہاشم کے اسراء کوآزاد کریں گے۔[3]

شعرانی کہتا ہے : جب حضرت مہدی غرب کی سرزمین پر پہنچیں گے توانُدلس کے لوگ ان کے پاس جاکے کہیں گے : اے حجۃاللہ ! جزیرہ انُدلس کی مدد کیجئے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہو گیا ہے۔[4]

---

(1)عقدالدرر، ص167

(2)ابن حماد، فتن، ص95؛ابنطاوس، ملاحم، ص64؛الفتاوی الحدیثیہ، ص31؛القول المختصر، ص23

(3)ابن حماد، فتن، ص83؛الحاوی للفتاوی، ج2، ص67؛متقی ہندی، برہان، ص118؛ابن طاوس، ملاحم، ص64

(4)قرطبی، مختصر تذکرہ، ص128؛احقاق الحق، ج13، ص260

5۔امام (علیہ السلام) کے قیام کے وقت عورتوں کا کردار

ظہور سے قبل و بعد عورتوں کے کردار سے متعلق روایات کی چھان بین کرنے سے چند قابل توجہ باتیں سامنے آتی ہیں، اگرچہ بعض روایات کی رو سے، اکثر دجال کے پیرو یہود اور عورتیں ہوں گی۔[1]

لیکن انھیں کے مقابل، مومنہ اور پاکدامن عورتیں بھی ہیں کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت میں زیادہ سے زیادہ کوشاں رہیں گی، ظہور سے قبل کے حالات سے بہت متاثر ہیں، اور بعض عورتیں ثبات قدم اور مجاہدانہ قوت کی حامل ہوں گی وہ جہاں بھی جائیں گی لوگوں کو دجال کے خلاف جنگ کی تبلیغ کریں گی، اور دجال کی انسانی ہیئت کے خلاف ماہیت کو آشکار کریں گی۔

بعض روایتوں کے مطابق قیام کے وقت چار سو400/ عورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی نیز ان کی اکثریت دوا، دارو اور معالجہ میں مشغول ہو گی، البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت کتنی ہوں گی اختلاف ہے، بعض روایتوں میں 13/عورتوں کا نام ہے کہ ظہور کے وقت حضرت کے ساتھ ہوں گی، شاید یہ عورتیں امام کی ابتدائی فوج میں ہوں، اور بعض روایات میں امام کی ناصر عورتوں کی تعداد سات ہزار آٹھ سو ذکر کی گئی ہے، اور وہ وہی عورتیں ہیں جو قیام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہو کر حضرت کے کاموں میں مدد کریں گی۔

کتاب "فتن" میں ابن حماد سے نقل ہے کہ دجال کے خروج کے وقت مومنین کی تعداد12000/ہزار مرد اور سات ہزار سات سو یا آٹھ سو عورتیں ہوں گی۔[2]

رسول خدا فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آٹھ سو مرد اور چار سو

---

(1) احمد، مسند، ج2، ص76؛ فردوس الاخبار، ج5، س424؛ مجمع الزوائد، ج7، ص15

(2) ابن حماد، فتن، ص151

عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ لوگ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گذشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے"(1)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "خدا کی قسم تین سو کچھ افراد آئیں گے جس میں 50/ عدد عورتیں ہوں گی"(2)

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "حضرت قائم، (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ 13/ عورتیں ہیں، میں نے عرض کیا: وہ کیا کریں گی اوران کا کیا کردار ہوگا؟ آپ نے فرمایا: زخمیوں کا مداوا، اور بیماروں کی تیمار داری کریں گی؛ جس طرح رسول اللہ کے ہمراہ تھیں، میں نے کہا: ان 13/ عورتوں کا نام بتایئے؟ آپ نے فرمایا: "قنواد ختر رشید ہجری، ام ایمن، حبابہ والبیہ، سمیہ مادر عمار یاسر، زبیدہ، ام خالد احمسیہ، ام سعید حنفیّہ، صیانۃ ماشطہ وام خالد جھنیہ"(3)

کتاب "منتخب البصائر" میں دو عورتوں کا نام وتیرہ اوراحبشیہ بھی مذکور ہواہے کہ جو حضرت کے اصحاب و یاور میں ہوں گی۔(4)

بعض روایتوں میں تنہا عورتوں کے ہمراہ ہونے پر اکتفاء کیا گیا ہے اوران کی تعداد بیان نہیں کی گئی ہے۔

---

(1) فردوس الاخبار، ج5، ص515؛ کنزل العمال، ج14، ص338؛ التصریح، ص254

(2) عیاشی، تفسیر، ج1، ص65؛ نعمانی، غیبۃ، ص279

(3) دلائل الامامہ، ص259 اثبات الہداۃ، ج3، ص75

(4) بیان الائمہ، ج3، ص338

تاریخی کتابوں میں عصر ظہور کی عورتوں کے ماضی کی تحقیق

مفضل ابن عمر کی روایت میں وضاحت کے ساتھ ان عورتوں کی تعداد جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ ہوں گی، 13/ذکر کی گئی ہے؛ لیکن اس تعداد میں بھی صرف 9/ عورتوں کے اسماء اور خصوصیات بیان کی گئی ہے۔

اوران اسماء پر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی تاکید نے مجھے مجبور کیا کہ ان کی سوانح حیات اور خصوصیات کی تحقیق کروں۔اور تحقیق کے بعد ایسے نکتے ملے جو امام کی تاکید کا قانع کنندہ جواب ہیں۔

ان میں سے ہر ایک لیاقت رکھتی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نے دشمنان خدا سے جہاد کے موقع پر اپنی صلاحیت کو ظاہر نہیں کیا ان ہیں سے بعض جیسے صیانہ جو چند شہیدوں کی ماں تھیں، اور خود بھی جانسوز حالت میں شہید ہوئیں ،اور دوسری سمیہ ہیں، جنھوں نے اسلامی عقیدہ کی دفاعی راہ میں سخت شکنجوں کو برداشت کیا،اور آخر دم تک اپنے عقیدہ کا دفاع کرتی رہیں، انھیں میں ام خالد ہیں، جنھوں نے تندرستی کی نعمت کو قالب اسلام کی حفاظت میں گنوادی اور جانباز بنیں ،انھیں ہیں زبیدہ خاتون ہیں جنھیں دنیا کی چمک دمک اور مادی زرق وبرق نے اسلام سے منحرف نہیں کیا بلکہ بر عکس ہوا کہ ان امکانات سے عقیدہ کی راہ میں استفادہ کیا،اور حج بر پا کرنے کے لئے جو اسلامی مظاہر اور دینی ارکان میں سے ایک ہے مدد کی،اور بعض دوسری خاتون نے امت اسلامی کے عظیم رہبر کی خدمت اور دایہ کا افتخار حاصل کیا ،اور معنویت سے خود کو اتنا آراستہ کیا کہ زبان زد خاص و عام ہو گئیں اور کچھ شہداء گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جنھوں نے نیم جان جسموں کو اٹھا یا اوران سے باتیں کی ہیں۔

ہاں، یہ وہ دل سوختہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے فریضہ کی انجام دہی سے ثابت کیا کہ حکومت اسلامی کے وزنی بار کے ایک کونہ کا تحمل کیا جاسکتا ہے۔

اب ان بعض کا تعارف کراتا ہوں :

1۔ صیانۃ

کتاب "خصائص فاطمیہ "میں آیا ہے : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں 13/ عورتیں زخمیوں کا معالجہ کرنے کے لئے زندہ کی جائیں گی،اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ ان میں سے ایک صیانہ ہیں جو حضرت حزقیل کی بیوی،اور فرعون کی بیٹی کی آرایش گر تھیں،آپ کے شوہر حزقیل فرعون کے چچازاد بھائی اور خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول ،حزقیل اور،خاندان فرعون کے مومن ہیں اوراپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لائے۔ [1]

رسول خدا نے فرمایا : " شب معراج مکہ معظّمہ و مسجد اقصیٰ کی سیر کے درمیان اچانک ایک خوشبو میرے مشام سے ٹکرائی، جس کے مانند کبھی ایسی بو محسوس نہیں کی تھی ،جبرئیل سے پوچھاکہ یہ خوشبو کیسی ہے؟

جبرئیل نے کہا: اے رسول خدا! حزقیل کی بیوی حضرت موسیٰ بن عمران پر ایمان تولائی تھی لیکن اسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھی، اس کا کام فرعون کے حرم سرا میں آرایش کرنا تھا،ایک روز وہ فرعون کی بیٹی کو آرایش کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کنگھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بے اختیار اس نے کہا: "بسم اللّٰہ " فرعون کی بیٹی نے کہا :کیا تم میرے باپ کی تعریف کر رہی ہو؟اس نے کہا: نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کر رہی ہوں جس نے تمہارے باپ کو پیدا کیا ہے،اور وہی اسے نابود کرے گافرعون کی بیٹی تیزی سے اپنے باپ کے پاس گئی اور کہنے لگی : جو عورت ہمارے گھر

---

(1) ریاحین الشریعہ ،ج5،ص153؛خصائص فاطمیہ ،ص343

میں آرائش گر ہے، موسیٰ پر ایمان رکھتی ہے فرعون نے اسے بلایا اور کہا: کیا تم میری خدائی کی معترف نہیں ہو؟صیانہ نے کہا: ہر گز نہیں، میں حقیقی خدا سے دوری اختیار کرکے تمہاری پوجا نہیں کروں گی ۔فرعون نے حکم دیا، کہ تنور روشن کیا جائے ۔جب تنور سرخ ہوگیا، تو اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام بچوں کو اس کے سامنے آگ میں ڈال دیا جائے۔

جس وقت اس کے شیر خوار بچے کو جو اس کی گود میں تھالے کر آگ میں ڈالنے لگے، صیانہ کا حال بُرا ہو گیا،اور سوچا کہ زبان سے دین سے برات و بیزاری کرلیں اچانک خدا کے حکم سے ،بچہ گویا ہوا۔اور بولا: "اصــــبری یا اُمّاہ اِنّکِ عَلَی الْحَقْ"مادر گرامی صبر کیجئے آپ حق پر ہیں فرعونیوں نے اس عورت کو بچے سمیت آگ میں ڈال دیا،اور اس کی خاک کو اس زمین پر ڈال دیا لہٰذا قیامت تک اس زمین سے خوشبو آتی رہے گی"[1]

وہ ان عورتوں میں ہے جو زندہ ہو کر دنیا میں آئے گی اور حضرت مہدی کے ہم رکاب اپنا وظیفہ انجام دے گی۔

2۔ام ایمن

آپ کا نام برکہ ہے آپ حضرت رسول خدا کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار، حضرت عبداللہ، سے انھیں میراث میں ملی تھیں۔اور رسول خدا کی خدمت گذار تھیں۔[2]

حضرت انھیں ماں کہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں۔

وہ اپنے شوہر عبید خزرجی سے ایک فرزند رکھتی تھیں،اس لئے ام ایمن نام تھا ایمن ایک مجاہد اور مہاجر تھا جو جنگ حنین میں شہید ہوا۔

---

(1) منہاج الدموع، ص93

(2) تاریخ طبری، ج2، ص7؛ حلبی سیرہ، ج1، ص59

ام ایمن وہ شخصیت ہیں کہ جب مکہ و مدینہ کے راستے میں ان پر پیاس کا غلبہ ہوا،اور ہلاکت سے قریب ہوئیں تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا،اسے پیا اس کے بعد پھر کبھی پیاسی نہ ہوئیں ۔[1]

انھوں نے رسول خدا کی رحلت کے وقت بہت گریہ کیا؛جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا، تو جواب دیا: خدا کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رحلت کریں گے، لیکن گریہ اس بات کا ہے کہ وحی منقطع ہو گئی ۔[2]

اور انھیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فدک کے مسئلہ میں شاہد کے عنوان سے بھی پیش کیا تھا آخر کار عثمان کی خلافت کے دور میں انتقال کر گئیں۔

3۔زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعیان اہل بیت میں سے تھیں جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہوا تو قسم کھائی کہ اسے طلاق دیدے آپ نیک کاموں سے معروف تھیں ،وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی، تو انھوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا انھوں نے پہاڑ اور دروں کو کھدوا کر حرم کے باہر 10/ میل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں ،زبیدہ کی 100 کنیزیں تھیں ،اور ساری کی ساری حافظ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھا کہ ایک دہم قرآن پڑھیں ،اس طرح سے کہ رہائشی مکان تک قرآن کی آواز جائے۔[3]

---

(1) عبدالرزاق، مصنف، ج4، ص309؛الاصابہ، ج4، ص432

(2) تنقیح المقال، ج3، ص70

(3) وہی، ص78

4۔ سمیّہ

اعلان بعثت کے بعد آپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں، اسی وجہ سے ان کو بد ترین شکنجہ دیا گیا، جب رسول خدا کا گذر عمار اوران کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جارہا ہے تو فرماتے تھے: اے خاندان یاسر! صبر کرو؛ اور یہ جان لو کہ تمہاری منزل موعود، جنت ہے۔ نتیجہ کے طور پر آپ ابو جہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہو گئیں یہ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون ہیں۔[1]

5۔ ام خالد

جب عراق کے حاکم یوسف بن عمر نے زید بن علی کو شہر کوفہ میں شہید کیا تو ام خالد کا ہاتھ شیعہ ہونے اور قیام زید کی طرف مائل ہونے کے جرم میں کاٹ ڈالا گیا۔

ابو بصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ ام خالد کٹے ہاتھ لئے آئیں، حضرت نے کہا: اے ابو بصیر! ام خالد کی بات سننے کے خواہشمند ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں اور اس سے مجھے مسرت ہو گی، ام خالد حضرت کے قریب گئیں بات کرنے لگیں، میں نے انھیں نہایت ہی فصیح و بلیغ پایا، حضرت نے بھی ولایت کے مسئلہ اور دشمنوں سے برات کے موضوع پر بات کی[2]

6۔ حبابہ والبیہ

شیخ طوسی نے انھیں امام حسن (علیہ السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے، اور ابن داود نے امام حسن، حسین، سجاد و باقر (علیہم السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور بعض دیگر افراد نے

---

(1) اسد الغابہ، ج5، ص481

(2) معجم رجال الحدیث، ج14، ص176،108،23؛ ریاحین الشریعہ، ج3، ص381

امام رضاتک آٹھ معصوم امام اصحاب میں شمار کیا ہے،اسی طرح کہا گیا ہے کہ امام رضا (علیہ السلام) نے اپنے شخصی لباس میں انھیں کفن دیا ہے،آپ کی عمر وفات کے وقت 240/سال تھی آپ دو مرتبہ جوان ہوئی ہیں ایک بار حضرت امام سجاد (علیہ السلام) کے معجزہ سے اور دوسری بار آٹھویں امام کے معجزہ سے، وہی خاتون ہیں آٹھ معصوم امام نے ان کے ہمراہ جو پتھر تھااس پر اپنی انگوٹھی سے نقش کیا ہے۔[1]

حبابہ والبیہ کہتی ہیں: میں نے امیر المومنین (علیہ السلام) سے عرض کیا: خداآپ پر رحمت نازل کرے،امامت کی دلیل کیا ہے؟ حضرت نے جواب میں کہا:اس سنگریزہ کو میرے پاس لاو، تومیں اسے حضرت کی خدمت میں لائی ،حضرت علی (علیہ السلام) نے اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر کی اس طرح سے کہ اس پتھر پر نقش ہوگیا،اور مجھ سے کہا: "اے حبابہ ! جو بھی امامت کا مدعی ہو اور اس پر میری طرح مہر کردے تو وہ امام اور اس کی اطاعت واجب ہے امام وہ شخص ہے جو کچھ جاننا چاہے جان لے تا ہے"

پھر میں اپنے کام میں مشغول ہو گئی، اور حضرت علی (علیہ السلام) رحلت کر گئے، تو پھر امام حسن (علیہ السلام) کے پاس آئی، جو حضرت علی کے جانشین تھے، اور لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں؛جب مجھے دیکھا تو کہا: "اے حبابہ والبیہ !"میں نے کہا: حاضر ہوں اے میرے سید و سردار ! آپ نے کہا: "جو تمہارے پاس ہے لے آو"میں نے اس سنگریزہ کو حضرت کو دیا آنحضرت نے حضرت علی (علیہ السلام) کے مانند اپنی انگوٹھی سے مہر کی اس طرح سے کہ مہر کی جگہ نقش ہوگیا۔

پھر میں امام حسین (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی جب کہ وہ مسجد رسول خدامیں تھے، مجھے اپنے پاس بلایا،اور خوش آمدید کہا:اور فرمایا: جو تم چاہتی ہو اس کی دلیل موجود ہے، کیا تم امامت کی علامت چاہتی ہو ؟"میں نے کہا : ہاں میرے آقا ! آپ نے کہا: "جو تمہارے پاس ہے

---

(1) تنقیح المقال،ج23،ص75

لے آومیں نے وہ سنگریزہ انھیں دیا، توانھوں نے انگوٹھی سے اس پر نقش کر دیا۔امام حسین (علیہ السلام) کے بعد امام سجاد (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی جب کہ اتنی ضعیف ہو چکی تھی کہ میرے بدن میں رعشہ غالب تھا ،اس وقت 113/سال کی تھی آنحضرت رکوع و سجود میں تھے اس لئے میری طرف توجہ نہیں کی تومیں امامت کی نشانی دریافت کرنے سے مایوسی ہو گئی، آنحضرت نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا، ان کے اشارہ سے میری جوانی پلٹ آئیمیں نے کہا: اے آقا! دنیا کا کتنا حصہ گذر چکا ہے اور کتنا باقی بچاہے؟آپ نے کہا: گذشتہ کے ،میں نے کہاہاں اور جو بچاہے اس کے متعلق نہیں۔

یعنی ہمیں گذشتہ کا علم ہے آیندہ غیب ہے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، یا یہ کہ مصلحت نہیں کہ ہم بتائیں، اس وقت مجھ سے کہا: جو تمہارے پاس ہے اسے لے آومیں نے حضرت کو سنگریزہ دیا، حضرت نے اس پر مہر کی پھر کچھ زمانے کے بعد امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی، آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی، اس کے بعد امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس آئی توآپ نے بھی اس پر مہر کی، پھر سالوں گذرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی خدمت میں شرفیاب ہوئی، آنحضرت نے بھی اس پر مہر کیااس کے بعد امام رضا (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی توآنحضرت نے بھی اس پر نقش کیااس کے بعد، نوماہ زندہ رہیں۔[1]

7۔قنوادختررشید ھجری

اگر چہ آپ کی خصوصیات شیعہ وسنی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں اصطلاحاً مہمل ہے۔[2] لیکن باپ کی اسیری ابن زیادکے ہاتھوں ان کی شہادت کا قصہ خود ہی بیان کرتی ہیں، عقیدہ میں پختگی، اسلام میں پایداری وشیعت سے لگاو اور حضرت علی (علیہ السلام) سے محبت آشکار ہو جاتی ہے۔

---

(1)کافی، ج1، ص346؛ تنقیح المقال، ج3، ص75

(2)اعیان الشیعہ، ج32، ص6

ابو حیان بجلی کہتا ہے: میں نے رشید ہجری کی بیٹی قنوا سے پوچھا: تم نے اپنے باپ سے کون سی روایت یا حدیث سنی ہے؟اس نے کہا: میرے باپ نے حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے: آنحضرت نے فرمایا:اے رشید ! تمہارا صبر کیسا ہوگا جب بنی امیہ کا منہ بولا بیٹا (ابن زیاد): تمہیں اپنے پاس بلائے اور دونوں ہاتھ پاوں اور زبان قطع کر ڈالے؟"میں نے کہا: آیا اس کا نتیجہ جنت ہے ؟آپ نے کہا: اے رشید ! تم دنیاو آخرت میں ہمارے ساتھ ہو"

قنوا کہتی ہیں: خدا کی قسم کچھ دن بعد ابن زیاد نے میرے باپ کو بلایا اور ان سے کہا: علی سے بیزاری کرو، لیکن انھوں نے کبھی ایسا نہیں کیا،ابن زیاد نے کہا: تمہارے قتل کی کیفیت علی نے کیسے بیان کی ہے؟ میرے باپ نے جواب دیا: میرے دوست علی نے مجھے اس طرح بتایا ہے کہ تم مجھے علی سے بیزاری کرنے کے لئے بلاوگے لیکن میں تمہاری مراد پوری نہیں کروں گا؛ پھر میرے دونوں ہاتھ پاوں اور زبان کاٹ ڈالوگے،ابن زیاد نے کہا: قسم خدا کی علی کی پیش گوئی کے خلاف تمہارے حق میں کروں گا، اس وقت حکم دیا کہ ان کے دونوں ہاتھ ، پاوں کاٹ دئے جائیں۔

اور زبان سالم چھوڑ دی جائے، قنوا کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ کو کاندھے پر اٹھایا اور راستے میں پوچھا: اے بابا! آیا درد کا احساس کرتے ہیں ؟تو انھوں نے کہا: نہیں صرف اتنا ہی جتنا مجھے مجمع کے دباو سے ہوتا ہے، جب ہم اپنے باپ کو اٹھا کر ابن زیاد کے محل سے خارج ہوئے، تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے، میرے باپ نے موقع سے فائدہ اٹھایا، اور کہا: قلم، دوات اور کاغذ لے آو تاکہ تمہیں حادثات کی خبر دوں، لیکن جب یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس نے زبان قطع کرنے کا حکم دیا،اور میرے باپ اسی شب شہید ہو گئے۔ [1]

---

(1)اختیار معرفۃ الرجال ،ص75 ؛شرح حال رشید ؛تنقیح المقال ،ج1، ص431،اور ج3،ص82؛ معجم رجال الحدیث، ج7، ص190؛اعیان الشیعہ،ج32،ص6؛سفینۃالبحار،ج25،ص357؛ریاحین الرشیعہ،ج5،ص40

پیغمبر اسلام کے زمانے میں عورتوں کا کردار

اس بات پر نظر کرتے ہوئے کہ عورتوں کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں وہی کردار ہوگا جو صدر اسلام میں تھا، مختصر طور پر، اُس زمانہ میں عورتوں کے کردار کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔

اگرچہ روایت میں اشارہ ہوا ہے کہ (یُدَاْوِینَ الْجَرْحیٰ و یقمَن عَلَی المَرْضیٰ) "زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی" لیکن شاید زمانہ پیغمبر میں عورتوں کی خدمات کا سب سے بہتر نمونہ ہو اس لئے کہ وہ اس کے علاوہ بھی فعالیت کرتی تھیں وہی کردار حضرت مہدی کے زمانہ میں ادا کریں گی۔

عورتیں پیغمبر کے ساتھ جنگوں میں دوسرے وظائف کی بھی ذمہ دار تھیں جیسے سپاہیوں کو کھانا پانی پہنچانا، ان کا کھانا پکانا، سامان کی حفاظت، دواوں کا انتظام کرنا، اسلحوں کی تعمیر، اہم خبروں کا پہنچانا، شہداء کو منتقل کرنا، دفاعی جنگوں میں شرکت، سپاہیوں کو محاذ جنگ پر جانے کی تشویق دلانا، جنگ میں حوصلہ افزائی کرناو۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے کی عورتوں کی، عصر پیغمبر کی عورتوں سے تشبیہ دینا ہمیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ صدر اسلام میں ان کی فعالیت اور کارکردگی کا بھی ذکر کریں۔

بعض وہ عورتیں جو اہم کردار ادا کر رہی تھیں

1۔ام عطیہ ؛انھوں نے سات غزوں میں شرکت کی اور ان کی من جملہ خدمات میں زخمیوں کا مداوا کرنا بھی ہے۔[1]

ام عطیہ کہتی ہیں : میرے تمام کاموں میں ایک کام سپاہیوں کے سامان کی حفاظت کرنا تھا۔[2]

2۔ام عمارہ؛ (نسیبہ)؛جنگ احد میں ان کی راہنمائی اس درجہ تھی کہ پیغمبر کے نزدیک تعریف اور تشکر کی قابل بنی۔[3]

3۔ام ابیہ؛یہ ان چھ عورتوں میں‌سے ایک تھیں جو قلعہ خیبر کی راہی ہوئیں،پیامبر نے ان سے کہا: کس کے حکم سے یہاں آئی ہو؟ام ابیہ کہتی ہیں : جب ہم نے رسول کو غضبناک دیکھا تو کہا: ہم کچھ دواوں کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے یہاں آئے ہیں۔

اس وقت حضرت ہمارے وہاں رکنے پر آمادہ ہو گئے اور اس جنگ میں ہمارا کام زخمیوں کا مداوا اور ان کا کھانا پکانا تھا۔

4۔ام ایمن ؛جنگوں میں زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔[4]

5۔حمنہؓ ؛انھوں نے زخمیوں تک پانی پہنچایا اور ان کا مداوا کیا یہ وہ خاتون ہیں جو کہ جنگ میں شوہر ، بھائی اورماموں سے محروم ہو گئیں۔[5]

6۔ربیعہ معوذ کی بیٹی ؛زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں ۔[6] وہ کہتی ہیں ہم رسول خدا کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہوئے اور شہداء کو مدینہ منتقل کیا۔

---

(1)ابو عوانہ، مسند،ج4،ص331

(2)واقدی، مغازی،ج1،ص270

(3)کنزل العمال،ج4،ص345

(4)الاصابہ،ج4،ص433

(5)ابن سعد طبقات،ج8،ص241

(6)سدالغابہ،ج5،ص451؛بخاری صحیح،ج14،ص168

Presented by: https://jafrilibrary.com

7۔ام زیاد؛آپ ان چھ عورتوں میں ہیں جو جنگ خیبر میں زخمیوں کے مداوا کے لئے گئیں۔[1]

8۔امیہ قیس کی بیٹی؛ہجرت کے بعد مسلمان ہوئی اور کہتی ہے: بنی غفار کی عورتوں کے ہمراہ رسول خدا کی خدمت میں گئی اور ان سے عرض کیا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں زخمیوں کا علاج اور سپاہیوں کی مدد کرنے کے لئے خیبر کی سمت جائیں۔

رسول خدا نے خوشی سے کہا: "اللہ کی عنایتوں کے ساتھ جاو"[2]

9۔لیلائے غفاریہ؛فرماتی ہیں: میں رسول خدا کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے جنگ میں گئی۔[3]

10۔ام سلیم ؛جنگ احد میں سپاہیوں کو پانی پہنچاتی تھیں اور حاملہ ہونے کے باوجود؛جنگ حنین میں شریک ہوئیں۔[4]

11۔معاذہ غفاریہ؛ بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔[5]

12۔ام سنان اسلمیہ؛آپ نے جنگ خیبر جاتے وقت رسول خدا سے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں ،اور جنگ کے دوران زخمیوں کا معالجہ ، بیماروں کا مداوا،اور سپاہیوں کی مدد کروں گی اور ان کے سامان کی حفاظت اور سپاہیوں کو پانی پہنچاوں گی،رسول خدا نے کہا: "مناسب ہے کہ تم ہماری بیوی ام سلمہ کے ساتھ ہو جاو"[6]

---

(1)الاصابہ،ج4،ص444

(2)اسد الغابہ،ج5،ص405

(3)نقش زنان در جنگ،ص22

(4)ابن سعد، طبقات،ج8،ص425

(5)اعلام النساء،ج5،ص61

(6)ریاحین الشریعہ،ج3،ص410

13۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا؛ محمد بن مسلمہ کہتا ہے : جو عورتیں جنگ احد یں پانی تلاش کر رہی تھیں اور وہ چودہ تھیں۔[1]

اوران چودہ14/ خواتین میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی تھیں، عورتیں کھانا، پانی اپنی پشت پر اٹھا کر لاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور انھیں پانی پلاتی تھیں۔[2]

14۔ ام سلیط ؛ عمر ابن خطاب کہتے ہیں: ام سلیط جنگ احد میں پانی کی مشک اٹھا کر لاتی اور جنگی ساز وسامان کی تعمیر میں مشغول رہتی تھیں۔[3]

15۔نسیبہ ؛آپ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئیں، پانی کی مشک اٹھاتی تھیں، اور زخمیوں کو سیراب کرتی تھیں، جب جنگ اپنے شباب پر چھڑی تو یہ خود بھی جنگ میں شریک ہوگئیں، اور تلواراور نیزوں کے بارہ زخم کی متحمل ہوئیں۔[4]

16۔انسیہ ؛جنگ احد کے موقع پر رسول خدا کی خدمت میں مشرف ہوئیں اور کہا: اے رسول خدا! میرا بیٹا عبد اللہ بن سلمہ جنگ بدر میں شریک ہوا، اوراحد میں شہید ہوگیا، میں چاہتی ہوں کہ اسے مدینہ لے جاوں، اور وہاں اسے دفن کروں، تاکہ اس کا مزار میرے گھر سے قریب رہے، اور اس سے اُنس حاصل کروں، رسول خدا نے اسے اجازت دے دی انسیہ نے اپنے بیٹے کے پاکیزہ جسم کو مجدر بن زیاد نامی دوسرے شہید کے ساتھ ایک عبا میں لپیٹا اور انھیں اونٹ پر رکھ کر مدینہ لے گئیں۔[5]

---

(1) واقدی، مغازی، ج1، ص249

(2) واقدی، مغازی، ج1، ص249

(3) بخاری، صحیح، ج12، ص153

(4) واقدی، مغازی، ج1، ص268

(5) اسد الغابہ، ج5، ص406؛ حجۃ الاسلام محمد جواد طبسی نقش زنا نملاحظہ ہو

یہ عورتوں کی مختصر سی اسلامی محاذ پر رسول خدا کے ہم رکاب فعالیت ہے، اور یہ عورتوں کی فوجی ہمراہی اور پشت پناہی اس لئے تھی کہ جنگجو سپاہیوں کا دشمن کے مقابل زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں بھی وہی کردار ادا کریں گی جو رسول اللہ کے زمانے میں تھا، اس زمانے میں اس سے پہلے عورتیں مختلف فعالیت انجام دیتی تھیں، دجال کے خلاف تبلیغ، لوگوں کو اس سے محفوظ رکھنا، ان کے من جملہ وظیفوں میں ہے۔

ابو سعید خدری ؛کہتے ہیں: دجال جہاں بھی جائے گا اس سے پہلے لئیبۃ (طیبۃ) نامی خاتون وہاں پہنچ جائے گی، اور لوگوں سے کہے گی: تمہاری طرف دجال آرہا ہے؛ لہٰذا تم لوگ ہوشیار رہو گے اور انجام سے باخبر! [1]

---

(1) ابن حماد، فتن، ص151؛ کنزل العمال، ج14، ص602

دوسری فصل:

رہبر قیام

انقلاب اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام سے متعلق ہم گفتگو کر چکے اب اس فصل میں،آپ کے جسمی اور اخلاقی خصوصیات و کرامات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

الف) جسمی خصوصیات

1۔عمر اور چہرہ: حصین کا بیٹا عمران کہتا ہے میں نے رسول خدا سے کہا: اس شخص (مہدی) کا مجھے تعارف کرائیے؛ اور ان کے کچھ حالات بیان کیجئے۔

رسول خدا نے فرمایا: وہ میری اولاد میں سے ہے، ان کا جسم اسرائیل کے مردوں کے مانند سخت اور سڈول ہے؛ میری امت کی مصیبت کے وقت قیام کرے گا؛ ان کے چہرے کا رنگ عربوں سے مشابہ ہے؛اس کا قیافہ چالیس40/سالہ مرد کے مانند ہوگا؛ صورت چاند کے ٹکڑے کے مانند چمکتی ہوگی؛زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا؛جب کہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی بیس سال تک حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گا اور تمام کفار ممالک مانند قسطنطنیہ و روم وپر قبضہ جمائے گا۔[1]

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: "خداوند متعال حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عمر غیبت کے زمانے میں طولانی کر دے گا اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے ان کے چہرے کو چالیس سال سے کم سالہ جوان کی مانند بنا دے گا"[2]

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص142

(2) کمال الدین، ج1، ص315؛ کفایۃ الاثر، ص224؛ اعلام الوری، ص401؛ الاحتجاج، ص289

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو لوگ انکار کریں گے، اور کوئی ان کا پاس و لحاظ نہیں کرے گا؛ سوائے ان لوگوں کے جن سے خداوند عالم نے عالم ارواح[1] میں عہد و پیمان لیا ہو، وہ ایک مکمل اور کامیاب اور معتدل انداز میں آئے گا۔"[2]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کا سن 30/اور 40/سال کے درمیان ہوگا"[3]

مروی کہتا ہے میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا : ظہور و قیام کے وقت آپ کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کیا علامت ہے ؟امام نے فرمایا : "علامت یہ ہے کہ عمر تو زیادہ ہے لیکن چہرے سے جوان ہوں گے؛ اور اتنا جوان ہوں گے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ 30/ یا چالیس سال کے ہیں۔[4]

دوسری علامت یہ ہے کہ زمانے کی آمد و رفت اسے بوڑھا نہیں بنا سکے گی مگر یہ کہ ان کو موت آجائے"

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "یقینا ولی خدا 120/سال جناب ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح عمر کریں گے، لیکن چہرہ اور رخسار 30/ یا 40/سالہ جوان کی طرح ہوگا"

مرحوم مجلسی فرماتے ہیں : شاید اس سے مراد حکومت اور سلطنت کی مدت ہو یا یہ کہ حضرت کی عمر اتنی ہی تھی؛ اور لیکن اسے خداوند عالم نے طولانی کر دیا ہے۔

---

(1) سورہ اعراف، آیت 172

(2) نعمانی، غیبۃ، ص188؛ عقد الدرر، ص41؛ بحار الانوار، ج52، ص287؛ ینابیع المودۃ، ص492

(3) احقاق الحق، ج19، ص654

(4) کمال الدین، ج2، ص652؛ اعلام الوری، ص435؛ خرائج، ج3، ص1170

لفظ ”موفق “سے مراد اعضاء کا معتدل اور متناسب ہونا ہے اس سے کنایہ یہ ہے کہ (درمیانی سن کے ہوں گے) یا آخر عمر میں ایک جوان کی طرح ہیں۔[1]

ظہور کے وقت آپ کے سن کے بارے میں دیگر اقوال بھی پائے جاتے ہیں ،ارطات کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) 60/سال کے ہیں۔[2] ابن حماد کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) 18/سالہ ہیں ۔[3]

2۔ جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی

ابو بصیر کہتے ہیں : میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کی کہ میں نے آپ کے والد بزر گوار سے سنا ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا سینہ کشادہ اور شانے چوڑے ہوں گے ؟حضرت نے کہا: اے ابو محمد ! میرے والد نے رسول خدا کی زرہ پہنی تو انھیں بڑی ہو رہی تھی اور اتنی بڑی کہ زمین سے خط کر رہی تھی، میں نے بھی اسے پہنا تو مجھے بھی بڑی ہوئی، لیکن وہی زرہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے جسم پر بالکل رسول خدا کے جسم کی طرح مناسب ہو گی ،اور اس زرہ کا نچلا حصہ کوتاہ ہے اس طرح سے کہ ہر دیکھنے والا گمان کرے گا کہ اسے موڑ دیا گیا ہے“[4]

صلت کے بیٹے ریان کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا : کیا آپ صاحب امر ہیں ؟تو آپ نے کہا: میں امام اور صاحب امر ہوں، لیکن نہ وہ صاحب امر جو زمین کو

---

(1) بحار الانوار، ج52، ص283

(2) بحار الانوار، ج52، ص283

(3) ملاحم ،ابن طاوس، ص73؛ کنزل العمال، ج14، ص576

(4) ابن حماد، فتن، ص102

عدل و انصاف سے بھر دے گا؛ جب کہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی میں کس طرح وہ صاحب امر ہوں گا جب کہ میرے جسم کی ناتوانی دیکھ رہے ہو؟ حضرت قائم وہ ہیں کہ جب ظہور کریں گے، تو بوڑھوں کی عمر ہو گی لیکن صورت جوانوں کی سی ہو گی، قوی اور تندرست جسم کے مالک ہوں گے، کہ اگر کسی بڑے سے بڑے درخت پر ہاتھ مار دیں گے تو وہ جڑ سے اکھڑ جائے گا، اور اگر پہاڑوں کے درمیان آواز دیں گے تو چٹان چیخ جائیں گے،اور پہاڑ نیز اپنی جگہ چھوڑ دیں گے جناب موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ان کے ساتھ ہو گی"[1]

ب) اخلاقی کمالات

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) دیگر معصومین (علیہم السلام) کی مانند مخصوص اخلاقی کمالات کے مالک ہیں، یعنی حضرات معصومین (علیہم السلام) کامل انسان اور بشریت کے لئے نمونہ اور اعلیٰ حد تک نیک اخلاق کے مالک ہیں۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) لوگوں میں سب سے زیادہ دانا، حلیم،بردبار اور پرہیزگار ہیں وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والے، عابد اور بہادر ہیں"[2]

1۔خوف خدا

کعب کہتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا خدا کے سامنے خوف وہراس عقاب کی طرح ہے۔[3] یعنی جس طرح اپنے پیروں کے سامنے سر جھکائے رہتا ہے شاید کعب کی مراد

---

(1) بصائر الدرجات، ج4، ص188؛اثبات الہداۃ،ج3، ص440و520؛بحار الانوار،ج52،ص319

(2) کمال الدین، ج2، ص48؛اعلام الوری، ص407؛کشف الغمہ، ج3 ، ص413؛بحار الانوار،ج52،ص322؛ وافی ،ج2، ص113؛اثبات الہداۃ،ج3، ص478

(3) ینابیع المودۃ، ص401؛اثبات الہداۃ،ج3، ص537؛احقاق الحق،ج13، ص367

یہ ہو کہ اگرچہ عقاب طاقتور پرندہ ہے لیکن عقاب کی تمام قوت کا دار و مدار پروں پر ہے اگر کسی وقت اس کے پر اس کی مدد نہ کریں تو آسمان سے زمین پر گر پڑے گا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بھی الٰہی قدرت مند رہبر ہیں، لیکن اس قدرت کا سر چشمہ اللہ کی ذات ہے، اگر خداوند عالم کسی وقت آپ کی مدد نہ کرے، تو کار کردگی کی قوت باقی نہیں رہے گی، اس وجہ سے حضرت خداوند عالم کے سامنے خاضع و خاشع ہیں۔

ابن طاووس کی نقل کے مطابق[1] حضرت کا خشوع خداوند عالم کے سامنے نیزوں کے دو طرف سے تشبیہ دیا گیا ہے نیزہ کی کار کردگی اور نشانہ پر اس کا لگنا دو کنارے سے تعلق رکھتا ہے جو دو پروں کے مانند ہے کہ اگر ایک سرا ٹیڑھا ہوا تو نیزہ خطا کر جائے گا۔

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی قدرت خداوند عالم سے ہے اور خداوند عالم کی مدد سے تعلق رکھتی ہے۔

2۔زہد

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور میں کیوں جلد بازی کرتے ہو؟ خدا جانتا ہے کہ آپ کا لباس معمولی، اور کھر درا، غذا نان جو، حکومت، تلوار کی حکومت ہے، اور موت تلوار کے سایہ میں ہے"[2]

عثمان بن حماد کہتے ہیں: ہم امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی بزم میں تھے کہ ایک شخص نے حضرت سے عرض کی: حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) ایسا معمولی لباس پہنتے تھے جس کی

---

(1) ابن حماد، فتن، ص100؛ عقد الدرر، ص158؛ ابن طاوس، ملاحم، ص73؛ متقی ہندی، برہان، ص101

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص73

قیمت چار درہم تھی لیکن آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں ! حضرت نے جواب دیا: "حضرت علی (علیہ السلام) نے ایسا لباس اس زمانے میں زیب تن کیا ہے کہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں تھا، ہر زمانے کا عمدہ لباس اس زمانے کے لوگوں کا ہے، جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت علی (علیہ السلام) کا لباس پہنیں گے، اور انھیں کی سیاست اور ڈگر پر چلیں گے۔(1)

3۔ لباس

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا مخصوص لباس مذکور ہے کبھی رسول اللہ کے لباس کی بات آتی ہے تو کبھی جناب یوسف (علیہ السلام) کے لباس کی گفتگو ہوتی ہے۔

شعیب کے بیٹے یعقوب کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تمھیں وہ لباس دیکھاوں جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت زیب تن کریں گے؟" میں نے کہا: کیوں نہیں دیکھنا چاہتاہوں، حضرت نے صندوقچہ منگوایا، اور اسے کھولا، اور کرباسی (روئی کے دھاگہ سے بناہوا) لباس نکالا اور اسے کھولا تواس کے بائیں طرف ایک خون کا دھبّہ تھا۔

امام (علیہ السلام) نے کہا: " یہ رسول خدا کا لباس ہے، جس دن حضرت کے اگلے چار دانت (جنگ احد) میں شہید ہوئے تھے حضرت نے اسے پہنا تھا، اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) یہی لباس پہنے ہوئے قیام کریں گے، میں نے اس خون کو چوما اور آنکھوں سے لگایا، پھر حضرت نے لباس تہہ کرکے اٹھالیا"(2)

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جناب یوسف کے لباس کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں تو حضرت نے کہا: "جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام)

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص233و234 تھوڑے سے فرق کے ساتھ؛ بحار الانوار، ج52، ص354

(2) کافی، ج6، ص444؛ بحار الانوار، ج41، ص159، وج47، ص55

کے لئے آگ روشن کی گئی، تو جبرئیل (علیہ السلام) نے ایک لباس لا کر انھیں پہنایا جو سردی و گرمی سے حفاظت کرتا ہو، اور جب ان کی وفات نزدیک ہوئی، تو انھوں نے دعا کی اور جلد میں رکھ کر حضرت اسحاق کے بازو پر باندھ دیا، انھوں نے یعقوب (علیہ السلام) کو دیا اور جب جناب یوسف (علیہ السلام) پیدا ہوگئے تو حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے یوسف (علیہ السلام) کے بازو پر باندھ دیا یوسف بھی حادثات سے گذرنے کے بعد مصر کے بادشاہ ہوئے، جب جناب یوسف نے اسے وہاں کھولا تو حضرت یعقوب نے اس کی خوشبو محسوس کی، یہ خداوند کی گفتگو قرآن میں ہے کہ یوسف کی یعقوب کے قول کے مطابق حکایت کرتا ہے، کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں میری طرف خطا کی نسبت نہ دو"[1] یہ وہی لباس ہے جو جنت سے آیا ہے"

میں نے عرض کیا: میں قربان جاوں؛ وہ لباس کس کے ذریعہ آیا ہے؟ کہا: اس کے اہل کے ہاتھ؛ لباس ہمارے قائم کے ہمراہ ہے جب وہ ظہور کریں گے" پھر کہا: ہر نبی جسے علم و دانش یا کوئی اور چیز بعنوان ارث ملی ہے وہ محمد تک پہنچی ہے۔"[2]

4۔ اسلحہ

رسول خدا نے حضرت علی (علیہ السلام) سے کہا: "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اور ان کی ماموریت کا وقت آجائے گا تو ان کے ساتھ ایک تلوار ہوگی جو انھیں آواز دے گی: اے خدا کے ولی! قیام کیجئے اور اپنے دشمنوں کو قتل کیجئے"[3]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص243؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص542؛ حلیۃ الابرار، ج2، ص575؛ بحار الانوار، ج52، ص553

(2) سورہ یوسف، آیت 94

(3) کافی، ج1، ص232؛ کمال الدین، ج2، ص674؛ بحار الانوار، ج52، ص327

وقت رسول خدا کا وہی لباس زیب تن کریں گے جو انھوں نے جنگ احد میں زیب تن کیا تھا اور وہی زرہ و عمامہ بھی ہوگا، جو آنخضرت نے پہنا تھا اور ذوالفقار جو رسول خدا کی تلوار ہے ہاتھ میں لیں گے، تلوار آٹھ ماہ تک بے دینوں کے کشتوں کے پشتے لگائے گی"[1]

جابر جعفی کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: "امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ سے رکن و مقام کے درمیان اپنے وزیر اور 313/اصحاب کے ساتھ ظہور کریں گے، اور رسول خدا کا دستور العمل، پرچم اور اسلحہ ان کے ہاتھ میں ہوگا، اس وقت منادی آسمان مکہ سے حضرت کے نام اور آپ کی ولایت کے ساتھ آواز دے گا؛ اس طرح سے کہ تمام اہل زمین اس نام کو سنیں گے، آپ کا نام حضرت محمد کا نام ہے"[2]

5۔امام اور صورت کی شناخت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان کی اندرونی حالت چہروں سے پہچان لیں گے، اور نیک افراد کو بد کردار سے جدا کردیں گے، اور فساد کرنے والوں کو اسی شناخت کے مطابق کیفر کردار تک پہنچا ئیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو کوئی ایسا نہیں بچے گا جسے حضرت پہچانتے نہ ہوں کہ یہ نیک انسان ہے یا فاسد و بد کردار۔"[3]

---

(1) کفایۃ الاثر، ص263؛ بحار الانوار، ج36، ص409؛ عوالم، ج15، بخش3، ص269؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص563

(2) نعمانی، غیبۃ، ص308؛ بحار الانوار، ج52، ص223؛ ارشاد، ص275

(3) الاصول الستۃ عشر، ص79؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص588؛ بحار الانوار، ج26، ص209؛ مستدرک الوسائل، ج11، ص38

نیز فرماتے ہیں: "جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے، اور اس وقت ان کے سر و پیر کو پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ انھیں قتل کر دیں گے" [1]

اسی طرح فرماتے ہیں: "جب قیام کریں گے تو دوست و دشمن کو اپنی قوت شناخت سے الگ کر دیں گے"

معاویہ دھنی کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے آیہ مجرمین جس میں ہے کہ وہ اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے تو پھر ان کے سر اور پیر پکڑے جائیں گے۔ [2]

امام (علیہ السلام) نے کہا: اے معاویہ! اس سلسلے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: ان کا خیال ہے کہ خداوند عالم قیامت کے دن گناہگاروں کو ان کے قیافے سے پہچان لے گا، اور سر کے بال و پاوں پکڑ کر جہنم میں ڈال دے گا، امام (علیہ السلام) نے کہا: خداوند عالم کو کیا ضرورت ہے کہ انھیں ان کے چہروں سے پہچانے جب کہ اسی نے انھیں پیدا کیا ہے "میں نے کہا: پھر آیت کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے کہا: جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو خداوند عالم انھیں چہرہ شناسی کا علم عطا کرے گا، اور حضرت حکم دیں گے کہ کافروں کو سر اور پیر پکڑ کر ان پر سخت ضرب لگائی جائے" [3]

---

(1) کما ل الدین، ج2، ص671؛ خرائج، ج2، ص930؛ اثبات الهداة، ج3، ص493؛ بحار الانوار، ج51، ص58و ج52، ص389

(2) احقاق الحق، ج13، ص357؛ ملاحظہ ہو: نعمانی، غیبۃ، ص242؛ کمال الدین، ج2، ص366؛ ارشاد، ج5، ص36؛ اعلام الوری، ص433؛ کشف الغمہ، ج3، ص256

(3) (اس وقت) گناہگار افراد اپنی علامتوں سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاوں پکڑے (جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ سورہ رحمٰن 55، آیت 41

6۔ کرامات

اگرچہ آخر زمانہ میں لوگ قوی حکومت کے بروئے کار آنے سے جب کہ وہ مظلوموں کے حامی کے انتظار یہں وقت شماری کریں گے، لیکن بہت ساری حکومتوں سے خوشحال نہیں ہوں گے ، اور ہر گروہ اور پارٹی کی بات نہیں مانیں گے، سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو قادر نہیں سمجھتے جو دنیا کے نظام کو درست کر سکے اور پُر آشوب دنیا کو ٹھکانے لگا سکے۔

اس لحاظ سے جو سماج کے نظم بر قرار ہونے اور دنیا میں امنیت کی وسعت کے دعویدار ہیں، انھیں مافوق قوت کا مالک ہونا چاہئے اس بات کا اثبات کرامتوں کے ظاہر کرنے اور خارق العادۃ کاموں کے انجام دینے پر ہے، شاید اس لئے ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ابتدائے ظہور میں معجزات و کرامات سے کام لیں گے، اگر اڑتے پرندوں کو آواز دیں گے تو وہ فوراً نیچے آکر حضرت کے اختیار میں آجائیں گے، خشک لکڑی کو اگر بنجر اور سخت زمین میں گاڑیں گے تو بلا فاصلہ وہ ہری بھری ہو جائے گی اور اس میں شاخ و پتے نکل آئیں گے۔

ان کاموں سے لوگوں پر ثابت ہو جائے گا کہ میرا ایسی شخصیت سے سامنا ہے جس کے اختیار میں زمین وآسمان ہیں ، یہ کرامتیں در حقیقت ان لوگوں کے لئے ایک نوید اور مژدہ ہوں گی جو سالہاسال اور صدیوں سے آسمان و زمین کے نیچے مظلوم و مغلوب اور دبے ہوں گے اور لاکھوں قربانی دینے کے باوجود قادر نہ ہو سکے ہوں گے جو ایسے حملوں کے لئے رکاوٹ بن سکے، لیکن اس وقت خود کو ایک ایسی شخصیت کے سامنے پائیں گے جس کے اختیار میں زمین وآسمان و مافیھا ہوں گے۔

جو لوگ کل تک قحط کی زندگی گذار رہے تھے حد تو یہ تھی کہ ابتدائی ضرورتوں کو بھی پورا نہ کر سکتے ہوں گے، اور خشک سالی اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی بحران کا شکار ہوں گے، آج وہ لوگ ایسی شخصیت کے سامنے ہوں گے جس کے ادنیٰ اشارہ سے زمین سر سبز و شاداب ہو جائے گی اور پانی و بارش کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

جو لوگ لاعلاج بیماریوں سے دوچار ہوں گے، آج اس شخصیت کا سامنا کریں گے جو لاعلاج بیماریوں کا علاج کرے گا اور مردوں کو حیات دے گا یہ سارے معجزات و کرامات ہیں جو اس ذات کی قوت و صداقت گفتار کو ثابت کریں گی ۔

خلاصہ یہ کہ دنیا والے یقین کریں گے کہ یہ نوید دینے والا گذشتہ دعویداروں سے کسی طرح مشابہ نہیں ہے ،بلکہ یہ وہی نجات دینے والا، اللہ کا واقعی ذخیرہ مہدی موعود ہے۔

کبھی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کرامتیں سپاہیوں کے لئے ظاہر ہوں گی جو ان کے ایمان کو محکم اور اعتقاد کو راسخ کریں گی ،اور کبھی دشمنوں اور شک کرنے والوں کے لئے ہوں گی جو آنحضرت پر ان کے ایمان واعتقاد کا سبب ہو گا۔

یہاں پر بعض معجزات و کرامات کو بیان کر رہا ہوں۔

1۔پرندوں کا بات کرنا

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ12/ہزار سپاہی ہوں گے حسنی احتجاج کرے گا اور خود کو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے، گا حضرت اس کے جواب میں کہیں گے۔"میں مہدی ہوں" حسنی ان سے کہے گا: کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آجائے گا ،اور حضرت کے ہاتھوں پر بیٹھے گا پھر اس وقت قدرت خدا سے گویا ہو گا اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی امامت کی گواہی دے گا۔

سید حسنی کے مزید اطمینان کے لئے حضرت سوکھی لکڑی زمین میں گاڑیں گے تو وہ سر سبز ہو جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے، دوبارہ پتھر کے ٹکڑے کو زمین سے اٹھائیں گے اور ہلکے سے دباو سے اسے ریزہ ریزہ کرکے خمیر کی طرح نرم کردیں گے۔

سید یہ ساری کرامتیں دیکھنے کے بعد حضرت پر ایمان لائے گا،اور خود اپنی تمام فوج کے ساتھ حضرت کے سامنے سر تسلیم خم کردے گا، حضرت اسے فوج کے پہلے دستہ کا کمانڈر بنادیں گے"[1]

2۔پانی کا ابلنااور زمین سے غذاکا حاصل کرنا

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے اور وہاں سے کوفہ کا قصد کریں گے، تو اپنی فوج میں اعلان کریں گے کہ کوئی اپنے ہمراہ کھانا پانی نہیں لے گا، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا پتھر جو اپنے ہمراہ صاف و شفاف پانی کا بارہ چشمے رکھتا ہے ،لئے ہوں گے، راستے میں جہاں بھی رکیں گے اس کو نصب کردیں گے، زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑیں گے،اور سارے بھوکے اور پیاسے افراد اس سے شکم سیر ہو جائیں گے۔

راستے میں سپاہیوں کی خوراک کا بندوبست اسی طرح سے ہے، پھر جب نجف پہنچ جائیں گے وہاں اس پتھر کے نصب کرنے سے ہمیشہ کے لئے پانی اور دودھ ابلتا رہے گا، جو بھوکے پیاسوں کو سیراب کرے گا۔[2]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو رسول خدا کا پرچم ، سلیمان کی انگوٹھی، عصا اور سنگ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے ہمراہ ہوگا، پھر حضرت کے حکم سے سپاہیوں کے درمیان اعلان ہوگا کہ کوئی اپنے کھانے پینے نیز جانوروں کے چارے کا انتظام نہ کرے۔ بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے : کیا وہ ہمیں ہلاک کرنا اور

---

(1) اختصاص ، ص304؛نعمانی ،غیبة، ص128؛بصائر الدرجات ، ص356؛بحار الانوار، ج52،ص321؛الشیعہ والرجعہ، ج1، ص431؛المحجة، ص217؛ینابیع المودة، ص429

(2) عقدالدرر، ص97،138،139؛القول المختصر، ص19؛الشیعہ والرجعہ، ج1،ص158

ہماری سواریوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں، پہلی جگہ پہنچتے ہی حضرت پتھر زمین میں نصب کریں گے، اور فوج کے کھانے پینے نیز چوپایوں کے چارے کا انتظام ہو جائے گا، شہر نجف پہنچنے تک اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔[1]

3۔ طی الارض اور سایہ کا فقدان

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو زمین نور الٰہی سے روشن ہو جائے گی، اور حضرت مہدی کے قدموں کے نیچے تیزی سے آگے بڑھے گی، آپ تیزی سے راستہ طے کریں گے اور آپ وہ ہیں کہ جس کا سایہ نہ ہوگا۔[2]

4۔ انتقال کا ذریعہ

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے سورہ نامی شخص سے کہا: "ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم و سخت دو بادلوں میں کسی ایک کا انتخاب کرلیں، انھوں نے نرم بادل کا انتخاب کیا، سخت حضرت صاحب الامر کے لئے ذخیرہ رہ گیا، سورہ نے پوچھا: سخت بادل کس لئے ہے؟ حضرت نے کہا جن بادلوں میں چمک۔ گرج، کڑک اور بجلی ہوگی جب ایسا ابر ہوگا تو تمہارے صاحب الامر اس پر سوار ہیں، بے شک آپ بادل پر سورا ہوں گے، اور اس کے ذریعہ آسمان کی بلندی کی طرف جائیں گے، اور سات آسمان و زمین کی مسافت طے کریں گے، وہی پانچ زمینیں جو قابل سکونت ہیں اور 2/ ویران ہیں۔[3]

---

(1) بصائر الدرجات، ص188؛ کافی، ج1، ص231؛ نعمانی، غیبۃ، ص238؛ خرائج، ج2، ص690؛ نور الثقلین، ج1، ص84؛ بحار الانوار، ج13، ص185 وج52، ص324

(2) کمال الدین، ص670؛ بحار الانوار، ج52، ص351؛ وافی، ج2، ص465

(3) کمال الدین، ص372؛ کفایۃ الاثر، ص323؛ اعلام الوری، ص408؛ کشف الغمہ، ج3 ، ص314؛ فرائد السمطین، ج2، ص336؛ ینابیع المودۃ، ص489؛ نور الثقلین، ج4، ص47؛ بحار الانوار، ج51، ص157؛ ملاحظہ ہو: کفایۃ الاثر، ص324؛ احتجاج، ج2، ص449؛ اعلام الوری، ص409؛ خرائج، ج3، ص1171؛ مستدرک الوسائل، ج2، ص33

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں - : "جب خداوند عالم نے ذوالقرنین کو سخت و نرم بادلوں کے درمیان ایک کا اختیار دیا، تو انھوں نے نرم کو اختیار کیا، یہ وہی ابر ہے جس میں بجلی اور کڑک نہیں پائی جاتی اور اگر سخت بادل کا انتخاب کرتے تو انھیں اس سے استفادہ کی اجازت نہیں ملتی، اس لئے کہ خداوند عالم نے سخت بادل کو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے ذخیرہ کیا ہے۔[1]

5۔زمانے کی چال میں سستی

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو کوفہ کی سمت حرکت کریں گے، پھر وہاں سات سال حکومت کریں گے جس کا ہر سال 10/ سال کے برابر ہوگا، پھر اس کے بعد جو اللہ کا ارادہ ہوگا انجام دیں گے، کہا گیا سال کس طرح طولانی ہوگا؟ امام نے کہا: کہ خداوند عالم شمسی اور اس کے مدیر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اپنی رفتار کم کرو اس طرح سے ایام وسال طولانی ہو جائیں گے"

کہتے ہیں کہ اگر ان کی رفتار میں معمولی سے بھی تبدیلی ہوئی تو آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے تو امام نے جواب دیا: یہ قول مادہ پرستوں اور منکران خدا کا ہے لیکن مسلمان (جو خداوند عالم کو اس کا گردش دینے والا جانتے ہیں) ایسی بات نہیں کہتے"[2]

6۔قدرت تکبیر

کعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ذریعہ شہر قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں کہتا ہے: حضرت، اپنا پرچم زمین میں رکھ کر پانی کی طرف وضو کرنے نماز صبح کے لئے جائیں گے، پانی حضرت سے دور ہو جائے گا، امام پرچم اٹھا کر پانی کے طرف دوڑیں گے تا کہ حضرت کا اس گوشہ

---

(1) مفید، اختصاص، ص199؛ بصائر الدرجات، ص409؛ بحار الانوار، ج52، ص321

(2) اختصاص، ص326؛ بحار الانوار، ج52، ص312؛ غایۃ المرام، ص77

سے گذر ہو جائے پھر اس وقت پر چم زمین میں رکھ دیں گے، اور سپاہیوں کو آواز دیں گے اور کہیں گے: اے لوگو! خداوند عالم نے دریا تمہارے لئے بنائے ہیں، جس طرح بنی اسرائیل کے لئے شگاف کیا تھا پھر فوجی دریا سے پار ہو کر شہر قسطنطنیہ کے مقابل کھڑے ہو جائیں گے، سپاہی تکبیر کی آواز بلند کریں، اور شہر کی دیواریں ہلنے لگیں گی، دوبارہ تکبیر کہیں گے پھر دیوار ہلنے لگے گی، جب تیسری بار تکبیر کی آواز بلند ہو گی تو بارہ برجی محفوظ دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی۔[1]

رسول خدا فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قسطنطنیہ کے سامنے اتریں گے، اس وقت اس قلعہ میں 7/دیواریں ہوگی، حضرت سات تکبیر کہیں گے تو دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی، اور بہت سارے رومی سپاہی کے قتل کے بعد وہ جگہ حضرت کے تحت تصرف آجائے گی اور کچھ گروہ اسلام لے آئیں گے"[2]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے اصحاب تحریک جاری رکھیں گے، رومی کسی قلعہ سے نہیں گزریں گے مگر وہ ایک (لاالہ الااللہ) سے ڈھ (مسمار) جائے گا، اس کے بعد شہر قسطنطنیہ سے قریب ہو جائیں گے، وہاں پر چند تکبیر کہیں گے، پھر اس کے پڑوس میں واقع دریا خشک ہو جائے گا، اور پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے، گا اور شہر کی دیواریں بھی گر جائیں گی، وہاں سے رومیوں کے شہر کی جانب چل پڑیں گے، اور جب وہاں پہنچ جائیں گے، تو مسلمان تین تکبیر کہیں گے، تو شہر دھول اور ریت کی طرح نرم ہو کر اڑنے لگے گا۔[3]

---

(1) عقدالدرر، ص138

(2) العلل المناہیہ، ج2، ص855؛ عقدالدرر، ص180

(3) عقدالدرر، ص139

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے یہاں تک کہ شہروں کو عبور کرتے ہوئے دریا تک پہنچ جائیں گے، حضرت کا لشکر تکبیر کہے گا، اس کے کہتے ہی دیواریں آپس میں ٹکرا کر گر جائیں گی"[1]

7۔ پانی سے گذر

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : میرے باپ نے کہا: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو افواج کو شہر قسطنطنیہ تک روانہ کریں گے، اس وقت وہ خلیج تک پہنچ جائیں گے ، اپنے قدموں پر ایک جملہ لکھیں گے، اور پانی سے گذر جائیں گے، اور جب رومی اس عظمت اور معجزہ کو دیکھیں گے، تو ایک دوسرے سے کہیں گے جب امام زمانہ کے سپاہی ایسے ہیں تو خود حضرت کیسے ہوں گے ! اس طرح وہ دروازے کھول دیں گے، اور لشکر شہر میں داخل ہو جائے گا، اور وہاں حکومت کرے گا"[2]

8۔ بیماروں کو شفا

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) پرچموں کو ہلا کر معجزات ظاہر کریں گے، اور خدوند عالم کے اذن سے ناپید اشیاء کو وجود میں لائیں گے، سفید داغ اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیں گے، مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ کریں گے۔[3]

9۔ ہاتھ میں موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا جناب آدم (علیہ السلام) سے متعلق تھا جو شعیب (پیغمبر) تک پہنچا، اس کے بعد موسیٰ (علیہ السلام)

---

(1) الشیعہ والرجعہ، ج1، ص161

(2) نعمانی، غیبۃ، ص159؛ دلائل الامامہ، ص249؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص573؛ بحار الانوار، ج52، ص365

(3) الشیعہ والرجعہ، ج1، ص169

ابن عمران کو دیا گیا، وہی عصا اب میرے پاس ہے، ابھی جلدی ہی اسے دیکھا ہے، تو وہ سبز تھا؛ ویسے ہی جیسے ابھی درخت سے الگ کیا گیا ہو، جب اس عصا سے سوال کیا جائے گا، تو جواب دے گا، اور وہ ہمارے قائم کے لئے آمادہ ہے، اور جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے انجام دیا ہے، وہی حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس سے انجام دیں گے، اور اس عصا کو جو بھی حکم ہوگا انجام دے گا، اور جہاں ڈال دیا جائے گا جادو کو نگل جائے گا"[1]

10۔ بادل کی آواز

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو بادل آپ کے سر پر سایہ فگن ہو کر جہاں آپ جائیں گے آپ کے ہمراہ وہ بھی جائے گا، تاکہ حضرت کی سورج کی تمازت سے حفاظت کرے، اور بآبانگ دھل آواز دے گا کہ یہ مہدی ہیں"[2]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے بقول نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی اور وصی کا معجزہ باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اسے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہاتھوں ظاہر کر دے گا، تاکہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے"[3]

---

(1) کمال الدین، ج2، ص673؛ بحار الانوار، ج52، ص351، 318؛ کافی، ج1، ص232

(2) تاریخ موالید الائمہ، ص200 ؛ کشف الغمہ، ج3، ص265؛ الصراط المستقیم ،ج2، ص260؛ بحار الانوار، ج51، ص240؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص615؛ نوری، کشف الاستار، ص69

(3) خاتون آبادی، اربعین، ص67؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص700

تیسری فصل:

امام کے سپاہی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے سپاہی مختلف قوم وملت پر مشتمل ہوں گے، اور قیام کے وقت ایک خاص انداز میں بلائے جائیں گے، جو لوگ پہلے سے کمانڈر معین کئے جاچکے ہوں گے، لشکر کی رہنمائی اور جنگی طریقوں کے بتانے کی ذمہ داری لے لیں گے جو سپاہی حضرت کے لشکر میں خاص شرائط سے قبول کئے گئے ہوں گے وہ خود بخود خصوصیت کے مالک ہوں گے۔

اس فصل میں اس موضوع سے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

الف) لشکر کے کمانڈر

روایات میں ایسے لوگوں کا نام ہے جو یا تو اس عنوان سے نام ہے جو خاص فوجی مشق کریں گے، یا کچھ لشکر کی کمانڈری کریں گے، چنانچہ اس حصے میں ان کے اسماء اور کارکردگی بیان کریں گے۔

1۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)

امیر المومنین (علیہ السلام) ایک خطبہ میں فرماتے ہیں: اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کو دجّال کے خلاف حملے میں اپنا جانشین بنائیں گے جناب عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کو شکست دینے کے لئے روانہ ہوں گے، دجال وہ ہے جو پوری دنیا پر اپنا تسلط جماکے کھیتوں کو اور انسانی نسل کو جمع کرکے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے گا، جو قبول کرلے گا، وہ اس کی عنایتوں کا مرکز ہوگا، اور جو انکار کردے گا، اسے وہ قتل کردے گا اور مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے علاوہ پوری کائنات کو درہم وبرہم کردے گا، اور جتنی ناجائز اولاد ہیں اس کے لشکر سے ملحق ہوجائیں گی۔

دجال حجاز کی سمت حرکت کرے گا،اور عیسیٰ (علیہ السلام) سے "ہرشا"میں اس سے ملاقات ہوگی تو دردناک صدا بلند کریں گے، اور ایک کاری ضرب اسے لگائیں گے، اور اسے آگ کے شعلوں میں پگھلادیں گے، جس طرح موم آگ میں پگھلتی ہے"[1]

ایسی ضرب جس سے دجال پگھل جائے یہ اس زمانے کے جدید ترین اسلحوں کے استعمال سے ہوگا ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے اعجاز کی حکایت کرے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی خصوصیت میں بیان ہوا ہے: آپ اس درجہ ہیبت رکھتے ہوں گے کہ دشمن دیکھتے ہی موت کو یاد کرنے لگے گا، یا یہ کہوں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے اس کی جان کا قصد کر لیا ہے۔[2]

2۔شعیب بن صالح

حضرت امیرالمومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "کہ سفیانی اور کالے پرچم والے ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے، جب کہ ان کے درمیان ایک بنی ہاشم کا جوان ہوگا جس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہ نشان ہوگا،اور لشکر کے آگے آگے قبیلہ بنی تمیم سے شعیب بن صالح ہوں گے"ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ ضروری نہیں ہے کہ شعیب بن صالح امام کے اصحاب ہی میں ہوں لیکن ہم اس کا جواب اس طرح دیں گے کہ دوسری روایت اس بات پر قرینہ ہے کہ وہ امام کے اصحاب میں ہیں[3]

حسن بصری کہتے ہیں: سرزمین رے میں شعیب بن صالح نامی شخص جس کے چار سبز شانے ہوں گے،اور داڑھی نہ ہوگی خروج کرے گا،اور چار ہزار کا لشکر اس کے ماتحت ہوگا،ان کے

---

(1)الشیعہ والرجعہ،ج1،ص167

(2)ابن حماد، فتن،ص161

(3)ابن حماد، فتن،ص86؛عقد الدرر،ص127؛کنزل العمال،ج14،ص588

لباس سفید اور پرچم سیاہ ہوں گے، وہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے مقدمۃالجیش میں سے ہوں گے۔[1]

عمار یاسر فرماتے ہیں: شعیب بن صالح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا علمدار ہے۔[2]
شبلنجی کہتے ہیں: حضرت مہدی کے لشکر کا پیشرو کمانڈر شعیب بن صالح ہے جو قبیلہ بنی تمیم سے ہوگا،اور جس کی داڑھی کم ہوگی۔[3]

محمد بن حنفیّہ کہتے ہیں: خراسان سے سفید پوش،اور سیاہ کمر بند والے سپاہی چلیں گے، مقدمۃالجیش کے علاوہ ایک کمانڈر شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کے نام سے ہوگا جو قبیلہ بنی تمیم سے ہے یہ لوگ سفیانی لشکر کو شکست دیکر، بھاگنے پر مجبور کریں گے، اس کے بعد بیت المقدس میں پڑاو ڈالیں گے،اور حضرت مہدی کی حکومت کی بنیاد ڈالیں گے۔[4]

3۔امام جعفر صادق (علیہ السلام)کے فرزند اسمٰعیل اور عبد ابن شریک

ابو خدیجہ کہتا ہے: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "میں نے خدا سے چاہا کہ میری جگہ (میرے بیٹے) اسماعیل (علیہ السلام) کو قرار دے، لیکن خدا نے نہیں چاہا، اور اس کے بارے میں ایک دوسرا مقام عطا کیا، وہ پہلا شخص ہے جو دس لوگوں میں حضرت کے اصحاب

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص53؛الشیعۃ والرجعہ، ج1، ص210

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص53؛الشیعۃ والرجعہ، ج1، ص211

(3) نور الابصار، ص138؛الشیعۃ والرجعہ، ج1، ص211

(4) ابن حماد، فتن، ص84؛ابن المنادی، ص47؛دارمی، سنن، ص98؛عقد الدرر، ص126؛ابن طاوس، فتن، ص49

کے ساتھ ظہور کرے گا اور عبد اللہ بن شریک ان دس میں ایک ہے جو اس کا پرچم دار ہو گا۔[1]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "گویا میں عبد اللہ بن شریک کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے ہے، اور عمامہ کا دونوں سرا شانوں پر لٹک رہا ہے، اور چار ہزار سپاہیوں کے ہمراہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے آگے آگے پہاڑ کے دامن سے اوپر چڑھ رہا ہے، اور مسلسل تکبیر کہہ رہا ہے"[2]

عبداللہ بن شریک امام باقر و امام صادق (علیہما السلام) کے حواریوں میں ہیں نیز حضرت امام سجاد و امام باقر (علیہما السلام) سے روایت بھی کی ہے یہ ان دونوں کے نزدیک مورد توجہ بھی تھے۔[3]

4۔ عقیل و حارث

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی لشکر کو تحریک کریں گے، تاکہ عراق میں داخل ہو جائیں ،جب کہ سپاہی آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے حرکت کر رہے ہوں گے، لشکر طلیعہ کا کمانڈر عقیل نامی شخص ہو گا، اور پچھلے لشکر کی کمانڈری حارث نامی شخص کے ذمّہ ہو گی۔[4]

5۔ جبیر بن خابور

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: " یہ شخص (جبیر) جبل الاھواز پر چار ہزار اسلحوں سے لیس لشکر کے ساتھ ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں، پھر یہ شخص حضرت کے ہمراہ

---

(1) الایقاظ من الھجعہ، ص266؛ کشی اختیار معرفۃ الرجال، ص217؛ ابن داود، رجال، ص206

(2) الایقاظ من الھجعہ، ص266؛ ملاحظہ ہو: بحار الانوار، ج53، ص67؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص561

(3) مستدرک علم الرجال، ج5، ص34؛ تنقیح المقال، ج2، ص189

(4) الشیعہ والرجعہ، ج1، ص158

اورآپ کے ہمرکاب دشمنوں سے جنگ کرے گا۔[1]

6۔مفضل بن عمر

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مفضل سے کہا: "تم دیگر44/آدمیوں کے ساتھ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہمراہ ہوگے، تم حضرت کے داہنے طرف امر و نہی کروگے ،اور اس زمانے کے لوگ آج کے لوگوں سے زیادہ تمہاری اطاعت کریں گے۔[2]

7۔اصحاب کہف

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)

---

(1)خرائج،ج1،ص185؛بحارالانوار،ج41،ص269؛مستدرکات، علم رجال الحدیث،2:118

جبیر بن خابور کے بارے میں کافی تلاش و تحقیق کے باوجود شیعہ و سنی کتابوں میں درج ذیل مطلب کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جبیر بن خابور معاویہ کا خزانہ دار تھا،اس کی ایک ضعیف ماں تھی جو کوفے میں رہتی تھی،ایک روز جبیر نے معاویہ سے کہا: میرا دل ماں کے لئے تنگ ہو رہا ہے؛اجازت دو،تاکہ اس کی زیارت کروں،اور جو میری گردن پر حق ہے ادا کروں۔

معاویہ نے کہا: کوفہ شہر میں کیا کام ہے ؟وہاں ایک علی ابن ابی طالب نامی جادو گر ہے مجھے اطمینان نہیں ہے کہ تم اس کے فریب میں نہ آو۔جبیر نے کہا مجھے علی سے کوئی سروکار نہیں ہے، میں صرف اپنی ماں سے ملاقات اور اس کا کچھ حق ادا کرنے جارہاہوں، جبیر اجازت لینے کے بعد عازم سفر ہوا،اس وقت کوفہ پہنچا جب حضرت علی جنگ صفین کے بعد شہر کوفہ میں گماشتے چھوڑے ہوئے تھے،اور رفت و آمد کو کنٹرول کر رہے تھے، گماشتوں نے اسے پکڑ لیا،اور شہر لے آئے علی نے اس سے کہا: "خداوند عالم کے خزانوں میں تو ایک ہے، معاویہ نے تم سے کہاہے کہ میں جادو گر ہوں" جبیر نے کہا:خدا کی قسم معاویہ نے ایسا ہی کہا ہے، حضرت نے کہا: تمہارے ہمراہ کچھ رقم تھی جسے عین التمر نامی علاقہ میں دفن کردی ہے، جبیر نے اس بات کی بھی تصدیق کی،پھر امیر المومنین نے امام حسن کو حکم دیا کہ اس کی مہمان نوازی کریں، دوسرے دن حضرت علی نے اپنے اصحاب سے کہا: یہ شخص جبل الاہواز میں" (باقی مطلب اصل متن میں موجود ہے)

(2)دلائل الامامہ، ص248؛اثبات الہداۃ،ج3،ص573

کی مدد کو آئیں گے۔[1]

ب) سپاہیوں کی قومیت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج مختلف قوم وملت سے تعلق رکھتی ہوگی اس سلسلے میں روایات مختلف ہیں کبھی عجم کا ان کے سپاہی میں نام آتا ہے، تو کبھی غیر عرب کا بعض روایتیں ملک اور شہر کا بھی نام بتاتی ہیں، کبھی خاص قوم کا جیسے بنی اسرائیل کے تائب لوگ، مسیحی مومنین، اور رجعت یافتہ لائق افراد و۔

اس فصل میں اس سلسلے میں بعض روایات ذکر کریں گے۔

1۔ایرانی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کی معتد بہ تعداد حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لشکر میں ہوگی، کیونکہ روایات میں اہل رے، خراسانا ور گنج ھای طالقان (طالقان کے خزانے) قمی، اور اہل فارس وکے ذریعہ تعبیر ہوئی ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "پرچم والی فوج جو خراسان سے قیام کرے گی کوفہ آجائے گی،اور جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے تو ان کی بیعت کرے گی۔[2]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "غیر عرب اولاد میں امام قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے چاہنے والے 313/افراد ہوں گے"[3]

---

(1) حصینی، الہدایہ، ص31؛ارشاد القلوب، ص286؛حلیۃ الابرار، ج5، ص303 با تفسیر عیّاشی،ج1، ص32؛داود رقی، نجم بن اعین، حمران بن اعین اور مسیر بن عبد العزیز جیسے ہیں جن کا روایات میں زندہ ہونے اور امام زمان (عج) کی خدمت میں حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے لہٰذا ہم آیندہ اس کی طرف اشارہ کریں گے

(2) ابن حماد، فتن، ص85؛عقد الدرر، ص129؛الحاوی للفتاوی، ج2، ص69

(3) نعمانی،غیبۃ، ص325؛اثبات الہداۃ، ج3، ص547؛بحار الانوار، ج52، ص369

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں : رسول خدا نے فرمایا : " تمہاری طاقت (مسلمانوں کی) عجم کے ذریعہ ہوگی، وہ لوگ ایسے شیر ہیں جو کبھی جنگ سے فرار نہیں کریں گے، تمہیں (عربوں کو) قتل کریں گے اور لوٹ لیں گے "[1]

حذیفہ بھی رسول خدا سے اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں ۔[2] لیکن اس روایت کی دلالت میں شک و اشکال ہے، روایت کے مطابق ایک دن ایسا آئے گا کہ ایرانی اسلام کی وسعت اور تم عربوں سے اسلام لانے کے لئے تلوار چلائیں گے، اور گردنیں اڑادیں گے، اس وقت عربوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی، اور سخت و دشوار حالات کا انھیں سامنا ہوگا۔

اگر چہ عجم غیر عرب کو کہا جاتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے، دوسری روایات کے مطابق ظہور سے قبل اور قیام کے وقت مقدمہ سازی اور راہ ہموار کرنے میں ایرانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوگا، اور زیادہ تعداد میں جنگ کے لئے آمادہ ہوں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) کے ایک خطبہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کے اسماء شہر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں : حضرت علی (علیہ السلام) نے ایک خطبہ کے ضمن میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ان ساتھیوں کا جو حضرت کے ساتھ قیام کریں گے شمار کیا، اور کہا: اھواز سے ایک آدمی شوشتر سے ایک، شیراز سے 3 آدمی ، حفص ، یعقوب ، علی نامی، اصفہان سے 4/ موسیٰ، علی، عبد اللہ و غلفان نامی، بروجرد سے ایک قدیم نامی، نہاوند سے ایک عبد الرزاق نامی، ہمدان سے تین[3] جعفر، اسحٰق، موسیٰ نامی، اور قم سے دس آدمی جو اہل بیت رسول خدا کے ہمنام

---

(1) فردوس الاخبار، ج 5، ص 366

(2) عبد الرزاق، مصنف، ج 11، ص 384؛ المعجم الکبیر، ج 7، ص 268؛ حلیۃ الاولیاء، ج 3، ص 24؛ فردوس الاخبار، ج 5، ص 445

(3) احتمال ہے کہ قبیلہ ہمدان عرب کے قبیلوں میں سے ہے

ہوں گے، ایک دوسری حدیث میں 18/آدمی مذکور ہیں۔ شیروان سے 1، خراسان سے 1، زید نامی اور پانچ زید جو اصحاب کہف کے ہمنام ہوں گے، آمل سے 1، جرجان سے 1، دامغان سے 1، سرخس سے 1، ساوہ سے 1، طالقان سے 24 آدمی، قزوین سے 2، فارس سے 1، ابھر سے 1، اردبیل سے 1، مراغہ سے 3، خوئی سے 1، سلماس سے 1، آبادان سے 3، کازرون سے 1، آدمی ہوگا۔

پھر حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے فرمایا: رسول خدا نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کی تعداد 313/ بیان کی ہے مانند یاران بدر۔ اور فرمایا: خداوند عالم انھیں مشرق و مغرب سے پلک جھپکنے سے پہلے کعبہ کے کنارے جمع کر دے گا۔[1]

حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے آغاز میں آپ کے مخصوص سپاہیوں کی تعداد 313 ہے جیسا کہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

72/افراد داخل ایران کے شہروں سے ہوں گے اور اگر دلائل الامامۃ[2] طبری کی نقل کے مطابق حساب کیا جائے یا ان شہروں کے نام کے اعتبار سے جو اس زمانے میں ایران میں شمار ہوتے تھے ایرانی سپاہیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے گی۔

اس روایت میں کبھی ایک شہر کا دو بار نام آیا ہے یا یہ کہ ایک ملک سے چند شہر کا نام ہے اس وقت ملک کا نام بھی مذکور ہے۔

روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں اس وقت کی تقسیم اور نامگذاری کا پتہ دیتی ہے آج

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص146

(2) دلائل الامامہ، ج316

کی جغرافیائی تقسیم معیار نہیں بن سکتی،اس لئے کہ نام بدل گئے ہیں کبھی ایک شہر کا نام اس وقت ملک کا نام تھا موجودہ جغرافیائی نقشہ پر ان شہروں کے نام کی مطابقت کرنے سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ حضرت کے ناصرو یاور دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔اور ممکن ہے کہ خصوصیت کے ساتھ لفظ "افرنجہ" کا روایت میں ذکر یورپ زمین کی طرف اشارہ ہو، اگر یہ بات اور مطابقت صحیح ہو تو روایت کا جملہ "لو خلیت قلبت" با معنی ہو جائے گا اس لئے کہ زمین کسی وقت نیک افراد سے خالی نہیں رہے گی ورنہ نابود و فنا ہو جائے۔

دوسری روایات میں خصوصاً شہروں کے نام مذکور ہیں کہ یہاں پر چند شہروں کے نام مانند قم ،خراسان اورطالقان پر اکتفاء کرتے ہیں۔

قم

امام جعفر صادق (علیہ السلام) "قم" کے بارے میں فرماتے ہیں : شہر قم پاکیزہ و مقدس ہے کیا تمھیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر ومددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں ؟"[1]

عفان بصری کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) مجھ سے فرماتے تھے : "کیا تم جانتے ہو کہ شہر قم کو "قم" کیوں کہتے ہیں ؟ میں نے عرض کیا : خدااور رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں، توآپ نے کہا : "اس لئے کہ قم کے لوگ قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ رہیں گے اور ان کی ثبات قدمی کے ساتھ مدد کریں گے"[2]

خراسان

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : رسول خدانے فرمایا کہ خراسان میں

---

(1) عن ابی عبداللہ الصادق علیہ السلام "تربۃ قم مقدسۃ اماوانھم انصار قائمنا و دعاۃ حقنا"؛ بحارالانوار،ج60، ص218

(2) بحارالانوار، ج60، ص216

ایسے خزانے ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ایسے ہیں جن کا عقیدہ خدااور رسول پر ان کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔[1] شاید ان کی مراد یہ ہو کہ ان کا خدا ورسول پر اعتقاد اشتراکی ہو یا یہ کہ سب کو خداوند عالم مکہ میں یکجا کردے گا۔

طالقان

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "طالقان والوں کے لئے مژدہ و خوشخبری ہے! اس لئے کہ خدا وند عالم کا وہاں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے؛ یعنی وہاں مومنین ہیں جو خدا کو حق کے ساتھ پہچانتے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے یاور ومددگار ہوں گے "[2]

2۔ عرب

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ قیام کے بارے میں عربوں سے متعلق دو طرح کی روایتیں ہیں بعض حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انقلاب میں ان کی عدم شرکت پر دلالت کرتی ہیں، اور کچھ روایتیں عرب ممالک کے کچھ شہروں کا نام بتاتی ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ حضرت کی پشت پناہی میں قیام کریں گے۔

جو روایات عربوں کے شرکت نہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں، اگر سند صحیح ہو تو بھی قابل توجیہ ہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے آغاز قیام میں مخصوص سپاہیوں میں عرب شامل نہ ہوں، جیسا کہ شیخ حر عاملی اپنی کتاب اثبات الہداۃ میں ایسی ہی تشریح کرتے ہیں، اور جو عربی شہروں کے روایت میں نام بتائے گئے ہیں ممکن ہے وہاں سے غیر عرب سپاہی حضرت کی مدد کے لئے آئیں

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص147؛ روضۃ الواعظین، ص310؛ بحار الانوار، ج52، ص304

(2) کشف الغمہ، ج3، ص268؛ کنزل العمال، ج14، ص591؛ شافعی، بیان، ص106؛ ینابیع المودۃ، ص91

نہ وہ لوگ جو اصل عرب ہوں یا یہ کہ اس سے مراد عربی حکومتیں ہیں۔اس طرح کی روایات پر توجہ کیجئے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "عربوں سے بچو اس لئے کہ ان کا مستقبل خراب و خطرناک ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ قیام نہیں کرے گا"[(1)]

شیخ حر عاملی فرماتے ہیں: شاید امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی گفتگو کا مطلب یہ ہو کہ آغاز قیام میں وہ شرکت نہیں کریں گے، یا کنایہ ہو کہ اگر شرکت کریں گے تو ان کی تعداد کم ہو گی۔

رسول خدا فرماتے ہیں : سر زمین شام سے شریف و بزرگ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے متمسک ہوں گے، نیز شام کے اطراف سے مختلف قبیلے کے لوگوں کے دل فولاد کے مانند ہیں، وہ لوگ شب کے پاکیزہ سیرت اور دن کے شیر ہیں"[(2)]

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : 313/ افراد جنگ بدر والوں کی تعداد میں رکن و مقام (کعبہ) کے درمیان حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی بیعت کریں گے،ان لوگوں میں بعض بزرگ مصر اور بعض نیک خو شام سے اور بعض پاکیزہ سیرت عراق سے ہوں گے، حضرت جب تک خدا کی مرضی ہو گی حکومت کریں گے"[(3)]

نیز امام محمد باقر(علیہ السلام) شہر کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں :"جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو خداوند عالم 70/ہزار افراد کو کوفہ کی پشت سے (نجف) جو سچے اور صادق ہوں گے مبعوث کرے گا وہ لوگ حضرت کے اصحاب و انصار میں ہوں گے" (4)

---

(1) طوسی، غیبۃ، ص284؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص517؛ بحار الانوار، ج52، ص333

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص142؛ بحار الانوار، ج52، ص304

(3) طوسی، غیبۃ، چاپ جدید، ص477؛ بحار الانوار، ج52، ص334؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص518

(4) ابن طاوس، ملاحم، ص43؛ ینابیع المودۃ، ج2، ص435؛ الشیعہ والرجعہ، ج1، ص456

مختلف ادیان کے پیروکار

مفضل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "جب قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو کچھ لوگ کعبے کی پشت سے ظاہر ہوں گے جو درج ذیل ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے 28/آدمی۔ جو حق کا فیصلہ کریں گے، 7/آدمی اصحاب کہف سے، یوشع جناب موسیٰ کے وصی، مومن آل فرعون، [2]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "ارواح مومنین آل محمد کو رَضوی نامی پہاڑ میں مشاہدہ کریں گی، اور انھیں کے کھانے اور پانی سے شکم سیر ہوں گی، ان کی مجلسوں میں شرکت کریں گی، اور ان سے ہم کلام ہوں گی، جب تک کہ ہمارے قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام نہ کریں، جب خداوند عالم ان کو مبعوث کرے گا تو، گروہ در گروہ آکر حضرت کی دعوت قبول کریں گی اور حضرت کے ساتھ آئیں گی، اس وقت باطل عقیدے والے شک و تردید میں پڑ جائیں گے اور پارٹیاں، احزاب، حمایت، طرفداری اور پیروی کے دعویدار ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے، اور مقرب الٰہی (مومنین) نجات پائیں گے" [3]

ابن جریح کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے بارہ 12/ قبیلوں نے اپنے نبی کو قتل کر ڈالا، اور کافر ہو گئے، تو ایک قبیلہ اس رفتار سے پشیمان ہوا، اور اپنے گروہ سے بیزار ہو کر خداوند عالم سے خود کو دیگر قبیلوں سے جدا ہونے کی درخواست کی خداوند عالم نے زمین کے

---

(1) اس کا نام سماک بن خرشہ ہے، مرحوم مامقانی اس کے بارے میں کہتے ہیں: میں اسے اچھا سمجھتا ہوں (تنقیح المقال، ج2، ص68)

(2) روضۃ الواعظین، ج2، ص266

(3) کافی، ج3، ص131؛ الایقاظ، ص290؛ بحار الانوار، ج27، ص308

نیچے ایک سرنگ بنادی اور وہ لوگ ڈیڑھ سال تک اس میں چلتے رہے، یہاں تک کہ سرزمین چین کی پشت سے باہر آئے اور ابھی وہیں زندگی گذار رہے ہیں، وہ لوگ مسلمان ہیں، اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔[1]

بعض لوگ کہتے ہیں : جبرئیل شب معراج، رسول خدا کو ان کے پاس لے گئے، تو حضرت نے قرآن کے مکی سوروں میں سے دس سورہ کی تلاوت کیتو وہ لوگ ایمان لے آئے، اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی، رسول خدا نے انھیں حکم دیا کہ یہیں پر قیام کریں، اور سنیچر کو (یہودیوں کی تعطیل کے روز) اپنے کاموں کو ترک کردیں، نماز بر پا کریں، اور زکاۃ دیں، ان لوگوں نے بھی قبول کیا، اور اس وظیفے کو انجام دیا[2] اور ابھی کوئی دوسرا فریضہ واجب نہیں ہوا تھا۔

ابن عباس کہتے ہیں: آیہ مبارکہ (وَ قُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِی اِسْرَائِیل اسْکُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَاْ جَاءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَاْ بِکُمْ لفیفاً)[3] اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اس زمین پر سکونت اختیار کریں اور جب وعدہ آخرت آپہنچے گا تو وہاں سے تمہیں بلالیں گے۔

لوگوں نے کہا ہے کہ آخری وعدہ سے مراد، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا ظہور ہے، کہ جب آنحضرت کے ساتھ بنی اسرائیل قیام کریں گے؛ لیکن ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ قیام کریں گے۔[4]

---

(1) بحارالانوار، ج54، ص316

(2) بحارالانوار، ج54، ص316

(3) سورہ اسراء (بنی اسرائیل) آیت 104

(4) بحارالانوار، ج54، ص316

آیہ شریفہ (وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهِىں يَعْدِلُوْن)۔[1] "حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے ایک ایک گروہ ہدایت پائے گا اور اس دین کی طرف لوٹ آئے گا (لوگوں کو دین اسلام اور قرآن کی دعوت دیں گے)

مرحوم مجلسی فرماتے ہیں: وہ امت کون ہے اس میں اختلاف نظر ہے۔

بعض جیسے ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ وہی قوم ہے جو چین کی طرف زندگی گذارتی ہے، نیز ان کے اور چین کے درمیان ریتیلے بیابان کا فاصلہ ہے، وہ لوگ کبھی حکم الٰہی میں تبدیلی نہیں لائیں گے۔[2]

امام محمد باقر (علیہ السلام) ان کی وصف میں فرماتے ہیں: "وہ لوگ کسی مال کو اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے، مگر یہ کہ اپنے دینی بھائی کو اس میں شریک کریں، وہ رات کو آرام اور دن کو کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں لیکن ہم میں سے کوئی ان کی سرزمین تک اور ان میں سے کوئی ہماری سرزمین تک نہیں آئے گا، وہ لوگ حق پر ہیں۔[3]

آیہ شریفہ (وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصَارٰىٓ اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّامِمَّا ذُكِرُوْ ا بِه)۔[4]

ان میں سے بعض نے کہا: ہم عیسائی ہیں، تو ہم نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ وہ کتاب الٰہی اور رسول خدا کے پیرو رہیں گے، ان لوگوں نے انجیل میں مذکور پند و نصیحت کو بھلا دیا اور حق کے مخالف ہو گئے۔

---

(1) سورہ اعراف، آیت 159

(2) بحارالانوار، ج54، ص316

(3) بحارالانوار، ج54، ص316

(4) سورہ مائدہ، آیت 14

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "نصارٰی اس راہ و روش کو یاد کریں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ ہو جائیں گے"[1]

4۔ جابلقا و جابرسا۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "خدا وند عالم کا مشرق میں جابلقا نامی شہر ہے اس میں بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں ایک در سے دوسرے در کا فاصلہ ایک فرسخ ہے۔ہر در پر ایک بر جی ہے جس میں 12/ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے وہ اپنے تمام جنگی سامان و ہتھیار و تلوار سے آمادہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے منتظر ہیں، نیز خداوند عالم کا ایک شہر جابرسا نامی مغرب میں ہے (انھیں تمام خصوصیات کے ساتھ) اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں"۔[2]

اس کے علاوہ متعدد روایات پائی جاتی ہیں کہ ان شہروں اور زمینوں کے علاوہ بھی شہروں کا وجود ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے، مزید معلومات کے لئے بحار الانوار کی 54ویں جلد کا مطالعہ کیجئے تمام روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) پوری دنیا میں آمادہ لشکر اور چھاونی رکھتے ہیں جو ظہور کے وقت جنگ کریں گے، لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برسوں پہلے مر چکے ہیں، خداوند عالم انھیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مدد کے لئے دو بارہ زندہ کرے گا، اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے، اور رجعت کریں گے،[3]

---

(1) کافی، ج5، ص352؛ التہذیب، ج7، ص405؛ الوسائل الشیعہ، ج14، ص56؛ نورالثقلین، ج1، ص601؛ تفسیر برہان، ج1، ص454؛ ینابیع المودۃ، ص422

(2) بحار الانوار، ج54، ص334 وج26، ص47

(3) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اسی دنیا میں حضرت مہدی (عج) کے ظہور کے بعد کچھ مومنین اور کچھ کفار دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، اور دنیا میں واپس آئیں گے اس سلسلے میں دسیوں روایتیں موجود ہیں، مرحوم آیۃ اللہ والد محترم نے شیعہ و رجعت کی دوسری جلد میں بسط و تفصیل سے گفتگو کی ہے آخر میں اس کتاب کو حجۃ الاسلام میر شاہ ولد نے ستارہ درخشاں کے نام سے ترجمہ کرکے شائع کیا ہے اور 15/ سال قبل اس ناچیز کی طرف سے رجعت اور نظر شیعہ کے عنوان سے ایک جزوہ شائع ہوا ہے جو والد مرحوم کی تقریروں اور نوشتوں سے مستفاد ہے

اور مشغول جہاد ہو جائیں گے۔[1]

نیز حمران اور میسر کے بارے میں فرماتے ہیں: گویا حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ تلوار ہاتھوں میں لئے صفا و مروہ کے درمیان لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں۔"[2]

آیۃ اللہ خوئی معجم الرجال الحدیث میں ((یخبطان الناس)) شمشیر سے مارنے کی تفسیر کرتے ہیں۔[3]

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے داود رقی کی طرف نگاہ کرکے کہا: "جو حضرت قائم کے انصار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔(یعنی یہ شخص حضرت کے ناصروں میں ہے) اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔"[4]

ج) سپاہیوں کی تعداد

حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لشکر اور ان کے ساتھیوں کے سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں، بعض روایتیں 313/ کی تعداد بتاتی ہیں بعض دس ہزار اور اس سے زیادہ بتاتی ہیں۔ یہاں پر دو نکتے قابل ذکر ہیں۔

---

(1) الایقاظ من الھجعہ، ص269

(2) کشی، رجال، ص402؛الخلاصہ، ص98؛قہپائی، رجال، ج2، ص289؛الایقاظ، ص284؛بحارالانوار، ج54، ص4؛ معجم رجال الحدیث، ج6، ص259

(3) داود کے ثقہ ہونے کے سلسلے میں علماء رجال نے شرح و بسط سے گفتگو کی ہے بعض نے اس روایت کو ضعیف اور بعض نے اسے موثق جانا ہے، دوسری روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: "داود کا میرے نزدیک وہی مقام ہے جو مقداد کا رسول اللہ کے نزدیک تھا(تنقیح المقال، ج2، ص414)

(4) الایقاظ، ص264

الف) روایت میں 313/ کی تعداد حضرت کے خاص الخاص جو آغاز قیام میں حضرت کے ہمراہ ہوں گے اور وہی لوگ امام زمانہ کی عالمی حکومت میں کار گزاروں میں ہوں گے ؛(یعنی وزراء سفراؤ)

جیسا کہ مرحوم اردبلی کشف الغمہ میں فرماتے ہیں : دس ہزار والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے سپاہیوں کی تعداد 313/ میں محدود نہیں ہے ، بلکہ یہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو حضرت کے قیام کے آغاز میں ان کے ہمراہ ہوں گے۔

ب) چار ہزار ، دس ہزار سپاہیوں کی تعداد و جیسا کہ بعض روایات میں بیان کیا گیا ہے حضرت مہدی (عج) کی پوری فوج کی تعداد نہیں ہے؛بلکہ جس طرح روایات سے استفادہ ہوتا ہے۔کہ ان میں سے ہر ایک شمارہ ان افواج کی نشاندہی کرتا ہے جو ظہور کے وقت یا جنگ کے کسی خاص موقع پر دنیا کے گوشہ سے شریک ہوں گے شاید اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو جسے ہم نہیں جانتے اور وہ حضرت کے ظہور کے وقت روشن ہو۔

1۔ مخصوص افواج

ظبیان کے بیٹے یونس کہتے ہیں : میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار کی بات چلنے لگی تو آپ نے کہا: "ان کی تعداد 313/ ہے ان میں سے ہر ایک خود کو 300 / میں سمجھتا ہے" [1]

دو احتمال پائے جاتے ہیں:

1۔ ہر ایک کی جسمی توانائی 300/ سو کے برابر ہے جیسا کہ اُس وقت ہر مومن کی توانائی 40/ مرد کے برابر ہوگی،

2۔ہر ایک 300/ سو فوج رکھتے ہیں کہ خود کو 300/ کی تعداد کے درمیان دیکھتے ہیں جو ان

---

(1) دلائل الامامہ، ص320؛المحجہ، ص46

کے ماتحت ہیں اس احتمال کی بناء پر وہ لوگ 300/ پر الگ الگ مشتمل فوج کی کمانڈری کریں گے ،اور احتمال ہے کہ وہی ظاہر لفظ مراد ہو یعنی ہر ایک خود کو 300/ میں ایک سمجھتا ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔

امام زین العابدین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جو لوگ حضرت کی مدد کے لئے اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے ان کی تعداد 313/ کی تعداد اہل بدر کی تعداد ہے،اور اس شب کی صبح یعنی دوسرے دن وہ مکہ میں اکٹھا ہوں گے۔[1]

امام جواد (علیہ السلام) فرماتے ہیں: رسول خدا نے فرمایا : امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) سرزمین تھامہ سے ظہور کریں گے، اس میں سونے اور، چاندی کے علاوہ خزانہ ہے،وہ لوگ اصحاب بدر کی تعداد میں قوی گھوڑے اور نامی گرامی مرد ہیں، وہ 313/ میں جو دنیا سے ان کے ارد گرد آئیں گے مہر کردہ کتاب حضرت کے ساتھ ہے، جس پر ساتھیوں کی تعداد نام اور شہر، قبیلہ، کنیت نیز تمام پہچان کے ساتھ اس پر لکھی ہوئی ہے،وہ سب کے سب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی اطاعت کے لئے کوشش کریں گے "[2] رسول خدا فرماتے ہیں "لوگ پرندوں کی مانند ان کے گرد جمع ہو جائیں گے، تاکہ 314/ مرد جس میں عورتیں بھی ہوں گی ان کے پاس آئیں گے، اور آنحضرت ہر ظالم اور اولاد ظالم پر کامیاب ہوں گے،اور ایسی عدالت قائم ہوگی کہ لوگ آرزو کریں گے کہ کاش مردے زندوں کے درمیان ہوتے،اور عدالت سے فیضیاب ہوتے"[3]

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے 313/ساتھی جو اہل بدر کی تعداد میں ہیں ۔کے ہمراہ کسی آگاہی اور پہلے سے کوئی وعدہ کئے بغیر ظاہر ہو جائیں گے ؛جب کہ وہ بہار کے بادل کی طرح پراکندہ ہیں وہ لوگ دن کے شیر اور رات کے راز و نیاز کرنے والے ہیں۔"[4]

---

(1) کمال الدین، ج2، ص654؛عیاشی، تفسیر ،ج2،ص56؛نور الثقلین، ج1،ص139و ج4، ص94؛بحارالانوار، ج25، ص323

(2) عیون اخبار رضا،ج1، ص59؛بحارالانوار،ج52، ص310

(3) مجمع الزوائد،ج7،ص315

(4)ابن طاوس،ملاحم، ص64؛الفتاوی الحدیثیہ،ج31

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "عنقریب 313/آدمی تمہاری مسجد (مکہ) میں آئیں گے، مکہ والے جانتے ہیں کہ یہ اپنے آباو واجداد کی طرف منسوب نہیں ہیں، (اور مکہ والوں میں سے بھی نہیں ہیں) ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک تلوار ہوگی، اور تلوار پر لکھا ہوگا کہ اس کلمہ سے ہزار کلمے (مشکل) حل ہوں گے"[1]

بعض روایات میں ان بعض کا نام بھی درج ہے کہ اس سلسلے میں دو روایت پر اکتفاء کر رہا ہوں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) مفضل بن عمر سے فرماتے ہیں: تم اور 44/آدمی اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوستوں اور چاہنے والوں میں سے ہوں گے۔ شاید 44 کی تعداد سے مراد امام جعفر صادق کے اصحاب ہوں۔[2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو 27/آدمی کعبہ کی پشت سے ظاہر ہوں گے اور 25/آدمی موسیٰ کی قوم سے، جو سارے کے سارے حق کے ساتھ قاضی اور عادل ہوں گے، زندہ ہوں گے اور 7/آدمی اصحاب کہف سے، یوشع وصی موسیٰ، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر دنیا میں لوٹائے جائیں گے،[3] اور بعض روایات میں مقداد بن اسود کا بھی نام ہے، روایات کے مطابق فرشتے نیک لوگوں کو مقامات مقدسہ (کعبہ) میں منتقل کریں گے۔[4]

اس بناء پر شاید ان کے جسم کعبہ کے کنارے منتقل کئے جاچکے ہیں، اور ان کا دوبارہ زندہ ہونا

---

(1) کمال الدین، ج2، ص671؛ بصائر الدرجات، ص311؛ بحار الانوار، ج52، ص286

(2) دلائل الامامہ، ص248؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص573

(3) روضۃ الواعظین، ص266؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص55

(4) درر الاخبار، ج1، ص258

اور رجعت بھی وہیں سے ہوگی، ایک دوسری روایت کے مطابق، شاید یہ جگہ کوفہ شہر کی پشت (نجف) ہو، تو پھر روایت کے معنی صحیح ہو جائیں گے، اس لئے کہ ان کے جسم وہاں یعنی نجف اشرف منتقل ہو چکے ہیں، شایان ذکر یہ ہے کہ یہ لوگ زمانے کے طاغوت کے خلاف سیاسی اور فوجی سابقہ رکھتے ہیں، خصوصا ! ، سلمان فارسی، ابو دجانہ ،مالک اشتر ، مقداد جنھوں نے صدر اسلام کی جنگوں میں شرکت کی ہے، اور اپنی ہدایت و راہنمائی کا اظہار کیا ہے، بعض لوگ تو کمانڈری کا بھی سابقہ رکھتے ہیں۔

2۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج

ابو بصیر کہتے ہیں : ایک کوفے کے رہنے والے نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے پوچھا: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ کتنے لوگ قیام کریں گے؟ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہمراہ اہل بدر کی تعداد کے بقدر سپاہی ہوں گے یعنی 313/آدمی، امام (علیہ السلام) نے کہا: "حضرت مہدی توانا اور قوی فوج کے ساتھ ظہور کریں گے، اور یہ قوی فوج دس ہزار سے کم نہ ہوگی"[1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: جب خداوند عالم حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو قیام کی اجازت دے گا تو 313/ افراد ان کی بیعت کریں گے، آنحضرت مکہ میں اس وقت تک توقف کریں گے جب تک کہ ان کے اصحاب کی تعداد دس ہزار نہ ہو جائے، پھر اس وقت مدینہ کی سمت حرکت کریں گے۔[2]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کم سے کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ 15/ہزار لشکر کے ساتھ ظہور کریں گے، آپ کی فوجی طاقت کا

---

(1) کما ل الدین ،ج2،ص654؛عیاشی ، تفسیر، ج1،ص134؛نور الثقلین ،ج4،ص98؛ج1، ص340؛العدد القویہ، ص65؛اثبات الہداۃ،ج3،ص548

(2)المتجاد،ص511

رعب و دبدبہ سپاہیوں کے آگے آگے ہوگا، کوئی دشمن ان کے سامنے نہیں آئے گا، مگر شکست کھا جائے گا، آنحضرت اور آپ کے سپاہی راہ خدا میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے، آپ کے لشکر کا نعرہ ہوگا ((مار ڈالو مار ڈالو)) (1)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت اس وقت ظہور کریں گے جب ان کی تعداد پوری ہو جائے گی" راوی نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی ہے؟ حضرت نے کہا: ((دس 10/ہزار)) (2)

شیخ حر عاملی کہتے ہیں: روایت میں مکمل فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ (3)

3۔ حفاظتی گارڈ

کعب کہتے ہیں: ایک ہاشمی مرد بیت المقدس میں ساکن ہوگا، اس کی محافظ فوج کی تعداد 12/ہزار ہے، اور ایک دوسری روایت میں محافظوں کی تعداد 36/ ہزار ہے، اور بیت المقدس تک منتہی ہونے والے ہر بڑے راستوں پر 12/ہزار فوج لگی ہوگی۔ (4)

البتہ کلمہ حرس جو روایت میں آیا ہے، اعوان و انصار کے معنی میں بھی ہے، اگر چہ یہ معنی حدیث کے عنوان سے مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے اعوان و انصار مراد ہوں۔

د) سپاہیوں کا اجتماع

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لشکر والے دنیا کے گوشہ و کنار سے ان کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے حضرت کے سپاہی کس طرح قیام اور مکہ میں کیسے جمع

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص 65

(2) نعمانی، غیبۃ، ص 307؛ اثبات الہداۃ، ج 3، ص 545

(3) اثبات الہداۃ، ج 3، ص 578؛ بحار الانوار، ج 52، ص 367، 307؛ بشارۃ الاسلام، ص 190

(4) ابن حماد، فتن، ص 106؛ عقد الدرر، ص 143

ہو جائیں گے مختلف روایتیں ہیں؛ بعض لوگ رات کو بستر پر سوئیں گے، اور امام کے حضور حاضر ہوں گے؛ بعض طی الارض (کم مدت میں طولانی سفر کا ہونا) کے ذریعہ حضرت سے جاملیں گے، اور بعض افراد قیام سے آگاہ ہونے کے بعد بادلوں کے ذریعہ حضرت کے پاس آئیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت مہدی کو خروج اور قیام کی اجازت دی جائے گی تو عبری زبان میں خدا کو پکاریں گے، اس وقت ان کے اصحاب، جن کی تعداد 313/ ہے اور بادلوں کے مانند پراکندہ ہیں =آمادہ ہو جائیں گے، یہی لوگ پرچم دار اور کمانڈر ہیں، بعض لوگ رات کو بستر سے غائب ہو جائیں گے، اور صبح کو خود کو مکہ میں پائیں گے، اور بعض لوگ دن میں بادل پر سوار دیکھائی دیں گے، یہ اپنے نام و نسب اور شہرت سے پہچانے جائیں گے"[1]

مفضل بن عمر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاوں؛ کون گروہ ایمان کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر فائز ہو گا؟آپ نے فرمایا: جو ابر کی بلندی پر سوار ہوں گے وہی لوگ غائب ہونے والوں میں ہیں، جن کی شان میں یہ آیہ کریمہ ہے:(اَیْنَ مَا تَکُوْنُوا یَاتِ بِکُمُ اللّٰہ جمیعاً)؛[1]

"تم لوگ جہاں بھی ہوگے خداوند عالم یکجا کردے گا"

رسول خدا فرماتے ہیں: تمہارے بعد ایسا گروہ آئے گا، کہ زمین ان کے قدموں تلے سمٹے گی، اور دنیا ان کا استقبال کرے گی، فارس کے مرد و عورت ان کی خدمت کریں گے، زمین

---

(1) کمال الدین ،ج2،ص672؛عیاشی ، تفسیر ،ج1،ص67؛نعمانی ،غیبۃ، ص315؛بحار الانوار، ج2، ص368؛ کافی، ج8، ص313؛المحجۃ،ص19

(2) سورہ بقرہ،آیت148

پلک جھپکنے سے پہلے سمٹ جائے گی، اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی ایک آن میں سیر کرلے گا، وہ لوگ اس دنیا کے نہیں ہیں، اور نہ ہی اس میں ان کا کوئی حصہ ہے"[1]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے شیعہ اور ناصر دنیا کے گوشے سے ان کی طرف آئیں گے، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی، اور طی الارض کے ذریعہ امام تک پہنچ جائیں گے، اور آپ کی بیعت کریں گے"[2]

عجلان کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں: امام صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی بات چلی تو میں نے حضرت سے کہا: حضرت کے ظہور سے ہم کیسے با خبر ہوں گے؟ آپ نے کہا: صبح کو اپنے تکیہ کے نیچے ایک خط پاوگے جس میں تحریر ہوگا کہ حضرت مہدی کی اطاعت اچھا اور نیک کام ہے"[3]

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خدا کی قسم اگر ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم، شیعوں کو تمام شہروں سے ان کے قریب کر دے گا،[4] نیز امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب ہمارے شیعہ، چھتوں پر سوئے ہوں گے تو اچانک ایک شب بغیر کسی وعدہ کے، حضرت کے پاس لائے جائیں گے، اس وقت سبھی صبح کے وقت حضرت کے پاس ہوں گے۔[5]

---

(1) فردوس الاخبار، ج2، ص449

(2) روضۃ الواعظین، ج2، ص263؛ متقی ہندی، برہان، ص145 عقد الدرر، ص65

(3) بحار الانوار، ج52، ص324؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص582؛ ترجمہ جلد 13؛ بحار الانوار، ص916

(4) مجمع البیان، ج1، ص231؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص524؛ نور الثقلین، ج1، ص140؛ بحار الانوار، ج52، ص291

(5) نعمانی، غیبۃ، ص316؛ بحار الانوار، ج52، ص198؛ بشارۃ الاسلام، ص198

ھ) سپاہیوں کی قبولیت کے شرائط اور امتحان

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار = جن کی تعداد 313/ ہے = ان (حضرت) کی سمت جائیں گے، اور اپنی گمشدہ چیز پالیں گے، اور سوال کریں گے: کیا تمہیں مہدی موعود ہو؟ تو آپ فرمائیں گے: ہاں، میرے ساتھیو! اس کے بعد دوبارہ غائب ہو کر مدینہ چلے جائیں گے، جب حضرت کے انصار کو خبر ہو گی، راہی مدینہ ہو جائیں گے اور جب وہ لوگ مدینہ پہنچیں گے، تو امام پوشیدہ طور پر مکہ واپس آجائیں گے، انصار حضرت سے ملنے کے لئے مکہ جائیں گے، پھر دوبارہ حضرت مدینہ آجائیں گے، اور جب چاہنے والے مدینہ پہنچیں گے تو حضرت مکہ کا قصد کرلیں گے اسی طرح تین بار تکرار ہو گی۔

امام (علیہ السلام) اس طرح چاہنے والوں کو آزمائیں گے، تاکہ ان کی پیروی واطاعت کا معیار معلوم ہو جائے، اس کے بعد صفاو مروہ کے درمیان، کعبہ میں ظاہر ہوں گے، اور اپنے چاہنے والوں سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کروں گا جب تک تم لوگ شرائط کے ساتھ میری بیعت نہ کرو، اور اس پر پابند نہ رہو، اور ذرا بھی کوئی تبدیلی نہ ہو میں بھی آٹھ چیزوں کا وعدہ کرتا ہوں تو سارے اصحاب جواب دیں گے: ہم مکمل تسلیم ہیں، اور آپ کی پیروی کریں گے، جو شرائط رکھنا چاہیں رکھ دیں بتایئے وہ شرائط کیا ہیں؟

حضرت مکہ میں صفا پہاڑی کی طرف جائیں گے تو ان کے انصار بھی پیچھے پیچھے جائیں گے وہاں ان سے مخاطب ہو کر کہیں گے: "تم سے ان شرائط کے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہوں:

1۔میدان جنگ سے فرار نہیں کروگے۔
2۔چوری نہیں کروگے۔
3۔ناجائز کام نہیں کروگے۔
4۔حرام کام نہیں کروگے۔
5۔منکر و بُرے کام انجام نہیں دوگے۔
6۔کسی کو ناحق نہیں ماروگے۔
7۔سونا چاندی ذخیرہ نہیں کروگے۔
8۔جو، گیہوں ذخیرہ نہیں کروگے۔
9۔کسی مسجد کو خراب نہیں کروگے۔
10۔ناحق گواہی نہیں دوگے۔
11۔کسی مومن کو ذلیل و خوار نہیں کروگے۔
12۔سود نہیں کھاوگے۔
13۔سختی و مشکلات میں ثابت قدم رہوگے۔
14۔خداپرست و یکتاپرست انسان پر لعنت نہیں کروگے۔
15۔شراب نہیں پیوگے۔
16۔سونے سے بنا لباس نہیں پہنوگے۔
17۔حریر و ریشم کا لباس نہیں پہنوگے۔
18۔بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کروگے۔

19۔خون حرام نہیں بہاوگے۔

20۔کافر ومنافق سے اتحاد نہیں کروگے۔

21۔خز کا لباس نہیں پہنوگے۔

22۔مٹی کو اپنی تکیہ نہیں بناوگے (شاید اس معنی میں ہو کہ فروتن وخاکسار رہوگے)

23۔ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کروگے۔

24۔نیکی کا حکم دوگے اور بُرائی سے روکوگے۔

اگران شرائط کے پابند ہو، اور ایسی رفتار رکھوگے، تو مجھ پر واجب ہوگا کہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنا ناصر نہ بناوں اور میں وہی پہنوں گا جو تم پہنوگے، اور جو تم کھاوگے وہی کھاوں گا، اور جو سواری تم استعمال کروگے وہی میں استعمال کروں گا، جہاں تم رہوگے وہیں میں بھی رہوں گا، جہاں تم جاوگے وہاں میں جاوں گا، اور کم فوج پر راضی وخوشحال رہوں گا، نیز زمین کو عدل وانصاف سے بھر دوں گا، جس طرح ظلم وستم سے بھری ہوگی، اور خدا کی ویسی ہی عبادت کروں گا جس کا وہ حقدار ہے، جو میں نے کہا اسے پورا کروں گا، تم بھی اپنے عہد وپیمان کو پورا کرنا۔اصحاب کہیں گے جو آپ نے فرمایا ہم اس پر راضی اور آپ کی بیعت کرتے ہیں،اس وقت امام (علیہ السلام) ایک ایک چاہنے والوں سے (بیعت کی علامت کے ساتھ) مصافحہ کریں گے۔[1]

لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حضرت امام (علیہ السلام) نے یہ شرائط وامتحان اپنی خاص فوج کے لئے رکھی ہیں، اس لئے کہ امام (علیہ السلام) کی حکومت کے کار گزاروں میں وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کردار سے دنیا میں عدالت برقرار کرنے کے لئے ایک موثراقدام کریں گے۔

لیکن اس روایت کی سند قابل تامل ہے اس لئے کہ یہ "خطبۃ البیان" سے ماخوذ ہے جس کو بعض لوگوں نے ضعیف سمجھا ہے، اگرچہ بعض بزرگوں نے اس کا دفاع کرکے قوی بنانے کی

---

(1)الشیعہ والرجعہ، ج1، ص157؛ عقدالدرر، ص96

کوشش کی ہے۔[1]

و) سپاہیوں کی خصوصیت

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے اصحاب وانصار کی بہت زیادہ ہی خصوصیت بیان کی گئ ہے، مگر ہم کچھ کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں :

1۔عبادت وپرہیزگاری

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت کے اصحاب کی توصیف فرماتے ہیں وہ لوگ شب زندہ دارانسان ہیں۔جو راتوں کو قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں۔اور نماز کے وقت شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناتے ہیں اور صبح کے وقت گھوڑوں پر سوار اپنی (وظیفوں کو) ماموریت انجام

---

(1) والد مرحوم نے الشیعہ والرجعہ کی پہلی جلد کے حاشیہ پر، خطبہ بیان کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے: ہم نے یہ خطبہ شیخ محمد یزدی کی کتاب دوحۃ الانوار سے نقل کیا ہے؛لیکن اسی کتاب میں منحصر نہیں ہے بلکہ دیگر کتابوں میں بھی درج ہے جیسا کہ آقا بزرگ تہرانی الذریعہ کی ساتویں جلد میں چند کتابوں کا تذکرہ کرتے ہیں :

1۔ قاضی سعید قمی در شرح حدیث غمامہ م1103ھق؛2۔ محقق قمی در جامع الشتات، ص7723۔ایک نسخہ کتاب خانہ امام رضا علیہ السلام تاریخ729ھق؛

4۔ایک نسخہ خط علی بن کمال الدین تاریخ923ھق؛5۔خلاصہ الترجمان 6۔ معالم التنزیل

اس خطبے میں ایسی عبارتیں ہیں جو توحید سے ہم آہنگ نہیں ہیں لیکن تمام نسخوں میں یہ عبارتیں نہیں ہیں، بلاتردید یہ غالیوں کی گڑھی باتیں ہیں"انا مورق الاشجار و مثمر الثمار "اس طرح کی روایت کثرت سے ہے"بنا اثمرت الاشجار و اینعت الثمار "اور زیارت مطلقہ میں اس طرح آیا ہے"وبکم تنبت الارض اشجار ھا و بکم تخرج الاشجار و اثمارھا"اورزیارت رجبیہ میں"انا سائلکم و املکم فیما الیکم التفویض وعلیکم التعویض،فبکم یجبر المھیض و یشفی المریض و"اس لحاظ سے جو بات بھی قرآن کے خلاف ہو اور اس کی صحیح تاویل بھی نہ ہو تو بھی معصومین علیہم السلام اس سے بَری ہیں لیکن اس خطبہ کی عبارت کا جعلی ہونا تمام خطبہ کی صحت کو مخدوش نہیں کر سکتا

دیئے جاتے ہیں، وہ لوگ رات کے عبادت گزار، پاکیزہ نفس اور دن کے دلاور و شیر ہیں اور خوف الٰہی سے ایک خاص کیفیت پیدا کر چکے ہیں، خداوند عالم ان کے ذریعہ امام برحق کی مدد کرے گا۔[1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : "گویا قائم آل محمد (علیہم السلام) اور ان کے چاہنے والوں کو شہر کوفہ کی پشت پر دیکھ رہا ہوں ،یوں کہئے کہ فرشتے ان کے سروں پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں، اور ان کی پیشانی پر سجدہ کا اثر ہے، راہ توشہ تمام ہو چکا ہے، اور ان کے لباس بوسیدہ و پرانے ہو چکے ہیں، ہاں وہ لوگ شب کے پارسا اور دن کے شیر ہیں،ان کے دل آہنی ٹکڑوں کے مانند محکم و مضبوط ہیں، ان میں سے ہر ایک چالیس آدمی کی قوت کا مالک ہو گا، اور کافر و منافق کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کریں گے، خداوند عالم قرآن میں ان کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے :

(اِنَّ ذَلِکَ لاٰیَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ)[2]

"اس میں ہوشمند افراد کے لئے نشانی اور عبرت ہے"۔[3]

2۔امام سے عشق اور آپ کی اطاعت

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "صاحب امر کے لئے بعض درّوں میں غیبت ہے ظہور سے دو شب قبل آپ کا نزدیک ترین خادم حضرت کے دیدار کو جائے گا، اور آپ سے پوچھے گا کہ آپ یہاں کتنے لوگ ہیں ؟

---

(1) بحار الانوار، ج52، ص308

(2) سورہ حجر، آیت 75

(3) بحارلانوار، ج52، ص386

کہیں گے : چالیس آدمی تو وہ کہے گا: تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم اپنے پیشوا کو دیکھوگے، جواب دیں گے : اگر وہ پہاڑوں پر زندگی کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے، اور اُسی طرح زندگی گذاریں گے "[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت کے انصار اپنے ہاتھوں کو حضرت امام کی سواری کے زین میں ڈال کر برکت کے لئے کھینچیں گے، اور حضرت کے حلقہ بگوش ہوں گے، اور اپنے جسم و جان کو ان کی سپر بنالیں گے، اور آپ جواُن سے چاہیں گے وہ کریں گے۔[2]

نیز آنحضرت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار و مددگاروں کی توصیف میں فرماتے ہیں: ان کے پاس ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے ٹکڑے ہیں وہ لوگ حضرت کے سامنے کنیز کی طرح جو اپنے مولا وآقا کے سامنے مطیع وفرمانبردار ہوتی ہے تسلیم ہوں گے۔[3]

رسول خدافرماتے ہیں : "خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے دنیاکے گوشہ و کنار سے اہل بدر کی تعداد میں لوگوں کو ان کے ارد گرد جمع کر دے گا، وہ لوگ حضرت کی فرمانبرداری کرنے میں حد سے زیادہ کوشاں ہوں گے۔[4]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : گویا میں دیکھ رہاہوں کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اوران کے ناصر ومددگار

---

(1) عیاشی، تفسیر، ج2، ص56؛ بحار الانوار، ج52، ص31

(2) بحارالانوار، ج52، ص308

(3) اسی جگہ

(4) وہی، ص210

نجف (کوفہ) میں مستقر ہیں اور اس طرح ثابت قدم ہیں کہ گویا پرندہ ان کے سر پر سایہ فگن ہے۔[1]
یعنی جنگجو، منظّم، اور تسلیم محض ہو کر حضرت کے سامنے کھڑے ہیں، گویا پرندہ ان کے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے، اگر معمولی حرکت کریں تو پرندے اڑ جائیں گے۔

3۔سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر سارے کے سارے جوان ہیں، کوئی ان میں ضعیف و سن رسیدہ نہیں ہے، جز تھوڑے افراد کے ، جو آنکھ میں سرمہ یا غذا میں نمک کے مانند ہیں، لیکن سب سے کم قیمت زیادہ ضرورت کی چیز نمک ہی ہے۔[2]
امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : لوط پیامبر کی مراد اپنی اس بات سے جو انھوں نے دشمنوں سے کہی ہے:اے کاش تمہارے مقابل قوی اور توانا ہوتا یا کسی مضبوط و محکم پایہ کی سمت پناہ لیتا ۔کوئی طاقت مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصروں کی قدرت کے برابر نہیں ہوگی، اور ہر ایک آدمی کی قوت چالیس آدمی کے برابر ہوگی، ان کے پاس لوہے سے زیادہ ہموار دل ہے، اور جب پہاڑوں سے گذریں گے، تو چٹان لرزا ٹھیں گے، اور خداوند عالم کی رضا و خوشنودی کے حصول تک وہ تلوار چلاتے رہیں گے۔[3]
حضرت امام سجاد (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:" جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں سے ضعف و سستی کو دور کردے گا، اور ان کے دلوں کو آھنی ٹکڑوں کی طرح محکم و استوار کردے گا، نیز ان میں سے ہر ایک کو چالیس آدمی کی قوت عطا کرے گا، یہی لوگ

---

(1) اثبات الہداۃ، ج3، ص585

(2) طوسی ،غیبۃ، ص284؛نعمانی ،غیبۃ، ص315؛ابن طاوس، ملاحم، ص145؛کنزل العمال، ج14، ص592؛بحار لاانوار ج52، ص334؛اثبات الہداۃ، ج3، ص517

(3) کمال الدین، ج2، ص673؛بحار الانوار، ج52، ص317و327

زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے"[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ہمارے شیعہ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے، اوران میں سے ہر ایک کو40/ مرد کی قوت دی جائے گی۔[2]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: آج ہمارے شیعوں کے دلوں میں دشمنوں کا خوف بیٹھا ہوا ہے؛ لیکن جب ہماری حکومت آئے گی اور امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو ہمارا ہر ایک شیعہ شیر کی طرح نڈر اور تلوار سے زیادہ تیز ہو جائے گا، اور ہمارے دشمنوں کو پاوں سے کچل ڈالیں گے اور ہاتھ سے کھینچیں گے۔[3]

عبد الملک بن اعین کہتا ہے: ایک روز حضرت امام (علیہ السلام) کی خدمت سے جب ہم اٹھے، تو ہاتھوں کا سہارا لیا اور کہا: کاش حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کو جوانی میں درک کرتا، (یعنی جسمی توانائی کے ساتھ) تو امام نے کہا: کیا تمہاری خوشی کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ تمہارے دشمن آپس ہی میں ایک دوسرے کو مارڈالیں گے، لیکن تم لوگ اپنے گھروں میں محفوظ رہوگے؟ اگر امام ظہور کر جائیں گے تو تم میں سے ہر ایک کو40/ مرد کی قوت دی جائے گی، اور تمہارے دل آھنی ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، اس طرح سے کہ تم لوگ زمین کے رہبر اور امین رہوگے"[4]

---

(1) کمال الدین، ج2، ص673؛بحار الانوار، ج52، ص317،327،372؛ینابیع المودۃ، ص424؛احقاق الحق، ج13، ص346

(2) مفید، اختصاص، ص24؛بحار الانوار، ج52، ص372

(3) مفید ،اختصاص، ص24؛بصائر الدرجات، ج1، ص124؛ینابیع المودۃ، ص448؛489؛اثبات الہداۃ، ج3، ص557؛بحار الانوار، ج52، ص372،318

(4)کافی، ج8، ص282؛بحار الانوار، ج52، ص335

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ہمارا حکم (حضرت مہدی کی حکومت) آتے ہی خداوند عالم ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف مٹادے کر ان کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا اس وقت ہمارا ہر ایک شیعہ نیزہ سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ دلیر ہو جائے گا، ایک شیعہ اپنے نیزہ اور تلوار سے دشمن کا نشانہ لے کر اسے کچل ڈالے گا۔[1]

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے چاہنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے مانند سخت و مضبوط ہیں اور کبھی ان دلوں پر ذات الٰہی کی راہ میں شک و شبہ نہیں آئے گا، وہ لوگ پتھر سے زیادہ سخت اور محکم ہیں اگر انھیں حکم دیا جائے کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں اور جابجا کر دیں تو وہ بہت آسانی اور تیزی سے ایسا کر دیں گے اسی طرح شہروں کی تباہی کا حکم دیا جائے تو وہ فوراً ویران کر دیں گے، ان کے عمل میں اتنی قاطعیت ہوگی جیسے عقاب گھوڑوں پر سوار ہو۔[2]

4۔پسندیدہ سپاہی

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کو دیکھ رہا ہوں کہ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں ،اور دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان کی مطیع و فرمانبردار نہ ہو، زمین کے درندے اور شکاری پرندے بھی ان کی خوشنودی کے خواہاں ہوں گے، وہ لوگ اتنی محبوبیت رکھتے ہوں گے کہ ایک زمین دوسری زمین پر فخر ومباحات کرے گی، اور وہ جگہ

---

(1) خرائج، ج2، ص840؛بحار الانوار، ج52، ص336؛ملاحظہ ہو: حلیۃ الاولیاء، ج3، ص184؛ کشف الغمہ، ج، ص345؛ ینابیع المودۃ، ص448؛اس طرح کی روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی منقول ہے: بصائر الدرجات، ص4؛ بحار الانوار، ج2، ص189

(2) بحار الانوار، ج25، ص308

کہے گی کہ آج حضرت مہدی کے چاہنے والے نے مجھ پر قدم رکھا ہے۔[1]

شہادت کے متوالے

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ وہ لوگ خدا کا خوف اور شہادت کی تمنا رکھتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ راہ خدا میں قتل ہو جائیں ان کا نعرہ حسین کے خون کا بدلہ لینا ہے جب وہ چلیں گے تو ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمنوں کے دل میں خوف بیٹھ جائے گا۔[2]

---

(1) کمال الدین، ج2، ص673؛اثبات الہداۃ، ج3، ص493؛ بحار الانوار، ج52، ص327

(2) مستدرک الوسائل، ج11، ص114

چوتھی فصل:

حضرت کی جنگیں

جب حضرت کا ہدف پوری دنیا میں حکومت برپا کرنا اور ظلم و ستم کو فنا کرنا ہے تو یقینا اس ہدف کی تکمیل میں انواع و اقسام کی دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوگا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ فوجی مشق اور ٹریننگ کے ذریعہ ان رکاوٹوں کو ختم کریں، اور یکے بعد دیگرے ممالک کو فتح کرکے شرق و غرب عالم میں تسلط حاصل کریں، اور عادلانہ خدائی حکومت قائم کریں، اس فصل میں اس سلسلے میں روایات نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

الف) شہیدوں اور مجاھدوں کی جزا

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں جنگ کا مقصد مفسدین زمانہ اور ستمگار وقت کی نابودی اور خاتمہ ہے، لہٰذا حضرت کے ہمرکاب جنگ میں شرکت بھی، کئی گنا جزا کی حامل ہوگی، اس طرح سے ہے کہ اگر کوئی سپاہی کسی ایک دشمن کو نابود کرے تو 25/20 شہیدوں کا اجر پائے گا،[1] اور اگر خود شہید ہو جائے تو اس کی جزا دو شہیدوں کے برابر ہوگی، اسی طرح جانباز و زخمی افراد معنوی مقام کے علاوہ حکومت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میں خصوصی امتیاز کے حامل ہوں گے، نیز شہداء کے گھرانے خصوصی امتیاز اور اہمیت کے حامل ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اپنے شیعوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: "اگر تمہاری رفتار

---

(1) کافی، ج2، ص222

ہمارے فرمان کے مطابق رہی، اور سر کشی دیکھنے میں نہ آئی، اور کوئی اس حال میں ظہور سے پہلے مر جائے تو شہید ہوگا، اور اگر حضرت کو درک کرکے درجہ شہادت پر فائز ہو جائے، تو دو شہیدوں کے برابر اجر پائے گا اور اگر ہمارے کسی ایک دشمن کو قتل کر دے تو پھر بیس 20/ شہیدوں کا اجر پائے گا"[1]

اس روایت میں، دشمنوں کی نابودی ایک شہید کے اجر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے؛ اس لئے کہ دشمن کو قتل کرنا خدا کی خوشنودی، لوگوں کے سکون و آرام اور اسلام کی عزت و شوکت کا باعث ہوگا؛ اگر چہ شہادت کے درجہ پر فائز ہونا شہید کو کمال تک پہنچاتا ہے اس لحاظ سے سپاہیوں کو چاہئے کہ محاذ جنگ پر دشمنوں کی فکر میں رہیں نہ شہادت کی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمرکاب شہید ہونا دو شہیدوں کا اجر رکھتا ہے"[2]

"کافی" میں اس طرح آیا ہے: "اگر امام کے سپاہی دشمن کو قتل کر دیں تو ان کا اجر 20/ شہیدوں کے برابر ہے، اور اگر کوئی حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ شہید ہو جائے، تو پھر 25/ شہیدوں کا اجر پائے گا"[3]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے شہداء کے گھرانوں اور شہیدوں کے ساتھ طرز سلوک کے سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) فوجی تشکیل کے بعد کوفہ روانہ ہو جائیں گے، اور وہاں قیام کریں گے، اور کوئی شہید ایسا نہیں ہوگا، جس کا قرضہ امام ادا نہ کریں، اور اس کے خاندان کو دائمی وظیفہ و تنخواہ عنایت کریں گے"[4]

---

(1) طوسی، امالی، ج1، ص236؛ بشارۃ المصطفیٰ، ص113؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص529؛ بحار الانوار، ج52، ص123، 317

(2) اثبات الہداۃ، ج3، ص490؛ ملاحظہ ہو: طوسی، امالی، ج1، ص236؛ برقی، محاسن، ص173؛ نور الثقلین، ج5، ص356

(3) کافی، ج2، ص222 (4) عیاشی، تفسیر، ج2، ص261؛ بحار الانوار، ج52، ص224

یہ روایت حضرت کی خاندان شہداء کی دیکھ ریکھ کا پتہ دیتی ہے۔

ب) جنگی اسلحے اور ساز وسامان

قطعی و یقینی طور پر جو اسلحے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) جنگوں میں استعمال کریں گے، دیگر اسلحوں سے بنیادی طور پر جدا ہوں گے، اور روایت میں لفظ سیف کا استعمال، شاید اسلحہ سے کنایہ ہو نہ یہ کہ مراد خاص کر تلوار ہو؛اس لئے کہ امام کا اسلحہ اس طرح ہے جس کے استعمال سے کوفہ کی دیوار گر پڑیں گے، اور دھووں ہیں‌تبدیل ہو جائیں گی، اور دشمن ایک وار میں پانی میں نمک کی طرح پگھل جائے گا،اس لئے کہ دل ہل جائیں گے۔

روایت کے مطابق، حضرت کے سپاہیوں کا اسلحہ آھنی ہے، لیکن ایسا ہے کہ اگر پہاڑ پر گرے تو دو ٹکڑے ہو جائے گا، شاید دشمن بھی آتشی اسلحہ استعال کرے،اس لئے کہ امام وہ لباس پہنیں گے جو گرمی سے محفوظ ہوگا،اور یہ وہی لباس ہے جو جبرئیل (علیہ السلام) آسمان سے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے آتش نمرود سے نجات کے لئے لائے تھے، وہی لباس حضرت بقیتہ اللہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے اختیار میں ہے،اگر ایسا نہ ہوتا یعنی ترقی یافتہ اسلحہ دشمن کے پاس نہ ہوتا تو پھر اس لباس کی ضروت نہ ہوتی،ہر چند اس میں اعجازی جنبہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو جنگی تلواریں آسمان سے نازل ہوں گی،ایسی تلواریں کہ جس پر سپاہی اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوگا"[1]

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمنوا گروہ کے بارے میں فرماتے ہیں: "حضرت مہدی کے ناصر و یاور آھنی تلواریں رکھتے ہیں، لیکن اس کی جنس

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص244؛بحار الانوار، ج52، ص369؛اثبات الہداۃ، ج3، ص542

لوہے کے علاوہ ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک پہاڑ پر وار کردے تو پہاڑ دو ٹکڑے ہو جائے گا، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ایسے سپاہیوں اور اسلحوں کے ساتھ ھند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابلقا اور جابرسا کے درمیان جنگ کے لئے جائیں گے"۔[1]

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج کے پاس ایسے دفاعی وسائل ہوں گے کہ دشمن بے بس ہوگا امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "اگر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصاران سپاہیوں سے جو شرق و غرب میں پھیلے اور قبضہ جمائے ہیں روبرو ہوں گے تو ایک آن میں انھیں فنا کے گھاٹ اتار دیں گے، اور دشمن کے اسلحے ان پر کارآمد نہیں ہوں گے"[2]

ج) امام کا نجات بشر کے لئے دنیا پر قبضہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوجی ترتیب اور شہر و ملک پر قابض ہونے کے بارے میں دو طرح کی روایت پائی جاتی ہے، بعض روایت میں شرق و غرب جنوب اور قبلہ ہے نتیجہ کے طور پر ساری کائنات پر تسلط کی خبر ہے اور بعض روایات صرف مخصوص و معین زمین پر فتح و غلبہ کی خبر دیتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت تمام کائنات کو اپنے قبضہ و دسترس میں کرلیں گے؛ مگر ایسا کیوں ہوا کہ بعض شہروں کے نام مذکور ہیں، تو شاید ایسا کسی اہمیت کے اعتبار سے ہو کہ وہ تمام شہر

---

(1) بصائر الدرجات، ص141؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص523؛ تبصرۃ الولی، ص97؛ بحار الانوار، ج27، ص41 وج54، ص334

(2) بصائر الدرجات، ص141؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص523؛ تبصرۃ الولی، ص97؛ بحار الانوار، ج27، ص41 وج54، ص334

اس وقت ظاہر ہو جائیں گے یہ اہمیت اس لئے ہے کہ شاید اس وقت ان کا شمار طاقت ور میں ہواور کسی نہ کسی جگہ کو اپنے نفوذ و تسلط میں رکھے ہوئے ہیں، یا وہ سرزمین اتنی وسیع و عریض ہے کہ اکثریت آبادی اس میں زندگی گذارتی ہے، یا یہ کہ ایک دین ومذہب کی آرزوں کا مرکز ہے؛اس طرح سے کہ وہ شہر قبضہ میں آجائے تو اس مکتب و آئین کے پیرو بھی تسلیم ہو جائیں، یا یہ کہ ان کی فوجی اہمیت ہے اس طرح سے کہ ان کے سلنڈر ہو جانے سے دشمن کی تکنک بیکار ہو جائے، تو حضرت کے فوجی حملہ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

آغاز قیام کے لحاظ سے شہر مکہ کا انتخاب، پھراس کے بعد عراق، کوفہ سیاسی مرکز بنانے حکومت کی فوجی تحریک شام کی جانب پھر بیت المقدس کو فتح کرنا شاید اس بات کی تائید ہو اس لئے کہ آج تینوں سرزمینوں کی سیاسی ،مذہبی اور فوجی سرگرمی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

پہلے دستہ کی روایت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے پورے جہان پر قبضہ کے بارے میں تھی کہ بعض درج ذیل ہیں حضرت رضا (علیہ السلام) اپنے آباو اجداد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں : رسول خدا نے فرمایا: "جب ہمیں معراج پر لیجایا گیا تو ہےںنے عرض کیا خدایا ! یہ لوگ (ائمہ) میرے بعد میرے جانشین ہوں گے آواز آئی: ہاں ! اے محمد ! یہ لوگ میرے دوست، منتخب، لوگوں پر حجت ہوں گے، اور تمہارے بعد بہترین بندے اور جانشین ہوں گے، میری عزت وجلال کی قسم اپنے دین وآئین کو ان کے ذریعہ سے لوگوں پر غالب کروں گا، اور کلمتہ اللہ کو ان کے ذریعہ برتری عطا کروں گا، اور ان میں آخری کے ذریعہ زمین کو سرکش اور گنہگار افراد سے پاک و پاکیزہ کردوں گا، اور شرق وغرب عالم کی حکومت اسے دے دوں گا۔[1]

---

(1) کمال الدین، ج1، ص366؛ عیون اخبار الرضا، ج1، ص262؛ بحار الانوار، ج18، ص346

آیہ شریفہ (اَلَّذِیْنَ اِنْ مکَّنّاھُمْ فِیْ الْاَرْضِ اَقَامُوْاالصَّلٰوۃَ و آتُوالزَّکٰوۃَ)[1]

ان لوگوں کو اگر زمین پر حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوۃ ادا کریں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: یہ آیت آل محمد اور آخری امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے مربوط ہے، خدا وند عالم مغرب ومشرق کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے انصار کے اختیار میں دیدے گا"[2]

رسول خدا فرماتے ہیں: مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے فرزند ہیں، خداوند عالم ان کے ذریعہ مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔[3] رسول خدا فرماتے ہیں: جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو دین کو اسکی اصلی جگہ لوٹادیں گے، اور درخشاں کامیابی ان کے لئے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا، اس وقت صرف اور صرف مسلمان ہوں گے، اور (لاالہ الااللہ) زبان سے جاری کریں گے۔[4] امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہم سے ہیں ان کی حکومت مشرق و مغرب کو محیط ہو گی۔[5]

نیز فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے وقت اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔[6]

رسول خدا سے منقول ہے: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے لشکر کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے۔[7]

---

(1) سورہ حج، آیت 41

(2) تفسیر برہان، ج2، ص96؛ ینابیع المودۃ، ص425؛ بحار الانوار، ج51، ص1

(3) احقاق الحق، ج13، ص259 ینابیع المودۃ، ص487؛ بحار الانوار، ج52، ص378؛ الشیعہ والرجعہ، ج1، ص218

(4) عقد الدرر، ص222؛ فرائد فوائد الفکر، ص9

(5) کمال الدین، ج1، ص331؛ الفصول المہمہ، ص284؛ اسعاف الراغبین، ص140

(6) ینابیع المودۃ، ص423

(7) القول المختصر، ص23

رسول خدافرماتے ہیں :اگر زندگی اور دنیا کی عمر صرف ایک روز باقی بچے گی؛تو بھی خداوند عالم مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو مبعوث کرے گا،اور اس کے ذریعہ، دین کی عظمت کو واپس کرے گا،اور آشکار و فائق کامیابی ان کے لئے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا،اس وقت ہر ایک (لاالہ الااللّٰہ) زبان سے کہے گا۔ (1)

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں : رسول خدا نے فرمایا :" ذوالقرنین خداوند عالم کے ایک شایستہ بندے تھے، جنھیں خداوند عالم نے اپنے بندوں پر حجت قرار دیا، اور اس نے اپنی قوم کو یکتا پرستی کی دعوت دی، اور تقویٰ وپرہیز گاری کا حکم دیا، لیکن انھوں نے اس کے سر پر ایک وار کیا تو وہ مدتوں پوشیدہ رہے؛اور اتنا کہ انھوں نے خیال کر لیا کہ وہ اب مرچکے ہیں، پھر کچھ مدت بعد اپنی قوم کے درمیان آئے لیکن پھر سر کے دوسرے حصہ پر وار کیا۔

تمہارے درمیان ایسا شخص ہے، جو سنت پر سالک ہوگا،خداوند عالم نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار دیا اور ہر چیز کو ان کے لئے وسیلہ بنادیا تو انھوں نے دین اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیا،خداوند عالم وہی رفتار وروش امام غائب = جو میرے فرزندوں میں ہیں = جاری رکھے گا اور اسے مشرق ومغرب میں پہنچادے گا نیز کوئی پانی کی جگہ ،پہاڑ،اور بیابان باقی نہیں ہوں گے جس پر ذوالقرنین نے قدم نہ رکھا ہو، اور جیسے ہی قدم رکھیں گے خداوند عالم زمین کے خزانے و معادن ظاہر کردے گا اور ان کا خوف دشمنوں کے دل ہیں ڈال کر ان کی مدد کرے گا، اور زمین کو ان کے ذریعہ عدل وانصاف سے بھردے گا، جیسا کہ قیام سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی" (2) دوسرے گروپ

---

(1) عیون اخبار الرضا، ص65؛احقاق الحق،ج13، ص346؛الشیعہ والرجعہ،ج1،ص218

(2) کمال الدین ،ج2،ص394؛بحار الانوار، ج52،ص323،336؛الشیعہ والرجعہ، ج1،ص218؛ملاحظہ ہو:ابن حماد، فتن، ص95؛الصراط المستقیم،ج2،ص250،262؛مفید،ارشاد، ص362؛اعلام الوری، ص430

کی روایات شہروں پر فتح کی جانب اشارہ کرتی ہیں، ہم اس سلسلے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں:

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی شام کی جانب روانگی کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے حکم سے لشکر کے حمل و نقل کے اسباب فراہم کئے جائیں گے: اس کے بعد چار سو کشتی بنائی جائے گی، اور ساحل عکا کے کنارے لنگر انداز ہوگی، دوسری طرف سے ملک روم والے سو صلیب کے ہمراہ کہ ہر صلیب دس ہزار لشکر پر مشتمل ہوگی باہر آئیں گے، اور نیزوں اور اسلحوں سے پہل کریں گے، حضرت اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچیں گے، اور انھیں اتنا قتل کریں گے کہ فرات کا پانی بدل جائے گا، اور ساحل ان کے جسم کی بو سے متعفن ہو جائے گا۔

اس خبر کو سنتے ہی ملک روم میں باقی رہ گئے، افراد انطاکیہ فرار کر جائیں گے۔[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک لشکر قسطنطنیہ بھیجیں گے، اور جب وہ لوگ خلیج تک پہنچیں گے تو اپنے پاوں پر ایک جملہ لکھیں گے، اور پانی پر سے گذر جائیں گے"[2]

رسول خدا فرماتے ہیں: "اگر عمر دنیا کا ایک دن بھی بچے گا تو خداوند عالم میری عترت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا، اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی، اور وہ قسطنطنیہ اور جبل دیلم کو فتح کرے گا"[3]

---

(1) ابن حماد، فتن، ص116؛ عقد الدرر، ص189

(2) بحار الانوار، ج52، ص365

(3) فردوس الاخبار، ج3، ص83؛ شافعی، بیان، ص137؛ احقاق الحق، ج13، ص229 وج19، ص660

حذیفہ فرماتے ہیں: دیلم و طبرستان ہاشمی مرد کے ہاتھوں فتح ہوں گے اور بس۔[1]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو قسطنطنیہ، چین[2] اور دیلم کے پہاڑ فتح کرکے سات سال تک فرمانروائی کریں گے"[3]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ساتھی قسطنطنیہ فتح کریں گے اور جہاں روم کا بادشاہ قیام پذیر ہے وہاں جائیں گے، اور وہاں سے تین خزانے نکالیں گے جواہرات، سونے اور چاندی پھر اموال اور غنیمت لشکر کے درمیان تقسیم کردیں گے۔[4]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) فوج کے لئے تین پرچم تین نقطے پر آمادہ کریں گے؛ ایک پرچم قسطنطنیہ[5] پر لہرائیں گے، تو خداوند عالم اس پر فتح و غلبہ عطا کرے گا؛ دوسرا پرچم چین روانہ کریں گے[6] وہاں بھی حضرت فاتح ہوں گے اور تیسرا پرچم دیلم کے پہاڑ کے لئے روانہ کریں گے، تو وہ جگہ بھی آپ کے لشکر کے تصرف میں آجائے گی۔[7]

---

(1) ابن ابی شیبہ، مصنف، ج13، ص18

(2) صین (چین) مشرقی ایشیا کو کہتے ہیں نیز سابق سوویت یونین، ہند، نیپال، برمہ، ویتنام، جاپان، چین اور کرہ کے دریا کو بھی شامل ہوتا ہے (المنجد)

(3) بحار الانوار، ج52، ص339؛ حقاق الحق، ج13، ص352؛ الشیعہ والرجعہ، ج1، ص400

(4) الشیعہ والرجعہ، ج1، ص162

(5) قسطنطنیہ ترکیہ میں ایک شہر ہے جو ساتویں صدی میں عیسوی سے قبل بنایا گیا ہے اور ایک مدت تک روم کے بادشاہ کا پایہ تخت بھی رہا ہے۔ معجم البلدان، ج4، ص347؛ اعلام المنجد، ص28

(6) دیلم گیلان کے پہاڑی حصہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو قزوین کے شمال میں واقع ہے، معجم البلدان، ج1، ص99؛ اعلام المنجد، ص227؛ برہان قاطع، ج1، ص570

(7) اثبات الہداۃ، ج3، ص585؛ بحار الانوار، ج52، ص388؛ ملاحظہ ہو: بحار الانوار، ج52، ص332؛ حدیث نمبر 1،6،11،14،17،18،19،34،35،36،46

حذیفہ کہتے ہیں: کہ بلنجر[1] اور دیلم کے پہاڑ فتح نہیں ہوں مگر آل محمد کے جوان کے[2] ذریعہ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہزار کشتی کے ہمراہ شہر قاطع سے شہر قدس شریف کی جانب روانہ ہوں گے، اور عکا، صور، غزہ، اور عسقلان[3] ہوتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو جائیں گے، اموال و غنیمت باہر لائیں گے، پھر حضرت قدس شریف میں داخل ہو کر وہاں پڑاو ڈال دیں گے، اور دجال کے ظاہر ہونے تک وہیں مقیم رہیں گے۔[4]

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: "کہ جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اپنی تلوار نیام سے باہر نکال کر روم،[5] چین، دیلم، سند، ترک، ھند، کابل،[6] شام،[7] خزر کو فتح کریں گے۔[8]

ابن حجر کہتے ہیں کہ: سب سے پہلے پرچم، کو تُرک روانہ کریں گے۔[9]

---

(1) معجم البلدان، ج1، ص99؛ اعلام المنجد، ص214

(2) عقد الدرر، ص123 ابن منادی نے ملاحم میں نقل کیا ہے

(3) فلسطین کے توابع شام میں ایک شہر ہے جو دریا کے کنارے واقع ہے یہ حصہ دو شہر غزہ اور بیت جبرین کے درمیان میں ہے، معجم البلدان، ج3، ص673

(4) عقد الدرر، ص201

(5) روم اس وقت اٹلی کا مرکز ہے اس زمانے میں ایسی حکومت کا مرکز تھا کہ قیصر کے نامزد بادشاہ اس پر حکومت کرتے تھے، اور دنیا کے بڑے حصہ پر مسلط تھے، اس طرح سے کہ ان کا نفوذ بحر مدیترانہ، شمالی افریقہ، یونان، ترکیہ، سوریہ، لبنان، اور فلسطین تک کو شامل تھا اور پورے علاقہ کو روم کہتے تھے

(6) ترکستان بر اعظم میں واقع ہے اور چین اور روس کے درمیان تقسیم ہے نیز چین سے سین کیانغ اور ترکمنستان، تاشکند، تاجکستان، قرقیز، اور قزاقستان کو شامل ہے

(7) جزیرہ کے مانند مثلث کی شکل میں ایشیاء کے جنوب میں واقع ہے اور جمہوری ہند، پاکستان، نیپال، بھوٹان کو بھی شامل ہے، برہان قاطع، ج1، ص703، اعلام المنجد، ص542

(8) نعمانی، غیبة، ص108؛ بحارالانوار، ج52، ص348

(9) القول المختصر، ص26

شاید ثمالی کی روایت میں سیف مخترط سے مراد خاص اسلحے ہوں جو حضرت مہدی کی دسترس میں آئیں گے؛اس لئے کہ تمام سرزمینوں کو فتح کرنے کے لئے مافوق طاقت کی ضرورت ہے، اور ایسے مناسب اسلحے جو تمام اسلحوں پر بھاری ہوں؛ خصوصاًاگر ہم کہیں کہ حضرت اپنی مختلف فعالیت عادی اور معمولی طریقوں سے انجام دیں گے۔

ہند کے فتح ہونے کے بارے میں کعب کہتا ہے: جو حکومت بیت المقدس میں ہوگی ہند سپاہی بھیجے گی، اور اس جگہ کو فتح کرے گی، اس کے بعد وہ لشکر ہند میں داخل ہو جائے گا، اور وہاں کے خزانے بیت المقدس کی حکومت کے لئے روانہ کریں گے، اور ہند کے بادشاہوں کو اسیر کی صورت میں ان کے پاس لے آئیں گے مشرق و مغرب ان کے لئے فتح ہو جائے گا، اور دجال کے خروج تک فوجین ہند میں رہیں گی۔[1]

خذیفہ کہتے ہیں: رسول خدا نے فرمایا: طاہر اسماء کے فرزند نے بنی اسرائیل سے جنگ کی، اور انھیں اسیر کیا، اور بیت المقدس میں آگ لگائی، اور وہاں سے 1700/سو یا1900/ سو کشتی جواہرات اور سونے کی شہر روم میں لایا یقینا حضرت مہدی اسے باہر نکال کربیت المقدس واپس لائیں گے۔[2]

اگر چہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کا آغاز مکہ سے ہوگا[3] لیکن ظہور کے بعد سرزمین حجاز کو فتح کریں گے[4] امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

---

(1) عقدالدر، ص97،319؛ابن طاوس،ملاحم، ص81؛ حنفی،برہان، ص88

(2) عقدالدر، ص201؛شافعی،بیان، ص114؛احقاق الحق، ج13، ص229

(3) حجاز شمال سے خلیج عقبہ کی سمت مغرب سے بحر الاحمر مشرق سے نجد اور جنوب سے عسیر تک محدود ہو جاتا ہے لیکن حموینی کی نقل کے مطابق یمن میں اعماق صنعا سے شام تک کو حجاز کہتے ہیں اور تبوک و فلسطین بھی اسی کا جزء ہے۔ معجم البلدان

(4) ابن حماد، فتن، ص95؛ متقی ہندی،برہان، ص141؛ابن طاوس،ملاحم، ص64؛القول المختصر، ص23

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)مکہ میں ظہور کریں گے، لیکن حجاز بھی فتح ہو جائے گا،اور تمام ہاشمی قیدیوں کو زندان سے رہا کریں گے۔[1]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فتح خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں:- حضرت خراسان فتح ہونے تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے،[2] پھراس کے بعد مدینہ واپس آجائیں گے۔[3]

آنحضرت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہاتھوں آرمینۃ[4] کے فتح ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے،اور جب آرمینیہ پہنچ جائیں گے، اور انھیں وہاں کے لوگ دیکھیں گے تو ایک دانشمند راہب کو حضرت سے مذاکرہ کے لئے بھجیں گے، راہب امام (علیہ السلام) سے کہے گا: کیا تم ہی مہدی ہو؟ تو حضرت جواب دیں گے: ہاں میں ہی ہوں؛ میں وہی ہوں جس کا نام انجیل میں ذکر ہے، اور آخر زمانہ میں جس کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے، وہ سوالات کرے گا اور امام جواب دیں گے۔

عیسائی راہب اسلام لے آئے گا، لیکن آرمینیہ کے رہنے والے سرکشی اور طغیانی کریں گے، اس کے بعد حضرت کے سپاہی شہر میں داخل ہو جائیں گے اور پانچ سو عیسائی فوج کو نیست و نابود کردیں گے، خداوند عالم اپنی بے پایاں قدرت سے ان کے شہر کو زمین وآسمان کے مابین معلق کردے گا اس طرح سے کہ بادشاہ اور اس کے حوالی موالی جو شہر کے باہر ساکن تھے شہر کو آسمان

---

(1) خراسان اس وقت ایران، افغانستان، روس کی سرزمین کو کہتے تھے۔اعلام المنجد، ص267

(2) الشیعہ والرجعہ، ج1، ص158

(3) ارمینیہ ایشیاء صغیر میں آرارات کے پہاڑوں اور قفقاز، ایران، ترکیہ اور دریائے فرات میں محدود تھا ایک وقت ایسا آیا کہ مستقل حکومت ہو گئی اور بیزانس کی بادشاہی ختم ہوئی تو یہ سرزمین ایران، روس اور عثمانیوں کے مابین تقسیم ہو گئی، المنجد، ص25

(4) وہی، ص162

وزمین کے درمیان دیکھیں گے، آرمینیۃ کا بادشاہ خوف سے فرار کرجاے گا، اور اپنے حوالی موالی سے کہے گا: کسی پناہ گاہ میں پناہ لو، اثناء راہ میں ایک شیر راستہ بند کردے گا، وہ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے ہمراہ لئے اموال و اسلحوں کو پھینک دیں گے، اور حضرت کے سپاہی جوان کے تعاقب میں ہوں گے لے لیں گے، اور اپنے درمیان اس طرح تقسیم کریں گے کہ سب کو سو سو ہزار دینار ملے۔[1] فتح جہان کا دوسرا حصہ حضرت کے لئے زنج کے شہر ہیں اس سلسلے میں حضرت امیر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک شہر زنج کبریٰ پہنچنے تک جاری رکھیں گے اس شہر میں ہزار بازار اور ہر بازار میں ہزار دکانیں ہیں، حضرت اس شہر کو بھی فتح کریں گے، [2] اسے فتح کرنے کے بعد قاطعِ نامی شہر کا عزم کریں گے، جو جزیرہ کی صورت سمندر کے اوپر واقع ہے۔[3] حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) پوری دنیا میں لشکر بھیجنے سے متعلق فرماتے ہیں: گویا ہم قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو دیکھ رہے ہیں کہ انھوں نے اپنا لشکر پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے"[4]

نیز حضرت فرماتے ہیں: " حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے لشکر کو بیعت لینے کے لئے پوری دنیا میں روانہ کریں گے، ظلم وظالم کو مٹادیں گے، اور فتح شدہ شہر حضرت کے لئے ثابت و برقرار ہو جائے گا، اور خداوند عالم آپ کے مبارک ہاتھوں سے، قسطنطنیہ کو فتح کرے گا"[5]

---

(1) وہی، ص164

(2) وہی، ج1، ص164؛ ملاحظہ ہو: عقد الدرر، ص200؛ احقاق الحق، ج13، ص229

(3) مفید، ارشاد، ص341؛ بحار الانوار، ج52، ص337

(4) ابن طاوس، ملاحم، ص64 الفتاوی الحدیثیہ، ص31

(5) ضبہ حجاز میں ایک دیہات ہے جو شام کے راستے میں دریا کے کنارے واقع ہے اس کے کنارے حضرت یعقوب کا دیہات "بدا" کے نام سے ہے بنی ضبہ ایک قبیلہ ہے جس نے جنگ جمل میں دشمنان علی کی مدد سے قیام کیا، اور اکثر و بیشتر رجز اور اشعار جو انھوں نے پڑھے، قبیلہ ضبہ اور ازد سے مربوط تھے، وہ لوگ اس جنگ میں عائشہ کے اونٹ کے ارد گرد رہے، اور اس کی حمایت کی سمعانی انساب ، ج4، ص12؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج9، ص320 وج1، ص253

شورشوں کی سرکوبی، فتنوں کی خاموشی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور و مختلف شہروں اور ملکوں کے فتح ہو جانے کے بعد بعض شہر اور قبیلے کے لوگ حضرت کے مقابل آجائیں گے، لیکن حضرت کے لشکر کے ذریعہ شکست کھائیں گے، نیز بعض کج فکر افراد حضرت کی بعض مسائل میں نافرمانی کریں گے، اور حضرت کے خلاف طغیانی کریں گے، پھر دوبارہ حضرت کے لشکر کے ذریعہ سرکوب ہوں گے، اس سلسلہ میں روایات ملاحظہ ہوں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: تیرہ 13/ شہر و طائف (قبیلے) ایسے ہیں جو حضرت کے ساتھ جنگ کریں گے، اور حضرت ان سے جنگ کریں گے، وہ تیرہ درج ذیل ہیں۔

مکہ، مدینہ، شام، بنی امیہ، بصرہ، دمنسیان، کرد، عرب قبیلے، بنی ضبہ، غنی[(1)] باھلہ[(2)]، ازد[(3)]، سرزمین رے کے لوگ۔[(4)]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی باتوں سے بعض لوگوں کی پرخاش کے بارے میں کہتے ہیں: جب حضرت مہدی کچھ احکام بیان کریں گے

---

(1) غنی ایک قبیلہ ہے جو جزیرۃ العرب کی سرزمین "ہار" جو موصل اور شام کے درمیان واقع ہے رہتا تھا، اور غنی بن یعصر نامی شخص سے منسوب ہیں سمعانی انساب، ج4، ص315

(2) باہلہ، باہلہ بن اعصر کی طرف منسوب ایک طائفہ ہے عرب اس زمانے میں ان سے ارتباط و تعلق سے پرہیز کرتے تھے اس لئے کہ ان کے درمیان شرافتمند اور محترم انسان کوئی نہیں تھا، باہلہ طائفہ کے لوگ پست تھے، حضرت علی نے جنگ صفین میں جانے سے پہلے ان کے بارے میں کہا: "خدا شاہد ہے کہ میں تم سے اور تم ہم سے ناراض ہو، لہٰذا تم لوگ آو اور اپنا حق لے لو، اور کوفہ سے دیلم روانہ ہو جاو؛ سمعانی انساب، ج1، ص275؛ وقعۃ صفین، ص116: النفی والتغریب، ص349؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج3، ص272؛ الغارات، ج2، ص21

(3) نعمانی، غیبۃ، ص299؛ بصائر الدرجات، ص336؛ حلیۃ الابرار، ج2، ص632؛ بحار الانوار، ج52، ص363 و ج28، ص84

(4) عیاشی، تفسیر، ج2، ص61؛ تفسیر برہان، ج2، ص83؛ بحار الانوار، ج52، ص345

یا بعض سنت کی بات کریں گے، تو بعض گروہ حضرت پر اعتراض اور مخالفت کرتے ہوئے مسجد سے باہر نکل پڑیں گا حضرت ان کے تعاقب کا حکم دیں گے، حضرت کا لشکر تمّارین محلّہ میں ان پر قابو پائے گا، اور انھیں اسیر کر کے، حضرت کی خدمت میں لائیں گے، تو حضرت حکم دیں گے کے سب کی گردن مار دو، یہ حضرت کے خلاف آخری شورش و سرپیچی ہوگی۔[1]

مقام رمیلہ میں یورش اور اس کی نابودی کے بارے میں ابی یعفور کے بیٹے کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں اس وقت آیا جب کہ ایک گروہ ان کے پاس موجود تھا، حضرت نے مجھ سے کہا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟میں نے کہا: ہاں! لیکن اس معروف و مشہور قرآن سے، امام نے کہا: میری مراد یہی تھی میں نے کہا: اس سوال کا کیا مطلب ؟ تو آپ نے کہا: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لئے کچھ بیان کیا، لیکن وہ اس کے اہل نہیں تھے، اور حضرت کے خلاف مصر میں قیام کر بیٹھے، موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی ان کے ساتھ مبارزہ کیا اور قتل کر ڈالا۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم کو کچھ کہا، ان لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا، اور ان کے خلاف شہر تکریت میں قیام کر بیٹھے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی ان کے روبرو آگئے، اور انھیں نابود کر دیا، یہ خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں۔

(فامنت من بنی اسرائیل)[2]

نبی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر ہو گیا تو ہم نے ایمان لانے والے کی نصرت کی اور دشمنوں پر کامیابی عطا کی۔

---

(1) سورہ صف، آیت 14

(2) بصائر الدرجات، ص 336؛ بحار الانوار، ج 52، ص 375 و ج 47، ص 84 و ج 14، ص 279

حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) بھی جب ظہور کریں گے تو ایسی باتیں کہیں گے جسے برداشت نہیں کر پاوگے، اس اعتبار سے شہر رمیلہ میں حضرت کے خلاف قیام اور جنگ کروگے، تو حضرت بھی تمہارے مقابل آکر تمہیں قتل کریں گے، یہ حضرت کے خلاف آخری یورش ہوگی"[1]

ھ) جنگوں کا خاتمہ

حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت برقرار اور نظام الٰہی کے استوار ہونے اور شیطانی طاقتوں کے خاتمے سے جنگ رک جائے گی، پھر کوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج سے نبرد آزمائی کرے اس لحاظ سے فوجی ساز و سامان بغیر مانگ کے بازاروں میں نظر آئیں گے، آخر کار اتنے سستے ہوں گے کہ کوئی خریدار نہ ہوگا۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جنگیں بھی ختم ہو جائیں گی۔[2]

کعب کہتے ہیں: اس وقت ایّام کا خاتمہ ہوگا جب قریش سے ایک شخص بیت المقدس میں ساکن ہو جائے اور جنگیں بھی بند ہو جائیں۔[3] رسول خدا نے ایک خطبہ میں دجال اور اس کے قتل ہونے کے بارے میں فرمایا: کہ اس کے بعد ایک گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائے گی۔[4]

ابن مسعود کہتے ہیں: قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے؛ پھر اس کے بعد سستے ہو جائیں گے کہ قیامت تک پھر کبھی ان کی قیمت نہیں بڑھے گی۔[5]

---

(1) ابن حماد، فتن، ص162؛ المعجم الصغیر، ص150؛ احقاق الحق، ج13، ص204

(2) عقد الدرر، ص166؛ ملاحظہ ہو: عبد الرزاق، مصنف، ج11، ص401

(3) ابن طاوس، ملاحم، ص152

(4) المعجم الکبیر، ج9، ص342؛ اور اسی سے مربوط مطلب عقد الدرر، ص331 خارجہ ابن صلت سے نقل ہوا ہے

(5) الفائق، ج1، ص354

شاید ظہور امام زمان (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے پہلے عورت کی گرانی سے مراد یہ ہو کہ اقتصادی حالات کے ناگوار ہونے سے ایک عورت کی حفاظت اور خاندانوں کی تشکیل مشکل ہو جائے گی ؛اس طرح سے کہ جنگوں کی زیادتی اور گھوڑوں کی ضرورت کی بناء پر جنگی سامان کی فراہمی دشواراور گراں ہو گی، لیکن جنگ بند ہونے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے بعد جنگی آلات سستے ہو جائیں گے، اور اقتصادی حالات کی بہتری کی وجہ سے ازدواجی مشکل آسان ہو جائے گی گویا عورت سستی ہو گئی ہو۔

زمخشری نقل کرتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی ایک علامت یہ ہے کہ شمشیر کو کلہاڑی کی جگہ استعمال کیا جائے گا۔[1]

اس لئے کہ جب اس زمانے میں پھر کوئی جنگ نہ ہو گی؛تو نتیجہ کے طور پر وہ آلات و ہتھیار جو جنگ میں استعمال ہوتے ہیں، کھیتوں کی ترقی میں استعمال ہوں گے۔

رسول خدافرماتے ہیں: گائے کی قیمت بڑھ جائے گی، لیکن گھوڑے کی قیمت گھٹ جائے گی[2] شایداس روایت کی بھی تفسیر اسی طرح ہو؛اس لئے کہ گائے کااستعمال کھیتی میں ہونے لگے گا، اور اس کا گوشت ،اور دودھ قابل استفاہ ہوگا؛ لیکن گھوڑوں کازیادہ تر استعمال جنگی آلات کی جگہ ہوتا ہے (اور جنگ ختم ہو چکی ہو گی)

---

(1)الفائق، ج1، ص354

(2)ابن حماد، فتن، ص159؛ابن طاوس، ملاحم، ص82

پانچویں فصل:

غیبی امداد

اگر چہ ساری روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے بعد اکثر جنگوں کی نسبت میدان رزم سے دی گئی ہے کہ جو پوری دنیا سے چل کر حضرت سے ملحق ہو جائیں گے، لیکن ساری کائنات پر تکنالوجی کی ترقی اور صنعتوں کی پیشرفت اور علمی ارتقاء کے باوجود ظہور سے قبل کامیابی حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے؛ مگر ایک ایسے رہبر کے ذریعہ جس کی مدد و تائید خدا کی طرف سے ہو، انجام پذیر ہو۔

کبھی غیبی امداد اس قدرت میں ہے جو خداوند عالم نے حضرت کو دی ہے نیز حضرت کرامتیں ظاہر کرکے راستے کی مشکلیں دور کریں گے، یا اتنا رعب و خوف ہوگا جس سے دشمن سپر انداختہ ہو جائے گا، یا خداوند عالم ملائکہ کو حضرت کی مدد کے لئے بھیجے گا، بعض روایات میں فرشتہ صفت افواج کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ظہور کے منتظر اور مدد کے لئے آمادہ ہیں، تابوت اور اس میں موجود اشیاء نصرت و مدد کے ایک دوسرے وسیلے کے عنوان سے مذکور ہیں۔

اس فصل میں اس طرح کی بعض روایات ذکر کریں گے۔

الف) رعب، خوف اور امام کے اسلحے

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ہمارے قائم کی مدد رعب، دبدبہ اور خوف کے ذریعہ ہوگی"[1]

---

(1) مستدرک الوسائل، ج12، ص335 وج14، ص354

(ان کارعب دشمنوں کے دلوں میں اتنا ہو گا کہ ڈر سے ہتھیار ڈال دیں گے)

نیز حضرت فرماتے ہیں: ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی تین طرح کے لشکر سے مدد کی جائے گی: فرشتے، مومنین اور رعب و ہیبت دشمنوں کے دل میں خوف پیدا ہوگا۔[1]

امام محمد باقر(علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: خوف و وحشت امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی قدرت میں شمار ہوں گے اور وہ آپ کے سپاہیوں کے آگے آگے نیز پیچھے کے لحاظ سے بھی یک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا۔[2]

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں: خوف و رعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے پرچم کے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے نیز پشت سے بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا، اسی طرح داہنے اور بائیں طرف سے بھی۔[3]

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ جب حضرت مہدی کسی جگہ کا ارادہ کریں گے تو دشمن پہلے ہی خوف و دہشت میں مبتلاء ہو جائے گا، اور حضرت کے سپاہیوں کے روبرو ہونے اور مقاومت کی صلاحیت کھو بیٹھے گا یہی صورت ہو گی جب حضرت کے لشکر والے کہیں جائیں گے تو کسی میں یورش کرنے کی جرات نہ ہو گی؛ اس لئے کہ دشمن حضرت کے لشکر سے خوفزدہ ہوگا یہ تفسیر و توضیح پہلے بیان کی جانے والی روایت سے ظاہر طور پر تضاد رکھتی ہے۔

ب) فرشتے اور جنات

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فرشتوں اور جنات نیز مخلص شیعوں کے ذریعہ مدد کرے گا۔[4]

---

(1) بحارالانوار، ج52، ص356

(2) وہی، ص343

(3) نعمانی، غیبۃ، ص308؛ بحارالانوار، ج52، ص361

(4) حصینی، الھدایہ، ص31، ارشاد القلوب، ص286

ابان بن تغلب کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: گویا ابھی یہیں حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو شہر نجف کی پشت پر دیکھ رہا ہوں جب وہ دنیا کے اس نقطہ پر پہنچ جائیں گے تو آپ سیاہ گھوڑے پر جس کے بدن پر سفید چتی ہوگی اور پیشانی پر ایک سفید نشان ہوگا سوار ہوں گے، دنیا کے شہروں کو فتح کریں گے، دنیا کا ہر شہر قبول کرے گا، نیز حضرت مہدی انھیں شہروں میں ان کے درمیان ہوں گے، جب کہ وہ رسول خدا کا پرچم لہرا رہے ہوں گے ،313/ افراد فرشتے اس پرچم کے نیچے ہوں گے، جو برسوں سے ظہور کے منتظر تھے ،اور جنگ کے لئے آمادہ ہو جائیں گے، یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں ،ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ آگ میں، عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ آسمان کی جانب پرواز کرنے میں ساتھ تھے۔

اسی طرح چار ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو آئیں گے، وہی فرشتے جو سرزمین کربلا پر امام حسین (علیہ السلام) کے ہمرکاب جنگ کے لئے آئے تھے، لیکن اس کی انھیں اجازت نہیں ملی، اور آسمان کی طرف چلے گئے، اور جب اذن جہاد کے ساتھ لوٹے، تو امام حسین (علیہ السلام) شہید ہو چکے تھے اور اس عظیم فیض کے کھو دینے پر مسلسل غمگین و محزون ہیں، اور قیامت تک امام حسین (علیہ السلام) کی ضریح کا طواف اور گریہ کرتے رہیں گے۔[1]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گویا ابھی میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے یاوروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جبرئیل فرشتہ حضرت مہدی کے داہنے جانب میکائیل بائیں جانب اور خوف و ہراس سپاہیوں کے آگے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے معلوم ہو رہا ہے، خداوند عالم ان کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کرے گا۔[2]

---

(1) کمال الدین ،ج2،ص672؛نعمانی ،غیبۃ، ص309؛کامل الزیارات ،ص120؛العدد القویہ ،ص74؛مستدرک الوسائل ، ج10،ص245

(2) بحار الانوار،ج52،ص343؛نور الثقلین ،ج1،ص388؛القول المختصر، ص21

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : جن فرشتوں نے رسول خدا کی جنگ بدر میں مدد کی تھی، ابھی تک آسمان پر نہیں گئے، بلکہ حضرت صاحب الامر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مدد کے لئے زمین پر موجود ہیں،اور ان کی تعداد پانچ ہزار ہے۔[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے 9313 فرشتے آسمان سے آئے ہیں، یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ تھے جب خداوند عالم نے انھیں آسمان پر بلایا تھا"[2]

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ مورد تائید واقع ہوں گے، وہ لوگ دشمنوں کے چہرے خراب اور کمر توڑ ڈالیں گے۔[3]

آیہ شریفہ (اَتیٰ اَمْرُ اللّٰہِ فَلَاْ تَسْتَعْجِلُوْہ)[4] امر الٰہی آپہنچا ہے لہٰذا اس کے بارے میں جلدی نہ کرو، کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: یہ امر الٰہی ہمارا امر ہے، یعنی خدا وند عالم نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے لئے حکم دیا ہے کہ جلد بازی نہ کرو؛اس لئے کہ خداوند عالم تین طرح کے لشکر فرشتوں، مومنین اور رعب ودبدبہ کے ذریعہ ان کی پشت پناہی کرے گا،اور ہم اپنا حق پائیں گے۔[5]

---

(1)اثبات الہداۃ،ج3،ص549؛نور الثقلین،ج12،ص388؛مستدرک الوسائل،ج2،ص448

(2)بحار الانوار،ج14،ص339ملاحظہ ہو: نعمانی غیبۃ،ص311

(3)ابن حماد، فتن، ص101؛شافعی، بیان، ص515؛الحاوی للفتاوی، ج2،ص73؛الصواعق المحرقہ، ص167؛کنزل العمال ، ج4،ص589؛ابن طاوس،ملاحم،ص73؛احقاق الحق،ج19،ص652

(4)سورہ نحل،آیت1

(5)تاویل الآیات الظاہرہ،ج1،ص252؛اثبات الہداۃ،ج3،ص562؛بحار الانوار،ج52،ص356

حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو خداوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ مومنین کی مجالس میں شرکت کریں، اور ان پر سلام کریں اور اگر کسی مومن کو حضرت سے کوئی کام ہوگا تو حضرت فرشتوں کو حکم دیں گے کہ انھیں دوش پر اٹھا کر میرے پاس لے آو، اور جب ضرورت بر طرف ہو جائے گی تو پھر اسے پہلی جگہ لوٹا دیں گے۔

بعض مومنین بادل کے اوپر چلیں گے، اور بعض فرشتوں کے ہمراہ آسمان پر پرواز کریں گے، اور بعض گروہ فرشتوں پر بھی سبقت لے جائیں گے نیز بعض مومنین کو فرشتے قاضی بنائیں گے، اس لئے کہ مومن کی خداوند عالم کے نزدیک فرشتہ سے بھی زیادہ اہمیت اور قیمت ہے، اتنی کہ بعض مومنین کو سوہزار فرشتے پر قاضی بنائے گا"[1]

شاید مومنین کی فرشتوں کے درمیان قضاوت کرنا علمی مسائل میں رفع اختلاف کے عنوان سے ہو اور اس طرح کے اختلافات فرشتوں کی عصمت کے منافی نہیں ہیں۔

ج) زمین کے فرشتے

محمد بن مسلم کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے علمی میراث اور اندازہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت نے جواب دیا: خداوند عالم کے دو شہر ہیں، ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں، ان دو شہروں میں ایسا گروہ رہتا ہے جو نہ ابلیس کو پہچانتا ہے، اور نہ ہی اس کی خلقت کے بارے میں کچھ جانتا ہے، اور جب کچھ دن کے بعد ایک بار ان کی زیارت کرتا ہوں تو مبتلابہ مسائل اور دعا کی کیفیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور ہم انھیں سکھاتے ہیں، اسی طرح وہ لوگ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور وہ لوگ خداوند عالم کی عبادت وپرستش میں بہت زیادہ ہی کوشاں رہتے ہیں۔

---

(1) دلائل الامامہ، ص241؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص573

اس شہر میں دروازے ہیں جس کا ہر پلہ سو فرسخ فاصلہ پر ہے، وہ لوگ عبادت، خدا کی تمجید اور دعا کی بہت کوشش کرتے ہیں، اگر تم لوگ انھیں دیکھوگے تو اپنے کردار و رفتار کو معمولی شمار کروگے، نیز جب ان میں بعض نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ماہ تک سجدہ کی حالت میں رہتے ہیں، ان کی غذا اللہ کی ستائش، لباس پتے اور ان کے رخسار نور کے سبب درخشاں ہیں، اگر ہم میں سے کسی امام کے روبرو ہوتے ہیں تو انھیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر ان کے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک حاصل کرتے ہیں، نماز کے وقت ایسی آہ و زاری کرتے ہیں جو طوفان کی صدا سے زیادہ سہانے والی ہوتی ہے، ان میں سے بعض گروہ جس دن سے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں کبھی اسلحے زمین میں نہیں رکھا ہے اور ان کی حالت ایسی ہی تھی، وہ ہمیشہ خداوند عالم سے درخواست کرتے ہیں کہ صاحب الامر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو ظاہر کردے۔

ان میں ہر ایک، ہزار سال زندہ رہتا ہے، ان کے رخسار سے خداوند عالم کی بندگی اور تقرب و عاجزی کے آثار نمایا ں ہیں، اور جب ہم ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان سے راضی نہیں ہیں، اور جس وقت ہم ان کے دیدار کو جاتے ہیں تو وہ دیکھتے رہتے ہیں اور اسی وقت سے ہمارے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں، اور کبھی تھکتے نہیں۔

جیسا میں نے انھیں سکھایا ہے اسی طرح قرآن پڑھتے ہیں، لیکن کچھ قرائتیں جو ہم نے سکھائی ہیں، اگر لوگوں کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ قبول نہیں کریں گے، اور جو قرآنی مطالب کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم جواب دیتے ہیں، تو اپنے سینہ و فکر کو کھول دیتے ہیں، نیز وہ ہمارے لئے خداوند عالم سے طول عمر کی دعا کرتے ہیں، تاکہ ہمیں اپنے ہاتھوں نہ گنوائیں، وہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے سیکھتے ہیں خداوند عالم کا احسان سمجھتے ہیں۔

جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو وہ لوگ حضرت کے ہمراہ ہوں گے ، اور امام کے دیگر سپاہیوں پر سبقت حاصل کریں گے ، اور خدا وند عالم سے دعا کریں گے کہ وہ اپنے دین کی ان لوگوں کے ذریعہ مدد کرے، ان کا گروہ جوان اور بزرگ دونوں پر مشتمل ہے، اگر کوئی ایک جوان کسی بزرگ کو دیکھتا ہے تو ان کے احترام میں غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے، اور بغیر اجازت اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا، نیز جس راہ کو وہ لوگ خود بہتر سمجھتے ہیں اسی راہ سے امام کے خیالات کو جان لیتے ہیں ،اور امام اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر آخر تک باقی رہتے ہیں ، مگر یہ کہ خود حضرت انھیں کوئی دوسرا کام سپرد کردیں۔

اگر مشرق و مغرب والوں سے جنگ کے لئے جائیں گے، تو انھیں منٹوں میں نیست و نابود کردیں گے، اور ان پر اسلحوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا، آھنی اسلحے اور تلواریں ان کے پاس ہیں، لیکن آلیاژ (یعنی ہم بستہ) لوہے کے علاوہ ہے، اگر کسی پہاڑ پر تلوار ماردیں تو دو ٹکڑے ہو جائے گا، اور اسے اس جگہ سے اکھاڑ پھینکیں گے، امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) ان سپاہیوں کو ، ھند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابرسا، جابلقا اور مشرق و مغرب کے دو شہر کی سمت جنگ کے لئے روانہ کریں گے۔

کسی بھی ادیان کے ماننے والوں سے تعارض نہیں کریں گے، مگر یہ کہ پہلے انھیں اسلام اور یکتا پرستی ، پیغمبر کی نبوت اور ہماری ولایت کی دعوت دے دیں، لہٰذا جو قبول کرے گا اسے چھوڑدیں گے، اور جو انکار کرے گا اسے قتل کر ڈالیں گے، اسی طرح سے ہوگا کہ مشرق و مغرب میں صرف مومن رہ جائیں گے۔[1]

ان سپاہیوں کا سرسری جائزہ لینے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شاید وہ لوگ وہی فرشتے ہیں جو زمین پر کسی جگہ رہ کر حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کا انتظار کررہے ہیں۔

د) تابوت موسیٰ (علیہ السلام)

"غایۃ المرام" میں رسول خدا سے اس طرح منقول ہے: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)

---

(1) بصائر الدرجات، ص144؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص523؛ تبصرہ الولی، ص97؛ بحار الانوار، ج27، ص41 وج54، ص334

کے ظہور کے وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے تو انطاکیہ سے کتابیں اکٹھا کریں گے ،خداوند عالم (ارم ذات العماد)[1] کے رخ سے پردہ اٹھادے گااور جو محل حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی موت سے پہلے بنوایا تھااسے ظاہر کردیں گے، حضرت، محل میں موجودہ چیزوں کو جمع کرکے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیں گے،اور وہ تابوت جسے خداوند عالم نے "ارمیا"کو حکم دیا تھاکہ طبرستان کے دریا میں ڈال دو اسے نکال لیں گے،جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) وہارون کے خاندان کی یادگار ہے اسی تابوت میں ہے، نیزالواح، موسیٰ(علیہ السلام) عصا، ہارون کی قبا، نیز دس کیلو وہ غذاجو بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوئی تھی اور مرغ بریاں جو اپنے آیندہ کے لئے ذخیرہ کرتے تھے اسی تابوت میں ہے، پھر اس وقت تابوت کی مدد سے شہروں کو فتح کریں گے،اسی طرح کہ اس سے پہلے بھی ایسا کیا ہے۔[2]

"ینابیع المودۃ" معمولی تبدیلی کے ساتھ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے اس بات کی نسبت دیتی ہے کہ حضرت مہدی انطاکیہ کے غار سے کتابیں نکالیں گے،اور حضرت داود (علیہ السلام) کی زبور، طبرستان کے چھوٹے دریا سے باہر نکالیں گے، اس کتاب میں خاندان موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی یادگار ہے، فرشتے اسے کاندھے پر اٹھائے ہیں،الواح اور موسیٰ (علیہ السلام) کا عصااسی میں ہے۔[3]

---

(1)اس آیہ شریفہ <اِرَمَ ذاتِ العِمادِ التی لَمْ یُخلَق مثلها فی البِلادِ>اے رسول کیاتم نے نہیں دیکھاکہ تمہارے پروردگار نے شہر ارم کے باشندے جو صاحب اقتدار تھے انھیں کیسامزہ چکھایا؟جب کہ ویسا شہر مضبوطی و عظمت کے اعتبار سے دنیامیں نہیں تھا) کی طرف اشارہ ہے سورہ فجر آیت 8اس بات کا مطلب یہ ہے کہ ایسا باعظمت وپر رونق شہر دوبارہ حضرت عیسیٰ کے لئے آشکار ہوگا،اور یہ پوشیدہ شہر ظاہر ہو جائے گا

(2)غایۃ المرام، ص697؛حلیۃالابرار، ج2، ص620؛الشیعہ والرجعہ، ج1، ص136؛ملاحظہ ہو:ابن طاوس،ملاحم، ص166؛اثبات الہداۃ،ج3،ص541،489

(3)ینابیع المودۃ،ص401؛ابن حماد، فتن، ص198؛ متقی ہندی،برہان، ص157؛ابن طاوس،ملاحم، ص67

چھٹی فصل:

دشمنوں سے امام کا سلوک

صدیوں انتظار اور رنج والم برداشت کرنے کے بعد ظلم و ستم اور تاریکی کے خاتمہ کا وقت آچکا ہے، خورشید سعادت کا پر تو ظاہر ہوگا اور ایک با عظمت ہستی خداوند عالم کی مدد سے، ظلم و ستم کی بنیاد ڈھانے کے لئے ظہور کرے گی حضرت وسیع پیانے پر اصلاح اور معنوی و مادی بنیادوں کی تبدیلی کو ختم کریں گے۔ اور اسلامی سماج کو ایسے راستے پر گامزن کردیں گے جو خوشنودی الٰہی کا خواہاں ہوگا۔

اس دوران اگر اشخاص، واحزاب اور پارٹیاں مشکل پیدا کرنا چاہیں کہ اس عظیم قیام میں رکاوٹ پڑ جائے نیز خلل اندازی کرکے تحریک کو ضعیف کرنا چاہیں گی تو بشریت کے سب سے بڑے اور دین الٰہی کے زبردست دشمن ہوں گے، ان کی جزا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دست زبردست سے فنا و نابودی ہی ہوگی۔

انقلاب امام میں رخنہ اندازوہ لوگ ہوں گے، جن کے ہاتھ انسانیت کے خون سے آلودہ ہوں گے، یا لاابالی و بے پرواہ ہوں گے، جنھوں نے جرائم پیشہ افراد کے جرم سے خاموشی اختیار کی ہوگی، لیکن حضرت کے پرچم تلے آنے سے سرپیچی کریں گے، یا وہ کج فکر و نافہم ہوں گے، جو اپنی فکروں کو حضرت کی فکر پر ترجیح دیں گے، فطری ہے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سرکوب ہوں تاکہ ہمیشہ کے لئے انسانی سماج ان کے شر سے محفوظ ہو جائے، اس اعتبار سے حضرت کی روش ان لوگوں کے ساتھ نظر اندازی کے علاوہ ہے۔

اس فصل میں دو بنیادی مطلب کو بیان کریں گے جو روایات سے مستفاد ہیں۔

الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت

جو کچھ اس حصہ میں قابل غور ہے یہ کہ حضرت دشمنوں سے مقابلے کی صورت میں کسی طرح کی مجاز گوئی سے کام نہیں لیں گے، بلکہ ان میں سے بعض کو جنگ میں نیست و نابود کر دیں گے، حتی کہ فراری و زخمیوں کا بھی تعاقب کریں گے، بعض گروہ کو پھانسی اور ان کے گھروں کو ویران کر دیں گے، اور بعض گروہ کو جلا وطن اور بعض کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔

1۔جنگ وکشتار

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی وہی رفتار ہوگی جو حضرت رسول خدا کی تھی؟ امام (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز وہ رسول خدا کے طریقوں کو (دشمنوں سے مقابلے میں) اختیار نہیں کریں گے، رسول خدا نے نرمی و ملائمت سے رفتار کی تھی، تاکہ ان کا دل جیت لیں، اور لوگ آنحضرت سے مانوس ہو جائیں، لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی سیاست قتل ہوگی، اور جو دستور ہے اسی کے مطابق رفتار رکھیں گے۔

نیز کسی کی توبہ قبول نہیں کریں گے، لہٰذا وائے ہو اس پر جو ان کی مخالفت کرے"[1]

حسن بن ہارون کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے حضور میں تھا کہ معلی بن خنیس نے حضرت سے سوال کیا: کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت حضرت

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص 231؛ عقد الدرر، ص 226؛ اثبات الہداۃ، ج 3، ص 539؛ حلیۃ الابرار، ج 5، ص 322؛ لیکن اسی کے مقابل اور بھی روایات ہیں جو اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ آپ کی روش رسول اکرم کے مانند ہے نعمانی، ص 230؛ بحار الانوار، ج 52، ص 353

امیرالمومنین (علیہ السلام) کی روش کے خلاف رفتار رکھیں گے، جب دشمنوں سے مقابلہ ہوگا؟ امام نے کہا: ہاں؛حضرت علی (علیہ السلام) نے نرمی اور ملایمت کا رویہ اختیار کیا چونکہ جانتے تھے ان کے بعد دشمن چاہنے والوں اور شیعوں پر مسلط ہو جائیں گے، لیکن حضرت کا رویہ ان پر تسلط و غلبہ اور انھیں اسیر کرنا ہے،اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی شیعوں پر قابو نہیں پاسکے گا۔[(1)] حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت قتل و غارت گری اور عرق ریزی کے[(2)] علاوہ کچھ نہیں ہوگا، نیز جنگ کی کثرت اور ہمہ وقت گھوڑوں پر سوار ہونے کی وجہ سے زیادہ جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔[(3)]

مفضل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا درمیان گفتگو ذکر کیا تو میں نے عرض کیا: مجھے امید ہے کہ حضرت کے پروگرام عملی ہو اور حکومت آسانی سے برقرار ہوگی،آپ نے کہا: ایسا نہیں ہوگا مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ سختیوں کا سامنا ہو۔[(4)]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: علی (علیہ السلام) نے کہا: میرے لئے بھاگنے والوں کو قتل کرنا اور زخمیوں کو مارڈالنا جائز تھا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا؛اس لئے کہ اگر شیعہ قیام کریں تو زخمیوں کو قتل نہ کریں، لیکن حضرت قائم کے لئے جائز و روا ہے کہ فراریوں کو قتل اور زخمیوں کو مار ڈالیں۔[(5)]

---

(1)برقی ، محاسن، ص320؛کافی، ج5،ص33؛علل الشرائع، ص150؛التنذیب ،ج6، ص155؛وسائل الشیعہ،ج11، ص57؛مستدرک الوسائل،ج11،ص58؛جامع الحادیث الشیعہ،ج13،ص101

(2)روایت میں "والعرق" سے مراد، رگ،اور گردن مارنا ہے

(3)نعمانی،غیبة،ص285؛اثبات الھداة،ج3،ص543

(4)نعمانی،غیبة،ص284؛اثبات الھداة،ج3،ص543

(5)نعمانی،غیبة، ص231؛ملاحظہ ہو:التنذیب، ج6 ،ص154؛وسائل الشیعہ، ج11، ص75؛ بحار الانوار، ج52، ص533؛ مستدرک الوسائل،ج11،ص54

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت کا پروگرام کیا ہے اور وہ کیا کریں گے تو اکثر لوگ حضرت کو نہ دیکھنے کی آرزو کریں گے، اس لئے کہ حضرت بہت زیادہ قتل کریں گے، اور قطعی طور پر پہلی جنگ قبیلہ قریش سے ہوگی، پھر قریش کے بعد ہاتھ میں صرف تلوار ہوگی، نیزانھیں بھی صرف تلوار ہی دیں گے، پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے کام کی انتہا اس وقت ہوگی جب لوگ کہنے لگیں کہ یہ آل محمد نہیں ہیں، اگر رسول خدا کے اہل بیت (علیہم السلام) میں ہوتے تو رحم کرتے۔[1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) نئے پروگرام و نئی سنت اور جدید قضاوت کے ساتھ قیام کریں گے، عربوں پر بہت سخت زمانہ آئے گا، لہٰذاان کے لئے شایستہ اور شایان شان یہی ہے کہ دشمنوں کو قتل کردیں۔[2]

2۔ پھانسی اور جلاوطنی

عبداللہ مغیرہ کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب حضرت قائم آل محمد ظہور کریں گے تو پانچ سو قریش کو کھڑے کھڑے اسی طرح دوسرے پانچ سو کو بھی پھانسی دیں گے۔

اور اس کام کی 6/ بار تکرار ہوگی، عبداللہ پوچھتے ہیں: آیاان کی تعداد اتنی ہو جائے گی؟

حضرت نے کہا: "ہاں؛ وہ خود اور ان کے چاہنے والے"[3]

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص231؛ عقدالدرر، ص227؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص539؛ بحار الانوار، ج52، ص354

(2) بحار الانوار، ج52، ص349

(3) مفید، ارشاد، ص364؛ روضۃ الواعظین، ج2، ص265؛ کشف الغمہ، ج3، ص255؛ صراط المستقیم، ج2، ص253؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص527؛ بحار الانوار، ج25، ص349،338

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے، اگر حقیقت میں انھوں نے قبول کرلیاتو انھیں آزاد کر دیں گے،ورنہ گردن مار دیں گے، یا ان سے جزیہ (ٹیکس) لیں گے، جیساکہ آج اہل ذِمّہ سے لیتے ہیں،اور انھیں دیہاتوں اورآبادیوں سے دور جلاوطن کردیں گے۔[1]

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو چہروں سے تشخیص دیں گے اور ان کا سر اور پاوں پکڑ کر تلوار سے مار دیں گے یعنی انھیں نیست و نابود کردیں گے"[2]

3۔ہاتھوں کا قطع کرنا

ہروی کہتا ہے: میں نے امام رضا(علیہ السلام) سے پوچھا: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) سب سے پہلے کون ساکام کریں گے ؟ حضرت نے کہا: ابتدامیں بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے ،اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ لوگ خانہ خداکے چور ہیں۔[3]

امام جعفر صادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں:جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو بنی شیبہ کو گرفتار کرکے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے،اور انھیںلوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئےآواز دیں گے کہ یہ لوگ خانہ خداکے چور ہیں۔[4]

نیز فرماتے ہیں: سب سے پہلے دوبدو مقابلہ بنی شیبہ سے ہے،ان کے ہاتھوں کو قطع کر

---

(1)کافی،ج8،ص227؛اثبات الہداۃ،ج3،ص450؛مراۃالعقول،ج26،ص160؛بحارالانوار،ج52،ص375

(2)احقاق الحق،ج13،ص357؛المحجہ،ص429

(3)عیون اخبارالرضا،ج1،ص273؛علل الشرائع،ج1،ص219؛بحارالانوار،ج52،ص313

(4)علل الشرائع،ج2،ص96؛بحارالانوار،ج52،ص317

کے کعبہ پر لٹکا دیں گے، اور حضرت کی طرف سے اعلان ہو گا کہ یہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔ [1]

شیبہ ، فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسول خدا نے اسے خانہ کعبہ کی کنجی سپرد کر دی،اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک خانہ کعبہ کے کلید بردار اور اس کا محافظ رہا ہے [2]

مرحوم مامقانی کہتے ہیں : بنی شیبہ خانہ خدا کے چور ہیں انشاء اللہ ان کا ہاتھ اس جرم میں قطع ہو گا اور دیوار کعبہ پر لٹکا یا جائے گا۔ [3]

ب) مختلف گروہ سے مقابلہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جب قیام کریں گے، تو مختلف پارٹیوں اور گروہ سے سامنا ہو گا ان میں سے بعض خاص قوم وقبیلہ سے ہوں گے، اور بعض گروہ اسلام کے علاوہ دین کے پیرو ہوں گے، اور بعض گروہ اگر چہ ظاہراً مسلمان ہوں گے، لیکن ان کی چال منافقانہ ہو گی، وہ مقدس نما اور کج فہم ہوں گے جو حضرت کی مخالفت کریں گے، یا باطل فرقے کی پیروی کرتے ہوں گے، حضرت امام (علیہ السلام) ہر ایک سے ایک خاص جنگ کریں گے، ہم روایات نقل کرکے اسے بیان کریں گے۔

1۔ قوم عرب

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو ان کے اور عرب وقریش کے درمیان صرف اور صرف تلوار حاکم ہو گی" [4]

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص165؛ بحار الانوار، ج52، ص351،361

(2) اسد الغابہ، ج3، ص372،7

(3) تنقیح المقال، ج2، ص246

(4) نعمانی، غیبۃ، ص122؛ بحار الانوار، ج52، ص355

پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ہمارے اور عربوں کے درمیان سوائے سر کاٹنے کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔[1] شاید اس سے مراد اُن کے خود سر اور سرکش حاکم ہوں یا اس سے مراد دیگر مذاہب کے پیرو ہوں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) قریش سے جنگ کے بارے میں فرماتے ہیں: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو قریش کو نشانہ بنائیں گے انھیں تلوار ہی سے رام کریں گے اور تلوار ہی دیں گے۔[2]

شاید اس سے مراد "کہ قریش کو تلوار ہی ٹھکانے لگائے گی" یہ ہو کہ قریش حضرت کا حکم نہیں مانیں گے، اور خلل اندازی و مشکل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور ڈائریکٹ اور بالواسطہ حضرت سے بر سر پیکار ہوں گے، حضرت بھی اسلحے کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں کریں گے۔

2۔اہل کتاب آیہ شریفہ (وَلَه اَسْلَمَ مَنْ فِيْ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعاً وَكُرْهاً)؛[3]

جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اپنے اختیار سے یا مجبوراً خدا کی مطیع ہوگی کی تفسیر پوچھی۔

توامام نے فرمایا: یہ آیت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب آپ یہود و نصاریٰ، صابئیان مادہ پرستوں، اسلام سے برگشتہ افراد اور کافروں کے خلاف مشرق و مغرب میں قیام کریں گے اور ان پر اسلام پیش کریں گے، جو بھی اپنی مرضی سے قبول کرے گا تو اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھو، زکوۃ دو، اور تمام وہ چیز جو ایک مسلمان انجام دیتا ہے انجام دو، اور جو مسلمان نہیں ہوگا، اس کی گردن مار دیں گے، تاکہ مشرق و مغرب میں کوئی کافر باقی نہ بچے"

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص122؛ بحار الانوار، ج52، ص355

(2) نعمانی، غیبۃ، ص165؛ بحار الانوار، ج52، ص355

(3) سورہ آل عمران، آیت 84

عبد اللہ بن بکیر فرماتے ہیں: روئے زمین پر تو بہت سارے لوگ ہیں، حضرت کیسے سب کو مسلمان کر دیں گے یا نہیں تو گردن مار دیں گے؟

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) نے فرمایا: جب خدا ارادہ کرے تو معمولی چیز زیادہ اور زیادہ معمولی ہو جاتی ہے، [1]

شہر بن حوشب کہتا ہے: حجاج نے مجھ سے کہا: اے شہر! قرآن میں ایک آیت ہے، جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے، اور اس کے معنی نہیں سمجھ پا رہا ہوں، میں نے کہا: کون سی آیت؟ اس نے کہا جہاں پر خداوند عالم فرماتا ہے: (وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلاَّ لَيُومِنَنَّ بِهِيس قَبْلَ مَوْتِهِ) [2]

"کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہے جو مرنے سے قبل ایمان نہ لائے" بارہا اتفاق ہوا ہے کہ نصرانی یا یہودی شخص کو میرے پاس لائے گردن مارتا ہوں تو اس وقت ان کے لبوں سے میں خیرہ ہوتا ہوں، لیکن حرکت نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کی جان نکل جائے۔

شہر بن حوشب کہتا ہے: میں نے ان سے کہا: آیت کے معنی یہ نہیں ہیں جو تم خیال کرتے ہو، بلکہ مراد یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت کی اقتداء کریں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں بچے گا، مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے۔

حجاج نے پوچھا -: یہ تفسیر کہاں سے یاد کی؟ اور کس نے تمہیں یاد کرایا ہے؟ میں نے کہا: یہ تفسیر امام محمد باقر (علیہ السلام) نے بتلائی ہے، حجاج نے کہا: پھر تم نے ایک صاف وشفاف چشمہ سے حاصل کی ہے۔ [3]

---

(1) عیاشی، تفسیر، ج1، ص183؛ نور الثقلین، ج1، ص362؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص549؛ تفسیر صافی، ج1، ص267؛ بحار الانوار، ج52، ص340

(2) سورہ نساء، آیت 159

(3) ابن اثیر کہتا ہے: اُس زمانے میں کوئی اہل ذمہ نہیں رہ جائے گا جو جزیہ دے گا، اس سے مراد یہ ہے کہ اہل ذمہ یا مسلمان ہو جائیں گے یا قتل البتہ اس معنی کے برخلاف روایات بھی ہیں؛

رسول خدا فرماتے ہیں: "قیامت برپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ یہودیوں سے جنگ کرو اس گھڑی شکست خوردہ یہودی فرار کریں گے، اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن پتھر فریاد کرے، گا اے مسلمانو !اے خدا کے بندو! یہودی میری پشت کے پیچھے چھپا ہے۔[(1)]

رسول خدا فرماتے ہیں: یہودی دجال کے ہمراہ ہیں وہ فرار کرکے پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن درخت و پتھر چلا کر کہیں گے: اے روح اللہ! یہ یہودی ہے حضرت انھیں قتل کریں گے اور کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔[(2)]

البتہ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی اہل کتاب سے جنگ ہمیشہ یکسان نہیں ہے، بلکہ بعض مورد میں ان سے جزیہ لے کر انھیں ان کے دین پر باقی رہنے دیں گے، اور کچھ گروہ سے بحث و مناظرہ کرکے ان کو اس طریقے سے اسلام کی دعوت دیں گے ممکن ہے، کہ یہ کہیں کہ ان سے ابتداء میں بحث و مناظرہ کریں گے، اور جو حق سے چشم پوشی کرے، گا اس سے جنگ کریں گے۔

ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا: کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) مسجد سہلہ میں رہیں گے؟ حضرت نے کہا: "ہاں" پھر سوال کیا ان کی نظر میں اہل ذمہ کیسے ہوں گے؟ کہا: ان سے صلح آمیز طریقہ رکھیں گے، جس طرح رسول خدا نے رفتار رکھی ہے اور ذلت آمیز انداز میں جزیہ ادا کرائیں گے۔[(3)]

ابن اثیر کہتا ہے: اس وقت جزیہ دینے والا کوئی اہل ذمہ نہیں ہوگا۔[(4)]

---

(1) احمد، مسند، ج2، ص520، 398

(2) احمد، مسند، ج3، ص367؛ حاکم، مستدرک، ج4، ص503؛ ملاحظہ ہو: ابن حماد، فتن، ص159؛ ابن ماجہ، سنن، ج2، ص1359

(3) بحار الانوار، ج52، ص376

(4) نہایہ، ج5، ص197

ابن شوذب کہتا ہے : اس لئے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو مہدی کہتے ہیں کہ شام کے کسی پہاڑ کی طرف مبعوث ہوں گے، اور وہاں سے توریت کو نکالیں گے، اور اس کے ذریعہ یہودیوں سے مناظرہ کریں گے، نیز انھیں میں بعض گروہ حضرت پر ایمان آئیں گے۔[1]

3۔ باطل و منحرف فرقے

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : گروہ مرجہ پر وائے ہو ! کل جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو پھر وہ کس شخص کے پاس پناہ لیں گے ؟ راوی نے کہا: کہتے ہیں کہ اس وقت ہم اور تم دونوں ہی عدالت کے سامنے یکساں ہوں گے ؟آپ نے کہا: ان میں سے ہر ایک توبہ کرے توخدا معاف کرے گا، اور اگر اپنے اندر نفاق و دوروئی رکھتا ہو تو خداوند عالم سوائے اس کے کسی کو جلا وطن نہیں کرے گا،اور اگر ذرہ برابر بھی نفاق کو ظاہر کرے گا تو خداوند عالم اس کا خون مباح کر دے گا، اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب گوسفندوں کی گردن مارتا ہے، انھیں بھی ہلاک کردے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

راوی کہتا ہے: جب حضرت ظہور کریں گے تو تمام امور حضرت کے نفع میں ہوں گے اور وہ خون نہیں بہائیں گے ،امام (علیہ السلام) نے کہا: نہیں؛ خدا کی قسم (ایسا نہیں ہوگا) جب تک ہم لوگ ان کا خون نہ بہالیں اور پسینے نہ پونچھ لیں، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔[2]

---

(1) عقدالدرر، ص40

(2) نعمانی، غیبۃ، ص283؛ بحار الانوار، ج52، ص357

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے خوارج کی شکست کے بعدان کی لاشوں کے درمیان سے گذرتے وقت کہا: "تمھیں اس نے قتل کرایا ہے جس نے تمھیں دھوکہ دیا ہے" اس پر سوال کیا گیا: وہ کون ہے؟ امام نے جواب دیا: "شیطان اور غلیظ طبیعت لوگ" پھر اصحاب نے کہا: خداوند عالم نے، قیامت تک کے لئے انھیں ریشہ کن کر دیا ہے۔

حضرت نے کہا: نہیں؛ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ مردوں کی صلب اور عورتوں کے رحم سے ہوں گے، اور پے در پے خروج کریں گے، یہاں تک کہ اشمط نامی شخص کی سربراہی میں دریائے دجلہ وفرات کے درمیان خروج کریں گے، اس وقت میرے اہل بیت (علیہم السلام) سے ایک شخص ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا، اور انھیں ہلاک کردے گا، اس کے بعد خوارج کا قیامت تک کوئی قیام نہیں ہوگا" [1]

نیز آنحضرت بشریہ فرقہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے وہاں دس ہزار کی تعداد جنھیں تبریہ [2] کہتے ہیں کاندھوں پر اسلحے لئے ہوئے حضرت کے لئے رکاوٹ بنیں گے، اور کہیں گے جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاو؛ ہمیں فرزند فاطمہ (س) کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر حضرت تلوار کھینچیں گے اور سب کو تہہ تیغ کردیں گے" [3]

---

(1) مروج الذہب، ج2، ص218

(2) زیدیہ فرقہ کاایک فرقہ تبریہ ہے جو کثیر النوی کا باشندہ ہے ان کا عقیدہ سلیمانیہ فرقہ کی طرح ہے جو زیدیہ ہی کی ایک شاخ ہے عثمان کے اسلام و کفر کے بارے میں خاموش و مردد ہیں، اعتقادی مسائل میں معتزلہ کے ہم خیال ہیں، لیکن فقہی فروعات میں زیادہ تر ابو حنفیہّ کے پیرو ہیں، ان کا بعض گروہ امام شافعی کا تابع ہے، یا مذہب شیعہ کا بھجۃ الآمال، ج1، ص95؛ ملل و نحل، ج1، ص161

(3) ارشاد، ص364؛ کشف الغمہ، ج3، ص255؛ صراط المستقیم، ج2، ص354؛ روضۃ الواعظین، ج2، ص265؛ اعلام الوری، ص431؛ بحار الانوار، ج52، ص328

4۔ مقدس نما لوگ

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے، تو وہاں تبریہ فرقے کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرت کی راہ میں حائل ہوں گے؛ وہ لوگ قرآن کے قاری اور علماء دین ہوں گے، جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھٹا پڑا ہوگا، اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے، مگر نفاق سے ڈھکے ہوں گے، وہ سب ایک آواز ہو کر کہیں گے: اے فرزند فاطمہ (س) جدھر سے آئے ہو، اُدھر ہی لوٹ جاو، اس لئے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر نجف کی پشت سے دو شنبہ کی ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے، اور سب کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے، اس جنگ میں حضرت کا ایک سپاہی بھی زخمی نہیں ہوگا۔[1]

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسول خدا کی مشکلات کے بقدر ہوگا یا اس سے زیادہ"[2]

فضیل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانہ جاہلیت میں رسول خدا کو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے انھیں تکلیف واذیت پہنچے گی۔

میں نے سوال کیا: کیسے اور کس طرح؟ آپ نے کہا: رسول خدا ایسے زمانہ میں

---

(1) دلائل الامامہ، ص241؛ طوسی، غیبۃ، ص283؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص516؛ بحار الانوار، ج2، ص598

(2) نعمانی، غیبۃ، ص297؛ حلیۃ الابرار، ج5، ص328؛ بحار الانوار، ج52، ص362؛ بشارۃ الاسلام، ص222

مبعوث ہوئے تھے جب لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں، لکڑیوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، لیکن حضرت قائم ایسے زمانہ میں ظہور کریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے، اور آیات کی آپ کے بر خلاف تاویل کریں گے۔[1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: حضرت قائم اس درجہ انسانوں کا قتل کریں گے، پنڈلیاں خون میں ڈوب جائیں گی ایک شخص آپ کے آباء کی اولاد میں سے ان پر اعتراض کرے گا کہ لوگوں کو اپنے سے دور کر رہے ہو؛ جس طرح گوسفندوں کو دور کرتے ہیں! کیا یہ رسول کے دستور کے مطابق رفتار ہے؟

حضرت کے ناصروں میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھے گا، اور کہے گا: خاموش ہوتے ہو یا گردن ماردوں، حضرت کے ہمراہ رسول خدا سے کئے عہد و پیمان کا نوشتہ لوگوں کو دیکھائیں گے۔[2]

5۔ ناصبی (دشمنان اہلبیت علیہم السلام)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو تمام ناصبی اور دشمن اہل بیت (علیہم السلام) پر اسلام پیش کریں گے، اور اقرار کر لیا تو ٹھیک ورنہ قتل کردئے جائیں گے، یا انھیں جزیہ لینے پر مجبور کیا جائے گا، جس طرح آج اہل ذمہ جزیہ دیتے ہیں۔[3]

---

(1) اسی جگہ

(2) اثبات الہداۃ، ج3، ص585؛ بحار الانوار، ج52، ص387

(3) تفسیر فرات، ص100؛ بحار الانوار، ج52، ص372

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : جب حضرت ظہور کریں گے تو ہر ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے؛اگر قبول کر لیا توآزاد کر دیں گے، ورنہ گردن مار دیں گے، یا ان سے جزیہ لیں گے، جس طرح اہل ذمّہ سے لیا جاتا ہے،اور انھیں شہر سے دور دیہاتوں میں جلاوطن کر دیں گے۔ (1)

مرحوم مجلسی کہتے ہیں : شاید یہ حکم آغاز قیام سے متعلق ہو،اس لئے کہ ظاہری طور پر روایات کہتی ہیں کہ ان سے صرف ایمان قبول کرایا جائے گا،اگرایمان قبول نہیں کیاتو قتل کر دیئے جائیں گے۔ (2)

ابو بصیر کہتے ہیں:امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے عرض کیا: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ناصبیوں اورآپ کے دشمنوں سے کیسا سلوک ہوگا توآپ نے کہا: اے ابو محمد ! ہماری حکومت میں مخالفین کاکچھ حصہ نہیں ہے، خداوند عالم ہمارے لئے ان کا خون حلال کر دے گا، لیکن آج ہم لوگوں پر ان کا خون حرام ہے، لہٰذا تمہیں کوئی دھوکہ نہ دینے پائے ،اور یہ جان لو جس وقت ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت (مہدی) خدااوررسول نیز ہمارے لئے انتقام لیں گے۔ (3)

6۔منافقین

آیہ(لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَاْباً اَلِيْماً) (4)

"اگر تم کفر وایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے توہم صرف کافروں کو درد ناک عذاب دیتے" کی تفسیر میں امام جعفرصادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : خداوند عالم نے

---

(1) مراۃالعقول،ج26،ص160

(2) بحارالانوار،ج52،ص376

(3) سورہ فتح،آیت25

(4) کمال الدین،ج2،ص451؛المحجہ،ص206؛احقاق الحق،ج13،ص357

منافقین اورکافرین کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں، حضرت قائم اس وقت ظہور کریں گے جب کافروں اور منافقوں کی صلب سے مومن ظاہر ہو جائیں یعنی مومنین ان سے پیدا ہو جائیں اس کے بعد خداان کافروں اور منافقوں کو قتل کرے گا۔[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائم قیام کریں گے تو انھیں تم سے مدد مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی،اور تم بہت سارے منافقین سے متعلق حدود الٰہی کااجرا کریں گے۔"[2]

امام حسین (علیہ السلام) اپنے بیٹے امام سجاد (علیہ السلام) سے فرماتے ہیں: خدا کی قسم میرا خون !اس وقت تک کھولتا رہے گاجب تک کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مبعوث نہیں ہوتے،اور میرے خون کا فاسق،کافراور منافقین سے انتقام نہیں لیتے اور 70/ہزار کو قتل نہیں کرتے۔[3]

امام محمد باقر (علیہ السلام)فرماتے ہیں: جب حضرت قائم قیام کریں گے تو وہ کوفہ آئیں گے،اور وہاں تمام منافقین کو (جو حضرت کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) قتل کریں گے، نیز ان کے محلوں کو ویران، اور ان کے سپاہیوں سے جنگ کریں گے،اورانھیں اس درجہ قتل کریں گے کہ خداوند عالم راضی اور خوشنود ہو جائے گا۔[4]

---

(1)التہذیب،ج6،ص172؛وسائل الشیعہ،ج11،ص382؛ملاذالاخیار،ج9،ص455

(2)ابن شہر اشوب، مناقب،ج4،ص85؛بحارالانوار،ج45،ص299

(3)اثبات الہداۃ،ج3،ص528؛بحار الانوار،ج52،ص338

(4)سورہ حجر،آیت 38

7۔شیطان

وہب بن جمیع کہتے ہیں : حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے سوال کیا : جو خداوند عالم نے شیطان سے کہا : (فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ): ہاں (شیطان) روز معین اور وقت معلوم تک کے لئے مہلت دی گئی ہے یہ وقت معلوم کس زمانہ میں آئے گا؟ آپ نے کہا : تمھیں کیا گمان ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے؟ خداوند عالم نے شیطان کو ہمارے قائم کے قیام کے دن تک مہلت دی ہے، جب خدا انھیں مبعوث کرکے قیام کی اجازت دے گا تو حضرت مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے ، اس وقت شیطان اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا وہاں آئے گا، اور کہے گا: مجھ پر آج کے دن وائے ہو ! حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس کی پیشانی پکڑ کر اس کی گردن مار دیں گے، لہٰذا یہی وقت وقت معلوم ہوگا،جب شیطان کی مہلت کا زمانہ تمام ہو جائے گا۔[1]

خلاصہ حضرت کی جنگ خوارج ، نوصب، بنی امیہ، بنی عباس، کعبہ کے لٹیروں ، مرجہ گروہ، ظالموں ، سفیانی ، دجال، یہود وغیرہ سے ہے مختصر آپ لوگوں سے جنگ کریں گے جو محاذ آرائی اور مخالفت کریں گے نیز جو لوگ حکومت الٰہی کی تشکیل میں رکاوٹ بنیں گے لیکن جو عام کا خیال ہے کہ آنحضرت بے حد و حساب خونریزی کریں گے نعوذ باللہ سفاکی کا مظاہرہ کریں گے یہ صرف دشمنوں کے پروپیگنڈے ہیں کیسے؟ یقین کر لیا جائے کہ ایسا کریں گے جب کہ رسول خدا فرماتے ہیں : وہ تمام انسانوں میں سب سے مجھ سے مشابہ ہیں۔

---

[1] عیاشی، تفسیر ،ج2، ص243؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص551؛ تفسیر صافی، ج1، ص906؛ تفسیر برہان، ج2، ص433؛ بحار الانوار، ج60، ص254 میں نے (مولف) حضرت استاد آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی صاحب سے بھی سنا ہے علامہ محمد حسین طباطبائی نے اسی مضمون کی دوسری روایت تفسیر قمی سے نقل کی ہے، اور اس کے ذیل میں کہتے ہیں : اکثر آیات، قیامت کی تفسیر میں اہل بیت سے مروی روایات کبھی آیات کو حضرت مہدی (عج) کے ظہور اور کبھی رجعت تو کبھی قیامت سے تفسیر کرتی ہیں، شاید اس اعتبار سے ہو یہ تین دن حقائق کے ظاہر ہونے کے اعتبار سے مشترک ہوں، اگرچہ شدت و ضعف کے اعتبار سے ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ المیزان فی تفسیر القرآن، ج12 ص184؛ الرجعۃ فی احادیث الفریقین

ساتویں فصل

سنت محمدی کا احیاء (زندہ کرنا)

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی قضاوت ،جدید احکام نیز جو آپ اصلاح کریں گے، اس کے متعلق بہت ساری روایات پائی جاتی ہیں؛ایسے احکام جو موجودہ فقہی متون اور کبھی ظاہر روایات وسنت کے موافق نہیں ہیں بھائی کی میراث کا قانون عالم ذر میں شرابخور، بے نمازی کا قتل، جھوٹے کی پھانسی ، مومن سے سود لینا حرام ہے معاملات میں، مسجدوں کے مناروں کا خاتمہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دینا انھیں میں سے ہے، جو روش حضرت اپنے کاموں اور امور میں اختیار کریں گے جس کا بیان گذشتہ فصل میں ہو چکا ہے اس طرح ہے۔

روایات میں اس طرح عبارت کی تبدیلی سے جیسے جدید فیصلے ، نئی سنت ، نئی دعائیں، نئی کتاب کے اسماء کا ذکر ہے کہ ہم اسے صرف سنت محمدی کو زندہ کرنے کا نام دیتے ہیں؛

لیکن دگرگونی واختلاف کچھ اتنا ہوگا کہ دیکھنے والے لوگ دین جدید سے تعبیر کریں گے۔

جب ایسی روایتوں کا معصومین (علیہم السلام) سے صادر ہونا ثابت ہو جائے ،تو چند نکتوں کی جانب توجہ لازم و ضروری ہوگی :

1۔بعض احکام الٰہی اگرچہ ان کا سرچشمہ خداوند عالم ہی ہے لیکن اعلان واجراء کے شرائط حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے زمانے میں فراہم ہوں گے اور ہی پہ ںجوان احکام کا اعلان اور اجراء کریں گے۔[1]

---

(1) کتاب الخمس، موسوعۃ الفقھیہ، ایۃ الخوئی، ج5، ص20

2۔مرور زمانہ سے طاقتوروں اور تحریف کرنے والوں کی جانب سے احکام الٰہی میں دگرگونی و تحریفیں واقع ہوئی ہیں حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے بعد اسے صحیح و درست کردیں گے۔

کتاب القول المختصر میں ہے کہ کوئی بدعت اور سنت ایسی نہیں ہوگی جس کا پھر سے احیاء نہ کریں۔[1]

3۔اس لئے بھی کہ جو فقہاء نے حکم شرعی حاصل کیا ہے قواعد و اصول سے حاصل کیا ہے کبھی حاصل شدہ حکم شرعی واقع کے مطابق نہیں ہوتا، اگرچہ اس استنباط کا نتیجہ مجتہد اور مقلد کے لئے حجت شرعی ہے؛ لیکن امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی حکومت میں حضرت احکام واقعی کو بیان کریں گے۔

4۔بعض احکام شرعی خاص شرائط و اضطراری صورت اور تقیہ کے عالم میں غیر واقعی صورت میں بیان ہوئے ہیں جب کہ حضرت کے زمانہ میں تقیہ نہیں ہوگا اور احکام واقعی کی صورت میں بیان ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تقیہ ختم ہو جائے گا اور حضرت، تلوار نیام سے باہر نکالیں گے تو لوگوں سے تلوار کا لین دین کریں گے اور بس"[2]

مذکور بالا موارد سے متعلق چند روایت بیان کرتے ہیں:

امام جعفر صادق (علیہ السلام) ایک مفصل حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں: تم مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہمارے امر کے سامنے تسلیم رہو اور تمام امور کی بازگشت ہماری جانب کرو

---

(1) قیل۔"لایترک بدعة الا ازالھا ولا سنة الاا حیاھا"القول المختصر، ص20

(2) تاویل الآیات الظاہرہ، ج2، ص540؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص564

نیز ہماری اور اپنی حکومت اور فرج کے منتظر رہو جب ہمارے قائم ظہور کریں گے اور ہمارا بولنے والا بولے گا نیز قرآن کی تعلیم دین واحکام کے قوانین نئے سرے سے تمہیں دیں جس طرح رسول خداپر نازل ہوئے ہیں تو تمہارے علماء حضرت کی اس رفتار کا انکار کریں گے اور تم خداکے دین اور اس کی راہ پر ثابت نہیں رہوگے، مگر تلوار کے ذریعہ جو تمہارے سروں پر سایہ فگن ہوگی۔

خداوند عالم نے اس امت کے لئے گذشتہ امتوں کی سنت قرار دی ہے لیکن ان لوگوں نے سنت کو تبدیل کردیا اور دین میں تحریف کرڈالی کوئی لوگوں کے درمیان رائج حکم نہیں ہے مگر یہ کہ وحی شدہ کے احکام میں تحریف کر دی گئی ہے خداتم پر رحمت نازل کرے جس چیز کی تمہیں دعوت دی جائے اسے قبول کرو تاکہ مجدد دین آجائے" [1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم ظہور کریں گے، تو لوگوں کو نئے سرئے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور انھیں اسلام کی راہنمائی کریں گے،جب کہ لوگ پرانے اسلام سے برگشتہ اور گمراہ ہو چکے ہوں گے۔ [2] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کسی نئے دین کی پیشکش نہیں کریں گے بلکہ چونکہ لوگ واقعی اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں دوبارہ اسی دین کی دعوت دیں گے جس طرح رسول خدا نے اس کی دعوت دی ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے برید سے کہا: "اے برید خدا کی قسم کوئی حریم الٰہی ایسی نہیں ہوگی جس سے تجاوز نہ کیا گیا ہو اور اس دنیامیں کتاب خداوندی و سنت رسول خداپر کبھی عمل نہیں ہوا اور جس دن امیر المو منین (علیہ السلام) نے رحلت کی ہے اس کے بعد سے لوگوں کے درمیان حدود الٰہی کا اجراء نہیں ہوا" اس وقت فرمایا: "قسم خداکی روز و شب ختم نہیں ہوں گے مگر

---

(1) کشی، رجال، ص138؛اثبات الہداۃ، ج3، ص560؛بحار الانوار، ج52، ص246؛العوالم، ج3، ص558

(2) مفید، ارشاد، ص364؛روضۃالواعظین، ج2، ص264؛اعلام الوری، ص431؛بحار الانوار ج،51، ص30

یہ کہ خداوند عالم مردوں کو زندہ ،زندوں کو مردہ کرے گا اور حق اس کے اہل کو لوٹا دے گا اور اپنے آئین کو جو اپنے اور رسول خدا کے لئے پسند کیا ہے باقی رکھے گا۔ تمہیں مبارک ہو مبارک، کہ حق صرف اور صرف تمہارے ہاتھ میں ہے"[1]

یہ روایت بتاتی ہے کہ دگر گونی و تغیر زیادہ تر شیعوں کے علاوہ ان کے مخالفین کے لئے ہے لیکن بعض موارد میں شیعوں کے لئے بھی۔

اس فصل میں تغیرات ،اصلاحات ،کا امام زمانہ کے زمانے میں تین حصہ میں : احکام جدید، اصلاحات اور عمارتوں کی تجدید اور نئے فیصلوں کا بیان کریں گے۔

الف) احکام جدید

1۔زناکار اور زکوۃ نہ دینے والوں کو پھانسی

ابان بن تغلب کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: "اسلام میں حکم خداوندی کے مطابق دو خون حلال ہے، نیز اس وقت تک اس کا کوئی حکم نہیں دے گا جب تک کہ خداوند عالم ہمارے قائم کو نہ بھیج دے وہ خدا کے حکم کے مطابق حکم دیں گے اور کسی سے گواہ و شاہد کے طالب نہیں ہوں گے۔ حضرت زنائے محصنہ کرنے والوں (زن دار مرد،اور شوہر دار عورت) کو سنگسار کریں گے اور جو زکوۃ نہیں دے گا اس کی گردن مار دیں گے"[2]

امام جعفر صادق و امام موسیٰ کاظم (علیہما السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت مہدی

---

(1)التہذیب،ج4،ص96؛ملاذ الاخیار،ج6،ص258

(2)کافی، ج3،ص503؛الفقیہ، ج2،ص11؛کمال الدین، ج2،ص671؛وسائل الشیعہ، ج6، ص19؛بحار الانوار، ج52، ص325

(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو تین ایسا حکم دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسا حکم نہ دیا ہوگا۔ آنحضرت بوڑھے زناکار مرد کو پھانسی دیں گے اور زکوۃ نہ دینے والوں کو قتل کردیں گے ایک برادر دینی کی میراث دوسرے برادر دینی کو دیں گے (یعنی جو عالم ذر میں باہم بھائی رہے ہوں گے)"[1]

علامہ حِلّی زکوۃ نہ دینے والے کی پھانسی کے بارے میں کہتے ہیں: مسلمان ہر زمانہ میں زکوۃ کے وجوب پر متفق اور زکوۃ کو اسلام کے پنجگانہ ارکان میں سے ایک جانتے ہیں۔ لہٰذا جو اس کے وجوب کو قبول نہ کرے جبکہ فطری مسلمان ہو اور مسلمانوں کے درمیان نشو و نما پائی ہو، تو اسے بغیر توبہ کے پھانسی دیدیں گے اور اگر مسلمان ملی ہوگا تو اسے تین بار مرتد ہونے کے بعد، توبہ کی مہلت دیں گے اس کے بعد پھانسی دیدیں گے۔

یہ احکام اس صورت میں ہیں جب آگاہ و باشعور انسان وجوب کے بارے میں علم رکھتا ہو لیکن اگر وجوب سے ناواقف ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا"[2]

مجلسی اول، اس روایت کی شرح میں بعض وجوہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: شاید مراد یہ ہو کہ حضرت ان دو مورد میں اپنے علم کے مطابق حکم اور قضاوت کریں گے اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ یہی روش حضرت کے دیگر فیصلوں میں بھی ہوگی ان دو مورد سے اختصاص دینے کا راز اہمیت کے لحاظ سے ہے۔[3]

---

(1) صدوق، خصال، باب 3، ص133؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص495

(2) تذکرۃ الفقہاء، ج5، ص7 کتاب زکات؛ ملاحظہ ہو: مراۃ العقول، ج16، ص14

(3) روضۃ المتقین، ج3، ص18

2۔ قانون ارث

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں : خدا وند عالم نے، جسم سے دس ہزارسال قبل ارواح کو خلق فرمایا۔ان میں سے جو ایک دوسرے سے آسمان پر آشنا و متعارف رہے ہیں وہ زمین پر بھی آشنا رہیں گے اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہا ہے، زمین پر بھی ایسا ہی ہوگا جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو برادر دینی کو میراث تو دیں گے لیکن نسبی برادر کو محروم کر دیں گے یہی معنی ہیں خداوند عالم کے قول کے سورہ مومنون میں: (فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ)[1] جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی علت دریافت کریں گے۔[2]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "خداوند عالم نے جسم کی خلقت سے دس ہزار سال قبل، ارواح کے درمیان بھائی چارگی قائم کی لہٰذا جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو برادران دینی جن کے درمیان برادری قائم ہے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور نسبی بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں گے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے"[3]

3۔ جھوٹوں کا قتل

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو سب سے پہلے جھوٹے شیعوں کا تعاقب کریں گے اور انھیں قتل کر ڈالیں گے۔"[4] احتمال ہے کہ شاید

---

(1) سورہ مومنون آیت 101

(2) دلائل الامامہ، ص260؛ تفسیر برہان، ج3، ص120؛الشیعہ والرجعہ، ج1، ص402

(3) الفقیہ، ج4، ص254؛صدوق ، عقاید، ص76؛ حصینی، ہدایہ، ص64،87؛ مختصر البصائر، ص159؛روضہ المتقین، ج11، ص415؛بحار الانوار، ج6، ص249وج101، ص367

(4) کشی، رجال، ص299؛اثبات الہداۃ، ج3، ص561

اس سے مراد منافقین اور مہدویت کے مدعی اور بدعت گذار افراد ہوں جو دین سے لوگوں کے منحرف ہونے کا سبب بنے ہیں۔

4۔ حکم جزیہ کا خاتمہ

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "خداوند عالم دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں کرے گا، جب تک حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود اور جزیہ قبول نہ کریں اور صلیب و بتوں کو نہ توڑ دیں نیز جنگ کا زمانہ ختم ہوگا اور لوگوں کو مال و دولت لینے کے لئے آواز دیں گے اور ان کے درمیان اموال کو برابر سے تقسیم کریں گے اور لوگوں سے عادلانہ رفتار رکھیں گے"[1]

رسول خدا نے صلیبوں کے توڑنے اور سوروں کے قتل کرنے کے بارے میں (کہ اس کا مطلب جزیہ کا حکم اور مسیحیت کا دور ختم ہونا ہے) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی ایک منصف فرمانروا کی حیثیت سے ظہور کریں گے صلیبوں کو توڑ اور سوروں کو قتل کر ڈالیں گے نیز اپنے کار گذاروں کو حکم دیں گے، مال و دولت لئے شہروں کا چکر لگائیں تاکہ نیاز مند اسے لے لیں؛ لیکن کوئی نیاز منداور محتاج نہیں ملے گا"[2] شاید یہ حدیث مسیحیت اور اہل کتاب کے آخری دور کی طرف اشارہ ہو۔

5۔ امام حسین (علیہ السلام) کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام

ہروی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: یا بن رسول اللہ!

---

(1) اثبات الہداۃ، ج3، ص496

(2) عقدالدرر، ص166؛ القول المختصر، ص14

امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی اس بات کاآپ کی نظر میں کیا مطلب ہے کہ آپ فرماتے ہیں : "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے اباو اجداد کے گناہ کی سزا پائیں گے "کیا ہے؟ حضرت امام رضا (علیہ السلام) نے کہا: " یہ بات ٹھیک ہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اس آیت (وَلاَ تَزِر وَاْزِرَةٌ وِزْر اُخْرَیٰ)[1] "کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" کے کیا معنی ہیں ؟

توآپ نے کہا: جو خدا نے کہا ہے وہ درست ہے لیکن امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباو اجداد کے رویہ سے خوشحال ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کوئی کسی چیز سے خوش ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انجام دیا ہو اگر کوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور دوسرا مغرب میں رہ کر اس قتل پر اظہار خوشی کرے خداوند عالم کے نزدیک قاتل کے گناہ میں شریک ہے۔

اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلوں کے باقی ماندہ افراد کو نیست و نابود کریں گے؛اس لئے کہ وہ اپنے آباو اجداد کے کردار پر اظہار خوشی کرتے ہیں"

میں نے کہا: آپ کے قائم سب سے پہلے کس گروہ سے شروع کریں گے ؟آپ نے کہا: "بنی شیبہ سے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ مکہ معظّمہ میں خانہ خدا کے چور ہیں"[2]

6۔رہن وو ثیقہ کا حکم

علی کہتے ہیں کہ میرے والد، سالم نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے حدیث "جو کوئی

(1) سورہ کہف آیت 9

(2) علل الشرائع، ج1، ص219؛عیون اخبار الرضا، ج1، ص273؛بحار الانوار، ج52، ص313؛اثبات الہداۃ، ج3، ص455

رہن اور وثیقہ حوالہ کرنے پر.برادر مومن سے زیادہ مطمئن ہو میں اس سے بیزار ہوں" کے بارے میں ہم نے سوال کیا۔

توامام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: "یہ مطلب قائم اہل بیت (علیہم السلام) کے زمانے میں ہے"[1]

7۔ تجارت کا فائدہ

سالم کہتا ہے: میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے کہا: ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ مومن کا برادر مومن سے سود لینا حرام اور ربا ہے؟ حضرت نے کہا: "یہ مطلب ہمارے اہل بیت (علیہم السلام) قائم کے ظہور کے وقت ہوگا؛ لیکن آج جائز ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے کچھ فروخت کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے تو جائز ہے۔[2]

مجلسی اول اس روایت کی سند کو قوی جاننے کے بعد فرماتے ہیں: اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو روایات کسی مومن سے فائدہ لینے کو مکروہ سمجھتی ہیں اور اسے ربا کہتی ہیں، مبالغہ نہیں ہے ممکن ہے کہ فی الحال مکروہ ہو، لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں حرام ہو جائے،[3] لیکن مجلسی دوم اس روایت کو مجہول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: شاید ان دو مورد میں حرمت، حضرت حجت کے قیام کے زمانے سے مقید ہو۔[4]

---

(1) من لایحضرہ الفقیہ، ج3،ص200؛التہذیب، ج7، ص179؛وسائل الشیعہ، ج13،ص123؛ اثبات الہداۃ،ج3، ص455؛ملاذ الاخیار،ج11،ص315

(2) من لایحضرہ الفقیہ، ج3،ص200؛التہذیب ،ج7، ص179؛وسائل الشیعہ، ج13، ص123؛ اثبات الہداۃ ، ج3، ص455؛ملاذ الاخیار،ج11،ص315

(3) روضہ المتقین،ج7،ص375

(4) ملاذ الاخیار،ج11،ص315

8۔ برادران دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

اسحاق کہتے ہیں : میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ حضرت نے برادر مومن کی مدد و تائید کی بات چھیڑ دی اور اس وقت کہا۔"جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو برادران مومن کی مدد اس وقت واجب ہو جائے گی اور چاہئے کہ ان کی مدد کریں" [1]

9۔ قطایع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "قطایع حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے وقت نیست و نابود ہو جائیں گے ؛اس طرح سے کہ پھر کوئی قطایع کا وجود نہیں ہوگا" [2]

قطایع ۔یعنی بہت بڑا سرمایہ ، جیسے دیہات میں بے شمار زمینیں اور قلعے ہیں جسے بادشاہوں اور طاقتور افراد نے اپنے نام درج کرالیا ہے ساری کی ساری امام زمانے (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وقت ان کی ہو جائیں گی۔

10۔ دولتوں کا حکم

معاذ بن کثیر کہتا ہے کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "ہمارے خوشحال شیعہ آزاد ہیں کہ جو کچھ حاصل کریں راہ خیر میں خرچ کردیں، لیکن جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ہر خزانہ دار پر اسی کا ذخیرہ حرام ہو جائے گا مگر یہ کہ اسے حضرت کی خدمت میں لائے تاکہ اس

---

(1) صدوق، مصدقہ لاخوان، ص20؛اثبات الہداۃ، ج3، ص495

(2)قرب الاسناد، ص54؛بحار الانوار، ج52، ص309؛و ج97، ص58؛اثبات الہداۃ ،ج3، ص584،523 بشارۃ الاسلام، ص234

کے ذریعہ دشمن سے جنگ میں مدد حاصل کریں یہی خداوند عالم فرماتا ہے کہ (وَالَّـــــذِیْنَ یَکْنِــــزُوْنَ الذَّھْبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ یُنْفِقُوْنَھَاْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَاْبٍ اَلِیْمٍ)[1]

"جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں لیکن اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔"[2]

ب) اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید

1۔ مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین (علیہ السلام) کوفہ میں داخل ہوتے وقت جب کہ اس وقت ٹھیکریوں اور مٹی سے بنا ہوا تھا فرمایا: "اس شخص پر وای ہو جس نے تجھے ویران و کھنڈر کر دیا اس شخص پر وای ہو جس نے تیری بربادی کی آسانی پیدا کی ہے، اس پر وای ہو جس نے نرم و پختہ مٹی سے بنایا اور حضرت نوح (علیہ السلام) کے قبلہ کا رخ موڑ دیا۔ پھر بات جاری رکھتے ہوئے اس شخص کو مبارک ہو جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں تیری ویرانی کے گواہ ہوں، وہ لوگ امت کے نیک لوگ ہیں جو ہماری عترت کے نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے"[3]

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: "بے شک جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو مسجد کوفہ کو خراب اور اس کے قبلہ کو درست کریں گے"[4]

---

(1) سورہ توبہ آیت 36

(2) کافی، ج4، ص61؛ التہذیب، ج4، ص143؛ عیاشی، تفسیر، ج2، ص87؛ المحجہ، ص89؛ تفسیر صافی، ج2، ص413؛ تفسیر برہان، ج2، ص121؛ نورالثقلین، ج2، ص213؛ بحار الانوار، ج37، ص143؛ مراۃ العقول، ج16، ص193

(3) طوسی، غیبۃ، ص283؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص516؛ بحار الانوار، ج52، ص332

(4) نعمانی، غیبۃ، ص317؛ بحار الانوار، ج52، ص364؛ مستدرک الوسائل، ج3، ص369 وج12، ص294

2۔راستے میں واقع مساجد کی تخریب

ابو بصیر کہتے ہیں : امام محمد باقر(علیہ السلام) نے فرمایا: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو کوفے میں چار مسجد کو ویران کر دیں گے نیز کسی بلند پایہ مسجد کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی اونچائی و کنگورہ کو گرادیں گے اور بغیر بلندی سادہ حالت میں چھوڑ دیں گے نیز جو مسجد راستہ میں واقع ہوگی، اُسے گرادیں گے"[1]

شاید اس سے مراد، وہ چار مسجدیں ہیں جسے لشکر یزید کے سر براہوں نے امام حسین (علیہ السلام) کے قتل کے بعد شکرانہ کے عنوان سے کوفہ میں بنائی تھیں اور بعد میں "مساجد ملعونہ" کے نام سے مشہور ہوئیں اگر چہ آج یہ مساجد موجود نہیں ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعد میں ایک گروہ اہل بیت (علیہم السلام) کی دشمنی میں دوبارہ بناڈالے۔[2]

امام محمد باقر(علیہ السلام) ان مساجد کے بارے میں فرماتے ہیں : "کوفہ میں قتل حسین (علیہ السلام) پر خوشی منانے کے عنوان سے چار مسجد بنائی گئی یعنی مسجد اشعث، مسجد جریر، مسجد سماک، مسجد شبث بن ربعی"[3]

3۔مناروں کی ویرانی

ابو ہاشم جعفری کہتا ہے : امام حسن عسکری(علیہ السلام) کی خدمت میں تھا توآپ نے فرمایا: جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو منارے اور محراب[4] کو مساجد سے ویران

---

(1) من لایحضرہ الفقیہ ،ج1، ص53بحار الانوار،ج52، ص333؛اثبات الہداۃ،ج3، ص517،556 الشیعہ والرجعہ ،ج2، ص400؛ملاحظہ ہو: من لایحضرہ الفقیہ،ج1، ص232؛ارشاد، ص365؛روضہ الواعظین،ج2، ص264

(2) مہدی موعود، ص941؛الغارات،ج2، ص324

(3) بحارالانوار،ج45، ص189

(4) مسجد میں خلیفہ یاامام جماعت کے لئے ایک جگہ بنائی تاکہ نماز کی حالت میں وہاں کھڑے ہوں اور دشمن کی دسترس سے محفوظ رہیں

کریں گے میں نے خود سے کہا: حضرت ایسا کیوں کریں گے؟امام حسن عسکری (علیہ السلام) نے میری طرف رخ کرکے کہا: "اس لئے کہ یہ ایسی بدعت، نئی تبدیلی ہے جسے رسول خدااور کسی امام نے ایسا نہیں کیا ہے"[1]

ایک روایت کے مطابق مرحوم صدوق کہتے ہیں: کہ حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے ایک ایسی مسجد کے پاس سے جس کا منارہ بلند تھا گذرتے وقت کہا: اسے ویران کردو۔[2] مجلسی اول کہتے ہیں: کہ ان روایات سے بلند منارے کی مسجد بنانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے؛اس لئے کہ مسلمانوں کے گھروں پر بلندی و تسلط رکھنا حرام ہے، لیکن اکثر فقہاء نے اس روایت کو کراہت پر حمل کیا ہے[3] (یعنی ایسا کرنا مکروہ ہے) مسعودی و طبری کی نقل کے مطابق آپ منبروں کے ویران کرنے کا حکم دیں گے۔[4]

4۔مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں: "سب سے پہلے جس چیز کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)آغاز کریں گے وہ یہ ہے کہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دیں گے۔اور عریش موسیٰ[5] کی طرح اس پر سائبان بنائیں گے[6] (جس سے گرمی و سردی میں بچاو ہوسکے"

---

(1) طوسی، غیبۃ، ص123؛ابن شہر آشوب، مناقب، ج4، ص437؛اعلام الوری، ص355؛کشف الغمہ، ج 3، ص820؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص412؛بحار الانوار، ج50، ص215وج52، ص223؛مستدرک الوسائل، ج3، ص4839،73

(2) من لایحضرہ الفقیہ، ج2، ص155 (3) روضہ المتقین، ج2، ص109 (4) اثبات الوصیہ، ص215؛اعلام الوری، ص355

(5) عریش ایک سائبان ہے جسے اپنے سردی و گرمی اور دھوپ سے سے حفاظت کے لئے بناتے ہیں اور طریحی کی نقل کے مطابق اسے کھجور کی پتیوں یا چھال سے بناتے ہیں اور فصل کھجور کے آخر تک اس میں زندگی گذارتے ہیں اس کا خراب کرنا شاید اس دلیل سے ہے کہ ظہور امام (عج) سے پہلے مساجد سادہ حالت میں ہوجائیں گی اور آرائش کھو بیٹھیں گی منابر کی ویرانی اس دلیل سے ہے کہ یہ لوگوں کی راہنمائی اور ہدایت کے ذمہ دار نہیں رہ جائیں گے بلکہ خائن وظالم حکام کی تقویت اور مملکت اسلامیہ میں دشمنوں کے نفوذ کی توجیہ بیان ہوگی

(6) من لایحضرہ الفقیہ، ج1، ص153؛اثبات الہداۃ، ج3، ص425؛وسائل الشیعہ، ج3، ص488؛روضۃالمتقین، ج2، ص101

اس روایت کو استحباب پر حمل کیا گیا ہے؛اس لئے کہ آسمان و نماز گذار کے درمیان کسی مانع اور رکاوٹ کا نہ ہونا مستحب ہے نیز مانع کا نہ ہونا نماز و دعا کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

5۔مسجد الحرام و مسجد النبی کا اصلی حالت پر لوٹانا

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) مسجد الحرام کی موجودہ عمارت توڑ کر پہلے کی طرح اسے پرانی حالت میں تبدیل کردیں گے، نیز مسجد رسول خدا کو بھی توڑ کر اس کی اصلی حالت پر لوٹادیں گے اور کعبہ کو اس کی اصلی جگہ پر تعمیر کریں گے"[1]

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: جب حضرت قائم قیام کریں گے تو خانہ کعبہ کو اسکی پہلی صورت میں لوٹادیں گے[2] نیز مسجد رسول خدا اور مسجد کوفہ میں بھی تبدیلی لائیں گے۔

ج) قضاوت (فیصلہ)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے ظہور کے بعد ایک ہوا کو بھیجے گا جو ہر زمین پر آواز دے گی کہ یہ مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہیں جو داود و سلیمان کی روش پر فیصلہ کریں گے اور اپنے فیصلہ پر کوئی شاہد و گواہ کے طالب نہیں ہوں گے"[3]

---

(1) ارشاد، ص364؛طوسی، غیبۃ، ص297؛نعمانی، غیبۃ، ص171اعلام الوری، ص431؛ کشف الغمہ، ج3، ص255اثبات الہداۃ، ج3، ص516؛بحار الانوار، ج52، ص332

(2) اس کی حدود کو صدوق و مجلسی بیان کرتے ہیں؛ملاحظہ ہو: روضۃ المتقین، ج2، ص94؛ من لایحضرہ الفقیہ، ج1، ص914

(3) کافی، ج1، ص397؛کمال الدین، ج2، ص671؛مراۃ العقول، ج4، ص300؛اس حدیث کو مجلسی موثق جانتے ہیں ؛بحار الانوار، ج52، ص339،336،330،320

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :" حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) سے ایسے احکام اور فیصلے صادر ہوں گے کہ بعض آپ کے چاہنے والے اور ہمرکاب تلوار چلانے والے بھی معترض ہوں گے وہ حضرت آدم (علیہ السلام) کی قضاوت ہے لہٰذا حضرت اعتراض کرنے والوں کی گردن ماردیں گے پھر دوسرے انداز میں فیصلہ کریں گے جو حضرت داود کا انداز تھا؛ پھر حضرت کے چاہنے والوں کا دوسرا گروہ اس پر معترض ہوگا تو حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے۔

تیسری دفعہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی روش پر فیصلہ کریں گے تو پھر حضرت کے چاہنے والوں کا گروہ معترض ہوگا حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے اور انھیں پھانسی دیدیں گے اس کے بعد حضرت رسول خدا کی روش سے فیصلہ کریں گے تو پھر کوئی اعتراض نہیں کرے گا" [(1)]

بڑی بڑی نامور کمیٹیاں جو محرومین اور حقوق بشر کادم بھرتی ہیں وہ ایسی رفتار رکھیں گی کہ بشریت سے دشمنی کے سوا کچھ اور ظاہر نہیں ہوگا۔

حکومت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا انجام دنیا، کا وارث و مالک ہونا ہے جس میں دشمن اپنی پوری طاقت سے انسانیت کے ساتھ مبارزہ کرے گااور انسانوں کی خاصی تعداد کو قتل کرچکا ہوگا اور جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں دوسری حکومتوں سے ناامید ہو کر ایک ایسی حکومت سے متمسک ہوں گے جو اپنا وعدہ پورے کرے گی۔ یہ وہی مہدی آل محمد کی حکومت ہے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :" ہماری حکومت و سلطنت آخری حکومت ہوگی کوئی خاندان ، پارٹی ، گروہ حکومت کامالک نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ ہم سے پہلے بروی کار آکر وہ

---

(1)اثبات الہداۃ، ج3، ص585؛ بحار الانوار، ج52، ص389

بھی اس لئے کہ اگر ہماری حکومت کی روش و سیاست دیکھیں تو نہ کہیں کہ اگر ہم بھی امور کی باگ وڈور تھامتے تو ایسی رفتار کرتے یہی خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں کہ فرمایا: (وَالْعَاقِبَـةُ لِلْمُتَّقِـيْنَ)[1] "انجام متقین کے لئے ہے"[2]

د) حکومت عدل

عدالت، ایک ایسا لفظ ہے جس سے سبھی آشنا و متعارف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدالت ایک ایسی چیز ہے کہ سب سے ظاہر ہو یہ نیک اور اچھی چیز ہے ذمہ داروں اور حکام سے اس کا ظہور اور بھی اچھی چیز ہے لیکن افسوس کا مقام ہے اکثر زمانوں میں، عدالت کا صرف نام و نشان باقی رہا ہے اور بشریت نے تھوڑے زمانے میں وہ بھی اللہ والوں کی حکومت میں عدالت دیکھی ہے۔

استعمار نے اپنے فائدہ اور اپنی حاکمیت کے نفوذ کی خاطر مختلف شکلوں میں اس مقدس لفظ سے سوء استفادہ کیا ایسے دلکش نعرے سے کچھ گروہ کو اپنے ارد گرد جمع کرتے تو ہیں، لیکن زیادہ دن نہیں گذرتا کہ رسوا ہو جاتے ہیں، اور اپنی حکومت کے دوام کے لئے طاقت اور ناانصافی کا استعمال کرنے لگتے ہیں۔

مرحوم طبرسی کی نظر

مرحوم طبرسی کے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ذریعہ سنت کے زندہ کرنے کے بارے میں اقوال ہیں جسے ہم ذکر کریں گے:

اگر سوال کیا جائے کہ تمام مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت ختمی مرتبت کے بعد کوئی

---

(1) سورہ اعراف آیت 127

(2) ارشاد، ص344؛ روضۃ الواعظین، ص265؛ بحار الانوار، ج52، ص332

پیغمبر نہیں آئے گا، لیکن تم شیعہ لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے، تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے جو بیس سال سے زیادہ ہو، اور احکام دین کو نہ جانتا ہوگا اسے قتل کر دیں گے،اور مساجد، دینی زیارت گاہوں کو ویران کرادیں گے اور داود کے طریقہ پر (کہ وہ حکم صادر کرنے میں گواہ نہیں چاہتے تھے) حکم کریں گے اس طرح کی چیزیں تمہاری روایات میں وارد ہوئی ہیں یہ عقیدہ دیانت کے نسخ ہونے اور دینی احکام کے ابطال کا باعث ہے اور حضرت خاتم کے بعد ایک پیغمبر کا تم لوگ اثبات کرتے ہو اگر چہ اس کا نام تم لوگ پیغمبر کا نام نہ دو ۔ تمہارا جواب کیا ہے؟

ہم کہیں گے: جو کچھ سوال کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ قائم جزیہ قبول نہیں کریں گے بیس سالہ شخص جو احکام دینی نہ جانتا ہو اسے قتل کریں گے ہم اس سے باخبر نہیں ہیں اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس سلسلے میں خصوصی روایات ہیں تو قطعی طور پر اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ بعض مساجد، زیارت گاہوں کی تخریب سے مراد وہ مساجد اور زیارت گاہیں ہوں جو تقویٰ و دستور خداوندی کے خلاف بنائی گئی ہوں۔

تو یقینا یہ مشروع و جائز کام ہوگا نیز رسول خدا نے بھی ایسا کام کیا ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے قائم، حضرت داود (علیہ السلام) کی طرح بغیر شاہد کے فیصلہ کریں گے تو یہ بھی ہمارے نزدیک قطعی و یقینی نہیں ہے اگر صحیح بھی ہو تو اس کی تاویل اس طرح ہو گی کہ جن موارد میں قضیوں کی حقیقت اور دعوے کی صداقت کا خود علم رکھتے ہیں اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور شاہد و دلیل کے طالب نہیں ہوں گے اس لئے کہ اگر امام یا قاضی کسی مطلب پر یقین حاصل کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور یہ نکتہ دیانت کے منسوخ ہونے کا باعث نہیں ہے۔

اسی طرح جو یہ بات کہی ہے کہ قائم جزیہ نہیں لیں گے اور گواہ و شاہد کی بات نہیں سنیں گے، اگر یہ درست ہو تو بھی، دیانت کے ختم ہونے کا سبب نہیں ہے اس لئے کہ نسخ اسے کہتے ہیں کہ اس کی دلیل منسوخ شدہ کے بعد ہو اور ایک ساتھ بھی نہ ہو اگر ہر دو دلیل ایک ساتھ ہوں تو ایک کو دوسرے کا ناسخ نہیں کہہ سکتے اگر چہ معنی کے اعتبار سے مخالف ہو مثلاً اگر فرض کریں گے شنبہ کے دن فلاں وقت گھر میں سر کاٹو اور اس کے بعد آزاد ہو، تو ایسی بات کو نسخ نہیں کہتے ؛اس لئے کہ دلیل رافع، دلیل موجب کے ہمراہ ہے۔

چونکہ یہ معنی روشن ہو چکے ہیں کہ رسول خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ قائم ہمارے فرزندں میں سے ہیں اس کے حکم کی پیروی کرو اور جو حکم دیں قبول کرو ہم پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں قائم جو ہمیں حکم دیں اس پر عمل کریں لہٰذا اگر ہم نے ان کے حکم کو قبول کیا۔اگر چہ بعض گذشتہ احکام سے فرق ہوگا دین اسلام کے احکام کو منسوخ نہیں جانتے ؛اس لئے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نسخ احکام ایسے موضوع میں جس کی دلیل وارد ہو ثابت نہیں ہوتا۔[1]

---

(1) بحار الانوار، ج52، ص383؛اہل سنت سے اسی مضمون کی روایات نقل ہوئی ہیں

حصہ سوم

پہلی فصل

حکومت حق

دنیا کی وسعت اور گسترش کے باوجود اس کا ادارہ کرنا ایک دشوار و مشکل کام ہے جو صرف الٰہی راہبر اور دلسوز و ہمدرد کار گذار، الٰہی نظام اور اسلامی حکومت کے اعتقاد کے ساتھ ہی امکان پذیر ہے۔ (ممکن ہے)

امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) دنیا کا ادارہ کرنے کے لئے ایسے ایسے وزراء بھیجیں جو جنگی سابقہ رکھتے ہوں گے اور تجربہ و عمل کے اعتبار سے اپنی پایداری و ثبات قدمی کا مظاہرہ کریں گے۔

صوبہ کا مالک اپنی بھاری بھر کم شخصیت کے ساتھ صوبوں کی اداری ذمہ داری قبول کرے گا جو صرف اسلامی حکومت اور خوشنودی خداوندی کا خواہش مند ہوگا ظاہر ہے کہ جس ملک کے ذمہ دار ایسے ہوں گے وہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں نیز گذشتہ حکومتوں کی تباہی، کامیابی میں تبدیل ہو جائے گی اور ایسی حالت ہو جائے گی کہ زندہ افراد مردوں کی دوبارہ حیات کی آرزو کریں گے۔

توجہ رکھنا چاہئے کہ حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت امور کی باگ ڈور ہاتھ میں لیں گے جب دنیا بے سر سامانی اور لاکھوں زخمی، جسمی و روحانی اور ذھنی بیماریوں سے بھری ہوگی دنیا پر تباہی و بربادی سایہ فگن ناامنی و بے چینی عالم پر محیط ہوگی شہر، جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہوں گے کھیتیاں آلودہ فضا کی وجہ سے خراب اور روزی میں کمی ہوگی۔

دوسری طرف دنیا والوں نے احزاب، پارٹیاں، کمیٹیاں حکومتیں دیکھی ہیں جو دعویدار تھیں اور ہیں، کہ اگر حکومت مجھے مل جائے، تو دنیا اور اہل دنیا کی خدمت کریں اور چین و سکون، راحت و آرام اقتصادی حالت کو بہتر بنادیں گے لیکن ہر ایک عملی طور پر ایک دوسرے سے بُرا ہی ثابت ہوتا ہے سوائے فتنہ و فساد، قتل و غارت گری، ویرانی کے کچھ نہیں دیتے۔ کمیونسٹ نے تلاش کی۔ مالویزم اپنے راہبروں کی نظر میں معتوب ٹھہرا۔ مغربی ڈیموکراسی نے انسان فریبی کے علاوہ کوئی نعرہ نہیں لگایا۔

آخر میں ایک ایسادن آئے گا کہ عدل و عدالت ایک قوی خدار سیدہ الٰہی انسان کے ہاتھ میں ہوگی اور ظلم وجور سے مردہ زمین پر عدالت قائم ہوگی وہ اس شعار کے اجرا کرنے میں ((یَمْـلَا ءُ الْاَرْضَ قِسْـطاً وَ عَـدْلاً)) "زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے "مصمم ہوں گے جس کے آثار ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔[1]

حضرت، حکومت اس طرح تشکیل دیں گے اور لوگوں کو ایسی تربیت کریں گے کہ ذہنوں سے ستم مٹ چکا ہوگا بلکہ روایات کی تعبیر کے اعتبار سے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا حدیہ کہ حیوانات بھی ظلم و تعدی سے باز آجائیں گے گوسفند، بھڑیئے ایک ساتھ بیٹھیں گے۔

ام سلمیٰ کہتی ہیں: رسول خدا نے فرمایا: "مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سماج میں ایسی عدالت قائم کریں گے کہ زندہ افراد آرزو کریں گے، کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عدالت سے فیضیاب ہوتے"

امام محمد باقر(علیہ السلام) آیہ شریفہ (وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا)[2]

---

(1) مجمع الزوائد، ج7، ص315؛ الاذاعہ، ص119؛ حقاق الحق، ج13، ص294 (2) سورہ بقرہ آیت 251

"جان لو کہ خداوند عالم زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا" کی تفسیر فرماتے ہیں: خداوند عالم زمین کو حضرت قائم کے ذریعہ زندہ کرے گا آنحضرت زمین پر عدالت برپا کریں گے اور اسے عادلانہ انداز سے زندہ کریں گے جب کہ ظلم وجور سے مردہ ہو چکی ہو گی"[1]

نیز امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خدا کی قسم یقینی طور پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عدالت گھروں کے اندر بلکہ کمروں میں نفوذ کر چکی ہو گی جس طرح سردی و گرمی کا اثر ہوتا ہے"[2]

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ بعض گروہ کے چاہنے اور مخالفت کے باوجود، عدالت پوری دنیا میں بغیر استثناء قائم ہو گی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ (اَلَّذِیْنَ اِنْ مَکَّنّٰاهُمْ فِیْ الْاَرْضِ اَقَامُوْا الصَّلٰوةَ)[3] "اگر زمین میں ان لوگوں کو حاکم بنادیں تو وہ نماز قائم کریں گے وغیرہ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصروں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔خداوند عالم ان کے ذریعہ اپنے دین کو ظاہر کرے گا اس طرح سے کہ ظلم و ستم کا خاتمہ اور بدعت کا نشان تک مٹ جائے گا"[4]

امام رضا (علیہ السلام) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں: "جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)

---

(1) کمال الدین، ص668؛المحجہ، ص419؛نور الثقلین، ج5، ص242؛ینابیع المودة، ص429؛بحار الانوار، ج51، ص54

(2) نعمانی، غیبۃ، ص159؛اثبات الہداة، ج3، ص544؛بحار الانوار، ج52، ص362

(3) سورہ حج آیت 41

(4) تفسیر صافی، ج2، ص87؛المحجہ، ص143؛احقاق الحق، ج13، ص341

ظہور کریں گے تو معاشرہ میں ایسی میزان عدالت قائم کریں گے جس کے بعد پھر کوئی ظلم نہیں کرے گا۔[1]

نیز حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت کسانوں اور لوگوں کے درمیان عادلانہ رویہ اپنائیں گے"[2]

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ پانچ سو درہم بابت زکات ہیں اسے لے لیجئے! امام نے کہا: "اسے تم خود ہی اپنے پاس رکھو اور اپنے پڑوسیوں، بیماروں، ضرورت مند مسلمانوں کو دیدو" پھر فرمایا: جب ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو برابر سے مال تقسیم کریں گے اور عدالت کے ساتھ ان سے رفتار رکھیں گے جو ان کی پیروی کرے گا، گویا اس نے خدا کی پیروی کی ہے اور جو نافرمانی کرے، خدا کا نافرمان شمار ہوگا اسی وجہ سے حضرت کا نام مہدی رکھا گیا ہے کہ پوشیدہ امور و مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں۔[3]

حضرت مہدی کی عدالت زمانے میں اتنی وسیع ہوگی کہ شرعی اولویت کی بھی رعایت ہوگی یعنی جو لوگ واجبات انجام دیتے ہیں، ان پر مستحبات انجام دینے والوں کو، مقدم رکھا جائے گا۔مثال کے طور پر حضرت قائم کے زمانے میں اسلام اور الٰہی حکومت کا پوری دنیا میں بول بالا ہوگا، تو فطری ہے کہ الٰہی نعروں کی ناقابل وصف شان و شوکت ظاہر ہو

حج ابراہیمی شعار الٰہی کا ایک جز ہے جو حکومت اسلامی کی وسعت سے پھر کوئی حج پر جانے سے مانع و رکاوٹ نہیں ہوگی اور لوگ باڑھ کی مانند کعبہ کی سمت روانہ ہوں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ کعبہ کے ارد گرد ایک بھیڑ اژدہام ہوگا اور اتنا کہ حج کرنے والوں کے لئے کافی نہ ہوگا پھر امام (علیہ السلام)

---

(1) کمال الدین، ص372؛ کفایۃ الاثر، ص270؛ اعلام الوری، ص408؛ کشف الغمہ، ج3، ص314؛ فرائد السمطین، ج2، ص336؛ ینابیع المودۃ، ص448؛ بحار الانوار، ج52، ص321؛ احقاق الحق، ج13، ص364

(2) اثبات الہداۃ، ج3، ص496

(3) عقدالدرر، ص39؛ احقاق الحق، ج13، ص186

حکم دیں گے اولویت ان کو ہے جو واجب ادا کرنے آتے ہیں امام صادق (علیہ السلام) کے بقول یہ سب سے پہلی عدالت کی جلوہ گاہ ہوگی۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "سب سے پہلے حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عدالت سے جو چیز آشکار ہوگی وہ یہ کہ حضرت اعلان کریں گے کہ جو لوگ مستحبی حج، مناسک اور حجر اسود کو چومنے اور مستحبی طواف انجام دینے جارہے ہیں وہ واجب حج ادا کرنے والوں کے حوالے کردیں "[1]

الف) دلوں پر حکومت

واضح ہے کہ کوئی حکومت مختصر مدت میں دشواریوں پر حاکم ہو اور بے سر وسامانی کا خاتمہ اور دلوں سے یاس و نا امیدی کو ختم کرے اوران دلوں میں امید کی لہر دوڑائے تو یقینا لوگ اس کی حمایت کریں گے نیز ایسا نظام جو جنگ کی آگ بجھادے امنیت وآسایش کی راہ ہموار کردے حتی کہ حیوانات اس سے بہرہ مند ہوں یقینا لوگوں کے دلوں پر حاکم ہوگا نیز لوگ ایسی حکومت کے خواہشمند بھی ہیں اس لحاظ سے روایات میں امام سے لگاو اور تمسک کو پسندیدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

رسول خدا فرماتے ہیں : تم لوگوں کو مہدی قریشی کی بشارت دیتا ہوں جس کی خلافت سے زمین وآسمان کے رہنے والے راضی ہیں"[2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : "میری امت کا ایک شخص قیام کرے گا جسے زمین وآسمان والے دوست رکھیں گے"[3]

صباح کہتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں

---

(1) کافی، ج4، ص427؛ من لایحضرہ الفقیہ، ج2، ص525؛ بحار الانوار، ج52، ص374

(2) ینابیع المودۃ، ص431؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص524

(3) فردوس الاخبار، ج4، ص496؛ اسعاف الراغبین، ص124؛ احقاق الحق، ج19، ص663؛ الشیعہ والرجعہ، ج1، ص612

بزرگ خرد ہونے اور خرد بزرگ ہونے کی تمنا کریں گے"[1] شاید اس لئے چھوٹے ہونے کی آرزو ہو کہ وہ زیادہ دن تک حضرت مہدی کی حکومت میں رہنا چاہتے ہوں اور خرد بڑے ہونے کی آرزو اس لئے کریں گے کہ وہ مکلّف ہونا چاہتے ہوں گے تاکہ حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی الٰہی حکومت کے پروگرام کو اجراء کرنے میں خاص نقش و کردار پیش کر سکیں اور اخروی جزا کے مالک ہوں۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت اس درجہ موثر ہوگی کہ مردے زندہ ہونے کی آرزو کریں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "میرے فرزندوں میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کے ظہور اور حکومت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مردے قبر میں رہنا نہیں چاہیں گے مگر یہ کہ وہی تمام سہولتیں و فوائد انھیں قبر میں حاصل ہوں وہ لوگ ایک دوسرے کے دیدار کو جائیں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی خوشخبری دیں گے"[2]

کامل الزیارات میں،[3] "الفرحۃ" خوشی و شادمانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور لفظ میت کا روایت میں استعمال قابل غور ہے، اس لئے کہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ عیش و عشرت عمومی و نوعی ہے اور ارواح کے کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے، اگر اس روایت کو اُن روایات سے ضمیمہ کر دیں جو کہتی ہیں: "کافروں کی روح بد ترین حالت اور زنجیر و قید خانوں میں زندگی بسر کریں گی" تو اس روایت کے معنی روشن ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ امام کے ظہور کے ساتھ ہی انھیں عذاب سے رہائی

---

(1) ابن حماد، فتن، ص99؛ الحاوی للفتاوی، ج2، ص78؛ القول المختصر، ص21؛ متقی ہندی، برہان، ص86؛ ابن طاوس، ملاحم، ص70

(2) کمال الدین، ج2، ص653؛ بحار الانوار، ج52، ص328؛ وافی، ج2، ص112 (3) کامل الزیارات، ص30

ممکن ہے کہ صباح سے مراد ابن عبد الرحمان مرسی ہوں یا محارب تمیمی کوفی یا ان دونوں کے علاوہسیر اعلام النبلاء، ج14، ص12

کا حکم مل جائے گا یا حالت (گشائش و رحمت کہ فرشتوں کی رفتار کے مطابق عذاب نہیں ہے) دگرگون ہو جائے گی ایک مدت کے لئے خواہ کوتاہ کیوں نہ ہو زمین پر الٰہی حکومت کے تشکیل پانے کے احترام میں کافروں، منافقوں کی روح سے شکنجہ عذاب ختم ہو جائے گا۔

ب) حکومت کا مرکز (پایہ تخت)

ابو بصیر کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمد اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ ہیں وارد ہوئے ہیں" میں نے کہا: کیا ان کا گھر مسجد سہلہ ہے؟ امام نے کہا: "ہاں؛ وہی جگہ جو حضرت ادریس کا ٹھکانا تھی کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا، جب تک وہاں اس نے نماز نہیں پڑھیجو وہاں ٹھہرے ایسا ہی ہے کہ رسول خدا کے خیمہ میں ہو۔ کوئی مومن مرد و عورت ایسا نہیں ہے جس کا دل وہاں نہ ہو ہر روز و شب فرشتہ الٰہی اس مسجد میں پناہ لیتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں اے ابو محمد! اگر میں تمہارے قریب ہوتا تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا۔

اُس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے، اورخداوند عالم اپنے رسول اور ہمارے تمام دشمنوں سے انتقام لے گا"[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مسجد سہلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "وہ ہمارے صاحب (حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا گھر ہے، جس وقت وہ اپنے تمام خاندان سمیت وہاں قیام پذیر ہوں گے"[2]

---

(1) کافی، ج3، ص495؛کامل الزیارات، ص30 ؛راوندی، قصص الانبیاء، ص80؛التہذیب، ج6، ص31؛اثبات الہداۃ، ج3، ص583؛وسائل الشیعہ، ج3، ص524؛بحار الانوار، ج52، ص376، 317؛مستدرک الوسائل، ج3، ص414

(2) کافی، ج3، ص495؛ارشاد، ص362؛التہذیب، ج3، ص252؛طوسی، غیبۃ، ص282؛وسائل الشیعہ، ج3، ص325؛ بحار الانوار، ج52، ص331ملاذ الاخیار، ج5، ص475

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : " حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے اور وہیں قیام پذیر ہوں[1] گے " نیز آنحضرت فرماتے ہیں : " جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کریں گے تو کوفہ کی سمت جائیں گے، تو ہر مومن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے آس پاس اُس شہر میں مقیم ہونا چاہے گا یا حداقل اس شہر میں آئے گا "[2] حضرت امیر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : " ایک روز آئے گا کہ یہ جگہ (مسجد کوفہ) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا مصلیٰ قرار پائے گی "[3]

ابو بکر حضرمی کہتے ہیں امام محمد باقر یا امام جعفر صادق (علیہما السلام) سے میں نے کہا : کونسی زمین اللہ اور رسول خدا کے حرم کے بعد زیادہ فضیلت رکھتی ہے ؟ تو آپ نے کہا : " اے ابو بکر ! سر زمین کوفہ پاکیزہ جگہ اور اس میں مسجد سہلہ ہے ایسی مسجد ہے جس میں تمام پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں سے عدالت الٰہی جلوہ گر ہو گی نیز اللہ کے قائم اور تمام قیام کرنے والے وہیں ہوں گے یہ پیغمبروں اور ان کے صالح جانشینوں کی جگہ ہے "[4]

محمد بن فضیل کہتا ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہو گی جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں[5]

رسول خدا فرماتے ہیں : " حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) 10/9/ سال حکومت کریں گے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ کے لوگ ہیں "[6]

---

(1) راوندی، قصص الانبیاء، ص80؛ بحار الانوار، ج52، ص225

(2) بحار الانوار، ج52، ص285؛ طوسی، غیبۃ، ص275 تھوڑے سے فرق کے ساتھ

(3) روضۃ الواعظین، ج2، ص337؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص452

(4) کامل الزیارات، ص30؛ مستدرک الوسائل، ج3، ص416

(5) طوسی، غیبۃ، ص273؛ بحار الانوار، ج52، ص330

(6) فصل الکوفہ، ص25؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص609؛ حلیۃ الابرار، ج2، ص719؛ اعیان الشیعہ، ج2، ص51

تمام روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شہر کوفہ (امام زمانہ) کی کارکردگی و فعالیت نیز فرمانروائی کا مرکز ہوگا۔

ج) حکومت مہدی کے کارگذار۔

فطری ہے کہ جس حکومت کی رہبری حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہاتھ میں ہوگی، اس کے عہد یدار و کارگذار بھی امت کے نیک اور صالح افراد ہوں گے اس لحاظ سے، ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ روایات حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت، پیغمبروں، ان کے جانشینوں، صاحبان تقوا، زمانہ کے نیک افراد، گذشتہ امتوں اور بزرگ اصحاب پیغمبر کے ذریعہ تشکیل کو بیان کرتی ہیں جن میں بعض کا نام درج ذیل ہے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)۔اصحاب کہف کے سات آدمی، یوشع وصی موسیٰ (علیہ السلام)، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی و قبیلہ ہمدان۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں روایات متعدد الفاظ سے یاد کرتی ہیں کبھی وزیر، جانشین، کمانڈر، حکومت کے مسول و ذمہ دار وغیرہ۔[1]

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وزیر، رازدار، جانشین ہیں۔[2]

اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے تو حضرت کے اموال دریافت کرنے کے مسول ہوں گے نیز اصحاب کہف ان کے پیچھے ہوں گے۔[3]

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص83؛ابن حماد، فتن، ص160

(2) غایۃ المرام، ص697؛حلیۃ الابرار، ج2، ص620

(3) غایۃ المرام، ص697؛حلیۃ الابرار، ج2، ص620

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو17/افراد کو کعبہ کی پشت سے زندہ کریں گے وہ سترہ/17 افراد یہ ہیں پانچ قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے وہ لوگ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے عادلانہ رفتار رکھیں گے ،7/آدمی اصحاب کہف سے یوشع وصی موسیٰ(علیہ السلام)۔ مومن آل فرعون ، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری ،مالک اشتر نخعی۔[(1)]

بعض روایات میں ان کی تعداد ستائیس تک بیان کی گئ ہے نیز قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے چودہ کی تعداد مذکور ہے[(2)]اور ایک دوسری روایت میں مقداد کا بھی نام مذکور ہے۔[(3)]

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں "سپاہی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے

---

(1)عیاشی ، تفسیر ،ج2،ص32؛دلائل الامامہ ،ص274؛مجمع البیان ،ج2،ص489؛ارشاد، ص365کشف الغمہ، ج3 ،ص256؛روضۃالواعظین ،ج2،ص266؛اثبات الہداۃ،ج3،ص550؛بحار الانوار،ج52،ص346

(2)اثبات الہداۃ،ج3،ص573

(3)مقداد،رسول خدا اور حضرت علی کے اصحاب میں ہیں ان کی عظمت شان کے لئے یہی کافی ہے کہ ایک روایت کے مطابق،خدا وندعالم نے سات آدمیوں کی وجہ سے کہ ان میں ایک مقداد بھی ہیں ہمیں روزی دیتا ہے اور تمہاری مدد کرتااور بارش نازل کرتا ہے اس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت وامامت کے موضوع سے بہت ہاتھ پیر مارااور انتھک کوشش کی ہے۔

رسول خداان کے بارے میں فرماتے ہیں :(کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا کہ میں چار شخص کو دوست رکھوں : علی، مقداد ،ابوذراور سلمان فارسی" دوسری روایت میں ہے کہ بہشت مقداد کی مشتاق ہے۔(معجم رجال الحدیث،ج8،ص314)اس نے دوبارہ ہجرت کی اور مختلف جنگوں میں شرکت کی جنگ بدر میں رسول خدا سے عرض کیا :کہ ہم بنی اسرائیل کی طرح حضرت موسی سے گفتگو نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے پہلو اوہمرکاب دشمن سے لڑیں گے، مقداد حضرت امیر کے شرطۃالخمیس کاایک جز تھے مقداد نتیجۃً70/سال کی عمر میں 33ء ھ کو"جرف" نامی سرزمین جو 30/ میل مدینہ سے دور ہے سرای جاودانی کی سمت کوچ کر گئے، لوگوں نے بقیع تک آپ کے جنازہ کی تشییع کی اور وہیں سپرد لحد کردیا۔

آگے آگے ہوں گے اور قبیلہ (1) ہمدان کے لوگ آپ کے وزیر ہوں گے۔ (2)

پھر بھی اس سلسلے میں یوں بیان کیا گیا ہے: -"خدا ترس لوگ حضرت مہدی کے ساتھ ہوں گے، ایسے لوگ جنھوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی ہے وہی لوگ حضرت کی نصرت کریں گے اور آپ کے وزیر اور امور حکومت کو سنبھالیں گے جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے" (3)

---

(1) ہمدان یمن میں ایک بڑا قبیلہ ہے انھوں نے جنگ تبوک کے بعد حضرت رسول خدا کی خدمت میں ایک نمایندہ بھیجا اور حضرت نے 9ھ میں حضرت امیر المومنین کو یمن روانہ کیا تا کہ ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں رسول خدا کا پیغام پڑھے جانے کے بعد سارے کے سارے مسلمان ہو گئے حضرت علی نے ایک خط میں رسول خدا کو ہمدانی طائفہ کے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس خط میں ہمدان پر تین بار درود بھیجا رسول خدا خط پڑھنے کے اس خبر کے شکرانہ کے طور پر سجدہ شکر بجالائے حضرت علی نے ان کی مدح میں اس طرح بیان کیا ہے: "ہمدان والے دیندار اور نیک اخلاق ہیں، ان کا دین، ان کی شجاعت اور دشمن کے مقابل ان کے غلبہ نے انھیں زینت بخشی ہے اگر میں جنت کا دربان ہوا تو ہمدانیوں سے کہوں گا سلامتی کے سے اس میں داخل ہو جاو۔ آنحضرت نے معاویہ کی دھمکیوں کے جواب میں، قبلیہ ہمدان کی توانائی و قوت کو اس پر ظاہر کیا اور کہا: "جب ہم نے موت کو سرخ موت پایا، تو ہمدان طائفہ کو آمادہ کیا، ایک شخص نے حضرت پر اعتراض کیا بہت ممکن تھا کہ لشکر اکٹھا کرنے میں خلل واقع ہو جائے حاضرین واقعہ نے اسے لات گھونسا مار کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا اور حضرت نے اس کا دیہ دیا۔ ہمدان کا طائفہ ان تین طائفہ میں ایک تھا جو حضرت کے لشکر کی بھاری اکثریت کو تشکیل دیتا تھا صفین کی ایک جنگ میں داہنا بازو بن کر اپنی بے مثال ثبات قدمی اور پایداری کا مظاہرہ کیا خاص کر 800/سو ہمدانی جوانوں نے آخر دم تک استقلال و پایداری دیکھائی اس میں 180/افراد شہید اور زخمی ہوئے اور گیارہ کمانڈر شہید، اگر پرچم ان میں سے کسی کے ہاتھ سے زمین پر گر جاتا تھا تو دوسرا ہاتھ میں اٹھالیتا تھا اور اپنے رقیب "ازد" اور "بجیلہ" سے جنگ کرنے میں ان کے تین ہزار کو مار ڈالا۔

جنگ صفین کی کسی ایک شب کے موقع پر معاویہ نے چار ہزار افراد کے ساتھ حضرت علی کے لشکر پر شب خون کا ارادہ کیا تو ہمدان کا قبیلہ اس ناپاک ارادہ سے آگاہ ہوا تو صبح تک پوری آمادگی کے ساتھ نگہبانی کرتا رہا، ایک دن معاویہ نے اپنے لشکر سمیت اس قبیلہ سے جنگ شروع کر دی، لیکن ان سے قابل دید شکست کے ساتھ میدان جنگ سے فرار کر گیا معاویہ نے "عک" نامی قبیلہ کو ان سے جنگ کے لئے روانہ کیا ہمدانیوں نے ان پر اس طرح حملہ کیا کہ معاویہ کو پیچھے ہٹنے کا حکم دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔ حضرت علی نے ان سے فرمائش کی کہ سرزمین حمص کے سپاہیوں کو سرکوب کریں ہمدانی لوگ ان پر بھی حملہ ور ہوئے اور دلیرانہ جنگ کے بعد انھیں شکست دیدی اور معاویہ کے خیمے سے پیچھے ہٹا دیا، ہمدان کا گروہ ہمیشہ حضرت کا مطیع و فرمانبر دار تھا اور جب نیزہ پر قرآن بلند کرنے سے حضرت علی کے لشکر کے درمیان اختلاف ہوا تو اس قبیلہ کے رئیس نے حضرت سے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جو حکم دیں گے ہم اجرا کریں گے۔

(2) عقدالدرر، ص97 (3) نورالابصار، ص187؛ وافی، ج2، ص114؛ نقل از "فتوحات مکیہ"

ابن عباس کہتے ہیں: اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر ومددگار ہیں۔[1]

حلبی کہتے ہیں: تمام اصحاب کہف عرب قبیلہ سے ہیں وہ صرف عربی بولتے ہیں اور وہی لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وزیر ہیں۔[2]

مذکورہ بالا روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کی اتنی بڑی ذمہ داری اور وسیع و عریض اسلامی سرزمین کی مدیریت ہر کس وناکس کو نہیں دی جا سکتی، بلکہ ایسے افراد اس ذمہ داری کو قبول کریں گے کے جو بارہاکہ آزمائے ہوئے ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف آزمایشوں میں ثابت کر چکے ہیں۔ اسی لئے، دیکھتا ہوں کہ، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے وزراء میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سرفہرست ہیں اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے لائق و قابل اہمیت افراد میں سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی ہوں گے یہ لوگ رسول خدااور حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) کے زمانہ میں بھی اپنی استعداد وصلاحیت ظاہر کر چکے ہیں نیز قبیلہ ہمدان نے تاریخ اسلام میں حضرت علی (علیہ السلام) کے دور میں نمایاں کام انجام دیئے ہیں لہٰذا اس حکومت کے وہ لوگ بھی منصب دار ہوں گے۔

د) حکومت کی مدت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی کتنی مدت تک ہے اس سلسلے میں شیعہ و سنی کی متعدد روایات ہیں۔ بعض روایات 7/سال معین کرتی ہیں تو بعض 10/9/اور20/سال بیان کرتی ہیں بلکہ بعض روایات ہزار سال تک بیان کرتی ہیں، لیکن جو مسلّم اور قطعی ہے وہ یہ کہ آپ کی حکومت

---

(1) الدرالمنثور، ج4، ص215؛ متقی ہندی، برہان، ص150؛ العطرالوردی، ص70

(2) السیرۃالحلبیہ، ج1، ص33؛ منتخب الاثر، ص485

7/سال سے کم نہیں ہے نیز بعض ائمہ (علیہم السلام) سے مروی روایات اسی کہ زیادہ تاکید بھی کرتی ہیں۔
شاید یہ کہا جاسکے کہ مدت حکومت 7/سال ہے؛ لیکن اس کے سال اس زمانے کے سالوں سے متفاوت ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت مہدی کی حکومت 7/سال ہے لیکن ہر سال تمہارے سالوں کے دس سال کے برابر ہے لہٰذا تمہارے اعتبار سے حکومت 70/سال تک ہوگی"[1] حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سات سال حکومت کریں گے کہ ہر سال تمہارے سال سے دس گنا ہوگا"[2]

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں: کہ "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہم سے ہیں اور سات سال تک جملہ امور کی دیکھ بھال کریں گے"[3] نیز فرماتے ہیں: "آنحضرت اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے۔"[4]
اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت سات سال تک ہے، اگر کم ہو ورنہ 10/9/سال تک ہوگی"[5] نیز مذکور ہے: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) 9/سال اس دنیا میں حکومت کریں گے"[6]

---

(1) مفید، ارشاد، ص363؛ طوسی، غیبۃ، ص283؛ روضۃ الواعظین، ج2، ص264؛ الصراط المستقیم، ج2، ص241؛ الفصول المھمہ، ص302؛ الایقاظ، ص249؛ بحار الانوار، ج52، ص291؛ نور الثقلین، ج4، ص101

(2) عقد الدرر، ص224،328؛ اثبات الھداۃ، ج3، ص624

(3) الفصول المھمہ، ص302؛ ابن بطریق، عمدہ، ص435؛ دلائل الامامہ، ص258؛ حنفی، برہان، ص99؛ مجمع الزوائد، ج7، ص314؛ فرائد السمطین، ج2، ص330؛ عقد الدرر، ص20،236؛ شافعی، بیان، ص50؛ حاکم، مستدرک، ج4، ص755؛ کنز العمال، ج14، ص264؛ کشف الغمہ، ج3، ص262؛ ینابیع المودۃ، ص431؛ غایۃ المرام، ص698؛ بحار الانوار، ج15، ص28

(4) عقد الدرر، ص20؛ بحار الانوار، ج51، ص82

(5) ابن طاوس، ملاحم، ص140؛ کشف الاستار، ج4، ص112؛ مجمع الزوائد، ج7، ص314

(6) ابن طاوس، طرائف، ص177

جابر بن عبد اللہ انصاری نے امام محمد باقر(علیہ السلام) سے سوال کیا: "امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کتنے سال زندگی کریں گے ؟حضرت نے کہا: قیام کے دن سے وفات تک 19/سال طولانی ہو گی"[1]

رسول خدا نے فرمایا: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)20/ سال تک حکومت کریں گے اور زمین سے خزانے برآمد کریں گے، نیز سرزمین شرک کو فتح کریں گے"[2]

نیز حضرت فرماتے ہیں : مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میرے فرزندوں میں ہیں اور20/ سال حکومت کریں گے"[3]

اسی طرح روایت میں ہے آنحضرت 10/سال حکومت کریں گے۔[4]

حضرت علی(علیہ السلام) اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کتنے سال حکومت کریں گے ؟آپ نے فرمایا: "30/یا40/سال حکومت کریں گے"[5]

امام جعفر صادق(علیہ السلام) نے فرمایا: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے فرزندوں میں ہیں اور اوران کی حضرت ابراہیم خلیل کی عمر کے برابر عمر ہو گی 80/سال میں ظہور کریں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے"[6]

---

(1)عیاشی، تفسیر،ج2،ص326؛نعمانی،غیبۃ،ص331؛اختصاص،ص257؛بحار الانوار،ج52،ص298

(2)فردوس الاخبار، ج4،ص221؛العلل المتناہیہ، ج2،ص858؛دلائل الامامہ، ص233؛اثبات الہداۃ، ج3، ص593؛بحار الانوار،ج51، ص91؛ملاحظہ ہو: طبرانی، معجم، ج8، ص120؛اسد الغابہ ،ج4،ص353؛فرائد السمطین، ج2، ص314؛ مجمع الزوائد،ج7، ص318؛لسان المیزان،ج4،ص383

(3)کشف الغمہ، ج3،ص271؛ابن بطریق ،عمدہ، ،ص439؛بحارا لانوار، ج51، ص1؛ابن طاوس، ملاحم، ص251؛ فردوس الاخبار،ج4،ص6؛دلائل الامامہ،ص233؛عقدالدرر، ص239؛ینابیع المودۃ،ص432

(4)نورا لابصار، ص170؛الشیعہ والرجعہ، ج1،ص225؛ملاحظہ ہو: فضل الکوفہ، ص25؛اعیان الشیعہ، ج2،ص15؛ ینابیع المودۃ، ص492

(5)ابن حماد، فتن، ص104؛کنزل العمال،ج14،ص591

(6)اثبات الہداۃ،ج3،ص574

نیز آنحضرت نے فرمایا: "19/سال و کچھ مہینے حکومت کریں گے "[1]

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : 309/ سال حکومت کریں گے؛ جس طرح اصحاب کہف غار میں اتنی مدت رہے ہیں'و'[2]

مرحوم مجلسی فرماتے ہیں: جو روایات حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی تعین کرتی ہیں ان کی درج ذیل توجیہ کی جا سکتی ہے : بعض روایات تمام مدت حکومت پر دلالت کرتی ہیں بعض حکومت کے ثبات و برقراری پر بعض سال اور ایام کے اعتبار سے ہیں جن سے ہم آشنا ہیں۔ بعض احادیث حضرت کے زمانے میں سال و روز پر دلالت کرتی ہیں جو طولانی ہوں گے اور خداوند عالم حقیقی مطلب سے آگاہ ہے۔[3]

مرحوم آیۃاللہ طبسی (میرے والد بزرگ) ان روایات کو بیان کرنے کے بعد 7/ سال والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں؛ لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ اس معنی میں کہ ہر سال ہمارے سالوں کے مطابق دس سال کے برابر ہوگا۔[4]

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص331؛ بحار الانوار، ج52، ص298وج53، ص3

(2) طوسی، غیبۃ، ص283؛ بحار الانوار، ج52، ص390؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص584

(3) بحار الانوار، ج52، ص280

(4) الشیعۃ والرجعۃ، ج1، ص225

دوسری فصل

علم ودانش اور اسلامی تہذیب میں ترقی

جس حکومت کا راہبر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جیسا ہو جن پر علم و دانش کے دروازے ان پر کھلے ہیں نہ اس حدتک کہ جیسا پیغمبروں اور اولیاء خدا پر کھلے تھے بلکہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ علم و دانش سے بہرہ مند ہوں گے، قطعی طور پر علمی ترقی حیرت انگیز ہوگی اور دنیائے علم ودانش میں خیرہ کر دینے والے تبدیلی واقع ہوگی۔

علم و دانش کاادراک و شعور امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقایسہ نہیں ہے نیز لوگ بھی اس ترقی پذیر دانش کا خیر مقدم کریں گے حتی عورتیں جن کا سن ابھی زیادہ گذرا نہیں ہوگا اس طرح کتاب خداوندی ومذہب کے مبانی سے آشنا ہوں گی کہ آسانی سے حکم خدا قرآن سے نکال لیں گی۔

نیز صنعت و ٹکنالوجی کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی اگرچہ ان جزئیات کو روایات نے بیان نہیں کیا ہے، ان تمام روایات سے جو اس سلسلے میں بیان ہوئی ہیں حیرت انگیز دگرگونی و تغیر کا پتہ چلتا ہے، جیسے وہ روایات جو بتاتی ہیں ایک شخص مشرق میں ہونے کے باوجود مغرب والے برادر کو دیکھے گا، حضرت تقریر

کے وقت تمام دنیاوالوں کو دیکھیں گے، حضرت کے چاہنے والے دوری کے باوجود ایک دوسرے سے باتیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی بات سنیں گے، تعلیمی لکڑی (چھڑی) اور جوتے کے بند و فیتے انسان سے گفتگو کریں گے گھر کے اندر موجود چیزیں انسان کو خبر دیں گی، اور بادل پر سوار ہو کر اس سمت سے اس سمت پرواز کرے گا بہت سارے نمونے ہیں اگرچہ بعض کا اشارہ اعجاز کی طرف ہو لیکن روایات کی جانب توجہ کرنے سے، ان دگرگونی کو دریافت کیا جاسکتا ہے۔

روایات امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں دنیا کو مہذب و متمدن، طاقتور، علمی اعتبار سے ترقی یافتہ بتاتی ہیں کلی طور پر آج کی صنعتی ترقی اس زمانہ کی ترقی سے کوسوں دور تصور کی جائے گی جس طرح آج کی صنعت اور ٹکنالوجی گذشتہ سے قابل مقایسہ نہیں ہے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور آج کے دور میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آج ہمارے دور میں علم و صنعت کی ترقی معاشرہ انسانی کی اخلاقی و ثقافتی گراوٹ پر مبنی ہے جتنا انسان علمی ترقی کرتا جارہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور ہوتا جارہا ہے اور تباہی و بربادی، فتنہ و فساد کی طرف مائل ہے لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں بالکل بر عکس شرائط ہوں گے باوجودیکہ انسان علم اور ٹکنالوجی کے اعتبار سے بلندی کی طرف جارہا ہے لیکن اخلاقی گراوٹ، کج رفتاری سے ہٹ کر اسے اخلاق کی بلندی وانسانی کمال کی اعلیٰ منزل پر ہونا چاہیئے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں خداوندی پروگرام کے اجراء سے اتنا انسان کی شخصیت کی تربیت ہوگی کہ گویا وہ لوگ انسانوں کے علاوہ تصور کئے جائیں گے جو سابق میں زندگی گذار چکے ہیں۔ وہ لوگ جو کل تک درہم و دینار کی خاطر اپنے نزدیک ترین شخص کا خون بہاتے تھے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں مال و دولت ان کی نظر میں اتنی بے قیمت ہو جائے گی کہ ان کا سوال اور مانگنا پستی و گرواٹ کی علامت بن جائے گا۔ اگر کل تک ان کے دلوں میں بغض وحسد، کینہ و کدورت حاکم تھے تو حضرت کے زمانے میں دل ایک دوسرے سے نزدیک ہو جائیں گے گویا دو قالب ایک جان ہو جائیں گے جن لوگوں کے دل سست اور کمزور تھے اتنے محکم و مضبوط ہوں گے کہ لوہے سے بھی سخت و قوی ہو جائیں گے۔

ہاں آنحضرت کی حکومت عقلوں کے کمال و اخلاقی بلندی، رشد و آگہی کا سبب ہوگی وہ دور کمال و ترقی کا دور ہوگا جو کچھ کل تک ہوا وہ انسانی تنگ نظری کا نتیجہ تھا لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے الٰہی نظام میں انسان عقل و خرد ،اخلاق و کردار ، فکر و نظر ،آرزو و تمنا کے اعتبار سے اعلیٰ منزل پر فائز ہوگا یہ وہی بڑا وعدہ ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں پورا ہوگا جسے کسی حکومت نے انسانیت کو ایسا ھدیہ نہیں پیش کیا۔

الف) علم و صنعت کی بہار

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "علم و دانش کے 27/ حروف ہیں اور اب تک جو کچھ پیغمبروں نے پیش کیا ہے وہ دو حرف ہے اور بس ۔لوگ آج دو حرف کے علاوہ (حرفوں سے) آشنا نہیں ہیں جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو باقی 25/ حروف کو پیش کریں گے اور لوگوں کے درمیان رائج و نشر کریں گے نیز ان دو حرفوں کو ضمیمہ کرکے مجموعا 27/ حروف لوگوں کے درمیان پیش کریں گے "(1)

خرائج میں راوندی کی نقل کے مطابق "جزا" صرفا کا بدل ہے (صِرفاً کی جگہ پر ہے۔)

اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان علم و دانش کے لحاظ سے جتنا بھی ترقی کر لے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں بارہ گنا بڑھ جائے گا اور معمولی غور و فکر سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان حضرت کے زمانہ میں کس درجہ حیرت انگیز اور خیرہ کر دینے والی ترقی کرے گا۔

---

(1) خرائج، ج2، ص841؛ مختصر بصائر الدرجات، ص117؛ بحار الانوار، ج52، ص326

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : علم و دانش کتاب خداوندی و سنت نبوی کے اعتبار سے ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دل میں اس طرح اُگے گا جس طرح گھاس عمدہ کیفیت کے ساتھ اُگتی ہے تم میں سے جو بھی حضرت کا زمانہ درک کرے اور ان سے ملاقات کرے، تو ان پر میرا سلام کرے کہ تم پر سلام ہو اے خاندان رحمت و نبوت، علم و دانش کے خزانہ، جانشین رسالت۔[1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : "یہ امر، (ہمہ گیر اسلامی حکومت) اس کی شان میں ہے جو (امامت کے وقت) سن و سال کے اعتبار سے ہم سب سے کم ہوگا لیکن اس کی یاد ہم سب سے زیادہ دلنشین ہوگی خداوند عالم علم و دانش انھیں عطا کرے گا، اور کبھی انھیں خود پر موکول نہیں کرے گا۔[2]

آنحضرت دوسری حدیث میں فرماتے ہیں : "جس امام کے پاس قرآن، علم اور اسلحے ہوں وہ مجھ سے ہے"[3]

یہ روایات بشریت کے کمال و ترقی کے بارے میں بتاتی ہیں اس لئے کہ ایسا پیشوا سماج کو ترقی و خوش بختی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے جس میں تین چیز پائی جائے :[1] ایسا قانون الٰہی جو انسانیت کو کمال کی سمت ہدایت و راہنمائی کرے[2] ایسا علم و دانش جو انسانی زندگی کو رفاہ و عیش کی جہت دے[3] اور قدرت و اسلحے جو بشریت کے کمال و ترقی کے لئے سد راہ و رکاوٹ ہیں راستے سے ہٹادے اور حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) ان چند چیزوں کے مالک ہیں اس بناء پر دنیا میں حکومت کریں گے اور علمی و ٹکنالوجی کی ترقی کے علاوہ، اخلاقی و انسانی ترقی کی بھی راہ پر گامزن کریں گے۔

---

(1) کما ل الدین ،ج2،ص653؛العدد القویہ ،ص65؛اثبات الہداۃ ،ج3،ص491؛حلیۃ الابرار، ج3، ص639؛ بحار الانوار،ج51،ص36وج52،ص317

(2) عقدالدرر، ص42

(3) مثالب النواصب،ج1،ص222

یہاں پر ہم بعض ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں علمی و صنعتی ترقی پر دلالت کرتی ہیں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں ارتباط کی کیفیت سے متعلق فرماتے ہیں: "حضرت کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا اسی طرح مغرب میں رہنے والا مشرقی مومن کو مشاہدہ کرے گا"[1]

یہ روایت تصویری ٹیلفون کی اختراع وایجاد کے باوجود زیادہ قابل فہم وادراک ہے واضح نہیں ہے کہ یہی روش اس طرح سے دنیا میں رائج ہو گی کہ تمام لوگ اس سے استفادہ کریں گے یا یہ کہ ترقی یافتہ سیسٹم (System) اس کا جاگزیں ہوگا یا ان سب سے بالاتر کوئی دوسرا مطلب ہوگا۔

نیز آنحضرت ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو خداوند عالم ہمارے شیعوں کی قوت سماعت وبصارت میں اضافہ کردے گا؛ اور اتنا کہ حضرت کا قاصد چار فرسخ سے آپ کے شیعوں سے گفتگو کرے گا اور وہ لوگ ان کی باتیں سنیں گے اور حضرت کو دیکھیں گے؛ جب کہ حضرت اپنی جگہ پر قائم و موجود ہوں گے"[2]

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا: کس جگہ اور کون سی سرزمین پر حضرت ظہور کریں گے؟

حضرت نے فرمایا: "کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جو حضرت کو، ظہور کے وقت دیکھے، لیکن

---

(1) بحار الانوار، ج52، ص391؛ حق الیقین، ج1، ص229؛ بشارۃ الاسلام، ص341

(2) کافی، ج8، ص240؛ خرائج، ج2، ص840؛ مختصر البصائر، ص117؛ الصراط المستقیم، ج2، ص262؛ منتخب الانوار المضیئۃ، ص200؛ بحار الانوار، ج52، ص336

دوسرے لوگ اسے نہ دیکھیں (یعنی ظہور کے وقت سبھی اس کو دیکھیں گے) اگر کوئی اس کے علاوہ مطلب کا اثبات کرے تو اس کی تکذیب کرو"[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "گویا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو رسول خدا کی زرہ پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں ہر جگہ کا رہنے والا حضرت کو اس طرح دیکھے گا کہ گویا آپ اس کے ملک و شہر میں ہیں"[2] ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں موجودہ وسائل کے علاوہ سے حضرت کو دیکھیں گے اس لئے کہ روایت میں ہے کہ لوگ آنحضرت کو اس طرح دیکھیں گے کہ گویا حضرت ان کے ملک و شہر ہیں موجود ہیں اس سلسلے میں دو احتمال ہے 1۔سہ جانبہ تصویر کے نشر کا سیسٹم اس زمانے میں پوری دنیا میں پھیل چکا ہوگا۔ترقی یافتہ سیسٹم اس کی جگہ پر ہوگا جس کے ذریعہ حضرت کو دیکھیں گے یا یہ کہ حدیث امام (علیہ السلام) کے اعجاز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

رسول خدا اس زمانے میں حمل و نقل کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں: "ہمارے بعد ایسا گروہ آئے گا جسے طی الارض (یعنی زمین اس کے قدموں تلے سمٹے گی) کی صلاحیت ہوگی اور دنیا کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں گے زمین کی مسافت ایک پلک جھپکنے سے پہلے طے ہو جائے گی اس طرح سے کہ اگر کوئی مغرب و مشرق کی سیر کرنا چاہے تو ایک گھنٹہ میں ایسا ممکن ہو جائے گا"[3]

---

(1) بحار الانوار، ج53، ص6

(2) کامل الزیارات، ص119؛ نعمانی، غیبۃ، ص309؛ کمال الدین، ج2، ص671؛ بحار الانوار، ج52، ص325؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص493؛ نور الثقلین، ج1، ص387؛ مستدرک الوسائل، ج10، ص245؛ جامع احادیث الشیعہ، ج12، ص730

(3) فردوس الاخبار، ج2، ص449؛ احقاق الحق، ج13، ص351

حضرت کی حکومت اور ظہور کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے بارے میں روایات ہیں ہم یہاں پر صرف دو روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا نے فرمایا : "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تعلیمی لکڑی (چھڑی)، جوتے، عصا(لاٹھی) خبر دینے لگیں کہ ہمارے گھر سے نکلنے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا"[1]

امام محمد باقر(علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں اخبار و اطلاعات سے متعلق فرماتے ہیں: "حضرت کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ پوشیدہ امور کو جان لیں گے تو پھر انھیں ایسی جگہ بھیجیں گے جہاں لوگ مجرم وگناہ گار کو قتل کرتے ہیں۔

حضرت کی اطلاع لوگوں کے بنسبت اتنی ہوگی کہ گھر میں بات کرنے والا ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیوار حضرت سے کہہ نہ دے اور اس کے خلاف گواہی نہ دیدے"[2]

یہ روایت ممکن ہے کہ حضرت کے زمانے میں متحیر وچکا چوند کردینے والی اطلاعات کی جانب اشارہ ہو البتہ عالمی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ تشکیلات اور مخفی خبر دینے والے سیسٹم بھی ہوں ممکن ہے کہ مراد وہی ظاہری عبارت ہو یعنی گھر کی دیواریں خبر دیدیں۔

ب)اسلامی تہذیب کا رواج

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں لوگ بے سابقہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے، نیز اضطراب، گھٹن، دینداروں کے کچلنے اور مظاہر اسلامی پر پابندی لگانے دور ختم ہو چکا ہوگا

---

(1) احمد، مسند، ج3، ص89؛ فردوس الاخبار، ج5، ص98؛ جامع الاصول، ج11، ص81

(2) نعمانی، غیبۃ، ص319؛ بحار الانوار، ج52، ص365

ہر جگہ اسلام کا راگ بج رہا ہوگا اور مذہبی آثار جلوہ فگن ہوں گے بعض روایات کی تعبیر کے مطابق اسلام ہر گھر، خیمے، و محل میں پہنچ چکا ہوگا جس طرح سردی و گرمی نفوذ کرتی ہے اس لئے کہ سردی و گرمی کا نفوذ اختیاری نہیں ہے ہر چند اس سے بچاو کیا جائے پھر بھی نفوذ کرکے اپنا اثر دیکھا ہی دیتی ہے اسلام اس زمانے میں بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود شہر، دیہات، دشت و صحرا بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں نفوذ کرکے سب کو اپنے زیر اثر لے لے گا۔

ایسے ماحول میں فطری طور پر مذہبی شعار و مظاہر اسلامی سے لوگوں کی دلچسپی، بے سابقہ ہوگی لوگوں کا قرآنی تعلیمات، نماز جماعت اور نماز جمعہ میں شریک ہونا قابل دید ہوگا نیز موجودہ مساجد یا جو بعد میں بنائی جائیں گی، لوگوں کی ضرورتیں بر طرف نہیں کرپائیں گی جو روایت میں ہے وہ یہ کہ ایک مسجد میں بارہ 12/دفعہ نماز جماعت ہوگی یہ خود ہی مظاہر اسلامی کے حددرجہ قبول کرنے کی واضح وآشکار دلیل ہے، یہ مطلب قابل توجہ ہے جب امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے دور والی روایت کو دیکھیں کیوں کہ دنیا قتل وکشتار سے کم ہو جائے گی۔

ان حالات میں ادارے، وزارتخانوں جن کی ذمہ داری دینی اور مذہبی ہے کا بڑا کردار ہے اور آبادی کے لحاظ سے مسجدیں بنائی جائیں گی حتی بعض ایسی جگہ پر بھی مسجد بنانا لازم ہوگا جہاں پانچ سو دروازے ہوں گے یا روایت میں ہے کہ اس زمانے میں سب سے چھوٹی مسجد آج کی مسجد کوفہ ہے جب کہ یہ مسجد آج دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

یہاں پر قرآن کی تعلیم، معارف دینی، مساجد، رشد معنوی و اخلاق کریمانہ روایت کی نظر میں دوران حکومت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بیان کریں گے۔

1۔اسلامی معارف وقرآن کی تعلیم

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گ"ویا ہم اپنے شیعوں کو مسجد کوفہ میں اکٹھا دیکھ رہے ہیں کہ وہ(چادریں بچھا کر) چادروں پرلوگوں کو قرآن کی تنزیل کے اعتبار سے تعلیم دے رہے ہیں"[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "گویا میں علی کے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قرآن ہاتھ میں لئے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں"[2] اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: ہیںنے حضرت علی (علیہ السلام) کو کہتے ہوئے سنا: "گویا غیر عرب (عجم) کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجد کوفہ میں اپنی چادریں بچھائے تنزیل کے اعتبار سے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں"[3] یہ روایت تعلیم دینے والوں کا نقشہ کھینچ رہی ہے کہ وہ سب عجم (غیر عرب) ہوں گے، ولغت دان، حضرات کے مطابق یہاں عجم سے مراد اہل فارس وایرانی ہیں۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں تمہیں اتنی حکمت وفہم وفراست عطا ہوگی کہ ایک عورت اپنے گھر میں کتاب خداوسنت پیغمبر کے مطابق فیصلہ کرے گی"[4]

2۔تعمیر مساجد

حبہ عرنی کہتے ہیں کہ جب امیر المومنین (علیہ السلام) سرزمین "حیرہ" (5) کی طرف روانہ ہوئے تو کہا: "-یقینا حیرہ شہر میں ایک مسجد بنائی جائے گی جس میں پانچ سو در ہوں گے اور بارہ12/ عادل امام جماعت اس میں نماز پڑھائیں گے میں نے کہا: یاامیر المومنین! (علیہ السلام)

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص319؛بحارالانوار، ج52، ص365

(2) نعمانی، غیبۃ، ص318؛بحارالانوار، ج52، ص364

(3) نعمانی، غیبۃ، ص318؛بحارالانوار، ج52، ص364

(4)الارشاد، ص365؛ کشف الغمہ، ج3، ص265؛نورالثقلین، ج5، ص27؛روضۃالواعظین، ج2، ص265

(5) مجمع البحرین، ج6، ص111

جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں کیا مسجد کوفہ میں لوگوں کی اتنی گنجائش ہوگی؟ تو آپ نے کہا: وہاں چار مسجد بنائی جائے گی کہ موجودہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی اور یہ مسجد (مسجد حیرہ جو پانچ سو در والی ہے) اور دو ایسی مسجدیں کہ شہر کوفہ کے دو طرف میں واقع ہوں گی بنائی جائیں گی اس وقت حضرت نے بصرہ اور مغرب والوں کے دریا کی طرف اشارہ کیا"[1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے تاکہ قسطنطنیہ یا اس سے نزدیک مسجدیں بنادی جائیں"[2]

مفضل کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "حضرت قائم (عجل اللہ فرجہ) قیام کے وقت شہر کوفہ سے باہر ایک ہزار در کی مسجد بنائیں گے"[3] شاید (ظہرالکوفہ) سے مراد روایت میں شہر نجف اشرف ہو، چونکہ دانشمندوں نے شہر نجف کو ظہر الکوفہ سے تعبیر کیا ہے۔ جناب طوسی کی صریح یا ظاہر روایت جو امام محمد باقر سے منقول ہے ایسا ہی ہے۔[4]

3۔ اخلاق و معنویت میں رشد اور ترقی

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں عبادت و دین کی طرف مائل ہوں گے اور نماز جماعت سے پڑھیں گے"[5]

---

(1) بحار الانوار، ج52، ص352

(2) حیرہ کوفہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ایک شہر تھا ساسانیوں کے زمانے میں ملوک لخمی وہاں حکومت کرتا تھا وہ لوگ ایران کی سر پرستی میں تھے لیکن خسرو پرویز نے 602ئم میں اس سلسلے کو توڑ ڈالا اور وہاں حاکم معین کیا اور حیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آنے کے بعد بنای کوفہ کی علت سے زوال پذیر ہوا اور دسیوں صدی م سے اور چوتھی صدی ہجری سے قبل کلی طور پر نابود ہو گیا معین، ج5، ص470

(3) التنذیب، ج3، ص253؛ کافی، ج4، ص427؛ من لایحضرہ الفقیہ، ج2، ص525؛ وسائل الشیعہ، ج9، ص124؛ مراۃ العقول، ج18، ص58؛ ملاذ الاخیار، ج5، ص478؛ بحار الانوار، ج52، ص375 (4) غیبت طوسی، ص469 اثبات الھداۃ؛ 3، ص515؛ بحار الانوار؛ ج52، ص330

[5] احقاق الحق، ج13، ص312؛

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "کوفہ کے گھر کربلا وحیرہ سے متصل ہو جائیں گے اس طرح سے کہ ایک نماز گذار نماز جمعہ میں شرکت کے لئے تیز رفتار سواری پر سوار ہوگا، لیکن وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا"[1]

شاید یہ کنایہ آبادی کی زیادتی اور لوگوں کے اژدہام کی جانب ہو جو نماز جمعہ میں شرکت سے مانع ہو اور جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام نماز گذار یکجا ہو جائیں گے اور ایک نماز جمعہ ہو گی شاید اس کی وجہ تین شہروں کا ایک ہو جانا ہو، اس لئے کہ شرعی لحاظ سے ایک شہر میں ایک ہی نماز جمعہ ہو سکتی ہے۔

فیض کاشانی نے ابن عربی کی بات نقل کی ہے جس کے بارے میں احتمال ہے کہ شاید کسی معصوم سے ہو: "حضرت قائم کے قیام کے وقت ایک شخص اپنی رات نادانی، بزدلی کنجوسی میں گذارے گا لیکن صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ عاقل، شجاع، جوادانسان ہو جائے گا اور کامیابی حضرت کے آگے آگے قدم چومے گی"[2]

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت قائم کے قیام کے وقت لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے"[3]

نیز پیغمبر اکرم اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "اس زمانے میں کینے اور دشمنی دلوں سے ختم ہو جائے گی"[4]

شیعوں کے دوسرے پیشوا اخلاقی فساد وانحراف کے بارے میں فرماتے ہیں: "خداوند عالم

---

(1) الارشاد، ص362؛ طوسی، غیبۃ، ص295؛ اثبات الہداۃ ،ج3، ص537؛ وافی، ج2، ص112؛ بحار الانوار، ج52، ص330،337

(2) عقدالدرر، ص159

(3) طوسی، غیبۃ، ص295؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص537؛ وافی، ج2، ص112؛ بحار الانوار، ج52، ص330،337

(4) وافی، ج2، ص113 بہ نقل از: فتوحات مکیہ

آخر زمانہ میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا کہ کوئی فاسد و منحرف نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ اس کی اصلاح ہو جائے"[1] حضرت کے زمانہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرص و طمع لوگوں کے درمیان سے ختم ہو جائیں گی اور بے نیازی پیدا ہو جائے گی۔

رسول خدا فرماتے ہیں: "جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے، تو خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی و بے نیازی سے بھر دے گا،اس درجہ کہ حضرت اعلان کریں گے جسے مال و دولت چاہئے وہ میرے پاس آئے لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا"[2]

اس روایت میں، قابل غور و توجہ نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ"عباد"کااستعمال ہوا ہے؛یعنی روحی دگر گونی و تغیر کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ اندرونی تغیر و تبدیلی تمام انسانوں کے لئے ہے۔

اسی میں آنحضرت فرماتے ہیں: "تم کو مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی خوشخبری دے رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان مبعوث ہوں گے، جب کہ لوگ آپسی کشمکش اور اختلاف و تنزلزل میں مبتلا ہوں گے پھر اس وقت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی نیز زمین وآسمان کے ساکن اس سے راضی و خوشنود ہوں گے۔

خدا وند عالم امت محمد کے دل بے نیازی سے بھر دے گا اس طرح سے کہ منادی ندا دے گا جسے بھی مال کی ضرورت ہے آجائے (تاکہ اس کی ضرورت بر طرف ہو) لیکن ایک شخص کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کہیں گے: "خزانہ دار کے پاس جاو اور اس سے کہو کہ مہدی نے حکم دیا ہے کہ مجھے مال وثروت دیدو"خزانہ دار کہے گا: دونوں ہاتھوں سے پیسہ جمع کرووہ بھی پیسے اپنے دامن میں بھرے گا؛ لیکن ابھی وہاں سے باہر نہیں نکلے گا کہ پشیمان

---

(1) خصال، ج2، ص254، ح1051

(2) عبدالرزاق، مصنف، ج11، ص402؛ابن حماد، فتن، ص162؛ابن طاوس، ملاحم، ص152

ہوگا اور خود سے کہے گا کیا ہوا کہ میں محمد کی امت کا سب سے لالچی انسان ٹھہرا ! کیا جو سب کی بے نیازی و غنا کا باعث بنا ہے وہ ہمیں بے نیاز کرنے سے ناتواں ہے پھر اس وقت واپس آکر تمام مال لوٹا دے گا؛ لیکن خزانہ دار قبول نہیں کرے گا اور کہے گا ہم جو چیز دیدیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے۔[1] روایت میں (یملاء قلوب امۃ محمد) کا جملہ استعمال ہوا ہے تو شایان غور و دقت ہے اس لئے کہ غناء و بے نیازی کا ذکر نہیں ہے بلکہ روح کی بے نیازی مذکور ہے ممکن ہے کہ ایک انسان فقیر ہو لیکن اس کی روح بے نیاز و مطمئن ہوگی اس روایت میں (یملا قلوب امۃ محمد) کے جملے کا استعمال یہ بتاتا ہے کہ ان کے دل بے نیاز و مطمئن ہیں اس کے علاوہ مالی اعتبار سے بھی بہتر حالت ہوگی۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں اخلاقی کمال، قلبی قوت، عقلی رشد و اضافہ کے بارے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے، تو اپنا ہاتھ بندگان خدا کے سروں پر پھیریں گے ان کی عقلوں کو جمع کریں گے (رشد عطا کریں گے اور ایک مرکز پر لگا دیں گے) ان کے اخلاق کو کامل کریں گے"[2]

بحار الانوار میں (احلامھم) کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کی آرزوں کو پورا کریں گے۔[3]

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) جب اسلامی قوانین کو بطور کامل اجراء کریں گے تو لوگوں کی رشد فکری میں اضافہ کا باعث ہوگا نیز رسول خدا کا ہدف کہ آپ کہتے تھے: "میں لوگوں کے اخلاق کامل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں" محقق ہوگا۔ (عملی ہو جائے گا)

رسول خدا حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے فرماتے ہیں: "خداوند عالم ان

---

(1) منن الرحمٰن، ج2، ص42؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص524 نقل از: امیر المومنین علیہ السلام

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص71؛ احقاق الحق، ج13، ص186؛ الشیعہ والرجعہ، ج1، ص27

(3) احمد، مسند، ج3، ص52،37؛ جامع احادیث الشیعہ، ج2، ص34؛ احقاق الحق، ج13، ص146

دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح اور سیاہ دل، کور باطن، مردہ ضمیروں کو تسخیر کرے گا۔"[1]

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : امیر المومنین (علیہ السلام) نے فرمایا : "ایک شخص میرے فرزندوں میں ظہور کرے گا اور اپنے ہاتھ بندگان خدا کے سر پر رکھے گا اس وقت ہر مومن کا دل لوہے سے زیادہ مضبوط اور سندان (جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں) سے زیادہ محکم تر ہو جائے گا اور ہر شخص چالیس مرد کی قوت کا مالک ہو گا"[2]

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت کے افراد دنیا کے فریب کا یقین کرتے ہوئے تمام مصیبتوں و گناہوں کو جان لیں گے نیز تقویٰ و ایمان کے لحاظ سے ایسے ہو جائیں گے کہ پھر دنیا انھیں فریب نہیں دے پائے گی۔

رسول خدا فرماتے ہیں : "زمین اپنے سینے میں محفوظ بہتر سے بہتر چیزوں کو باہر نکال دے گی جیسے سونے چاندی کے ٹکڑے ،اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا ہم نے ان چیزوں کے لئے قتل کیا ہے جس نے قطع رحم کیا ہے کہے گا یہ قطع رحم کا باعث ہوا ہے چور کہے گا اس کے لئے میرا ہاتھ قطع ہوا ہے پھر سب سونے کو پھینک دیں گے اور کوئی بھی اس سے کچھ نہیں لے گا"[3]

زید زراء کہتے ہیں میں نے امام صادق (علیہ السلام) سے عرض کی : مجھے خوف ہے کہ کہیں میں مومنین میں نہ رہوں آپ نے کہا: "کیوں؟"میں نے کہا : چونکہ میں اپنے درمیان، کوئی ایسا شخص نہیں پا رہا ہوں جو درہم و دینار پر اپنے دینی بھائی کو مقدم کرے بلکہ دیکھ رہا ہوں کہ درہم و

---

(1)کافی ،ج1، ص15؛خرائج، ج2، ص840؛کمال الدین، ج2، ص675

(2)بحار الانوار، ج52، ص336

(3)عقد الدرر، ص152؛حقاق الحق، ج13، ص116؛اثبات الہداة، ج3، ص448،495

دینار ہمارے نزدیک اُن برادر دینی وایمانی پر اہمیت رکھتے ہیں جو امیر المومنین (علیہ السلام) کی ولایت و دوستی کا دم بھرتے ہیں۔

حضرت نے کہا : "نہیں، تم ایسے نہیں ہو بلکہ تم مومن ہو؛ لیکن تمہارا ایمان ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور سے قبل کامل نہیں ہوگا اس وقت خداوند عالم تمہیں بردباری ،وصبر عطا کرے گا پھر اس وقت کامل مومن بن جاوگے" (1)

---

(1) کمال الدین، ج2، ص653؛دلائل الامامہ، ص243؛کامل الزیارات، ص119

تیسری فصل

امنیت

جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے ناامنیت و غیر سالمیت کا ماحول پوری دنیا پر محیط ہوگا تو حضرت کا سب سے بنیادی کام معاشرہ میں امن و سکون پیدا کرنا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں دقیق پروگرام جو بنائے جائیں گے کوتاہ مدت میں امنیت، سماج میں قائم ہو جائے گی اور لوگ پرسکون انداز سے دنیا میں زندگی بسر کریں گے ایسی امنیت قائم ہوگی کہ انسان نے کسی زمانے میں نہیں دیکھا ہوگا۔

راستے اس طرح پر امن ہو جائیں گے کہ جوان عورتیں بغیر کسی محرم کو ہمراہ لئے ہوئے سفر کریں گی اور ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ اور سواستفادہ سے محفوظ رہیں گی۔

لوگ بھرپور قضاوت کے ساتھ امنیت میں زندگی بسر کریں گے اس طرح سے کہ کسی کا معمولی حق کبھی پایمال نہیں ہوگا قوانین وپروگرام اس طرح اجراء ہوں گے کہ لوگ مالی و جانی اعتبار سے مکمل امنیت میں ہوں گے چوری سماج سے ختم ہو جائے گی اور اس درجہ کے اگر کوئی جیب میں ہاتھ ڈالے گا تو چوری کا تصور نہیں ہوگا بلکہ اس کی توجیہ ہو جائے گی۔

ایسی امنیت و سالمیت ہوگی کہ اس کے دائرے میں حیوانات و جاندار سبھی آجائیں گے اور گوسفند و بھیڑئے ایک جگہ زندگی گذاریں گے نیز بچے بچھو اور ڈسنے والے جانوروں سے کھلیں گے اور انھیں کوئی گزند بھی نہیں پہنچے گا۔

الف) عمومی امنیت

رسول خدااس سلسلے میں فرماتے ہیں: "جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے تو دجّال کو قتل کریں گے، چرواہے اپنی گوسفندوں سے کہیں گے چرنے کے لئے فلاں جگہ جاو اور اس وقت لوٹ آو، گوسفند کے گلے دو کھیتوں کے درمیان ہوں گے مگر اس کے ایک خوشے سے تجاوز نہیں کریں گے نیز اس کی ایک شاخ بھی اپنے پیروں سے نہیں روندیں گے۔[1]

رسول خدافرماتے ہیں: "زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا تاکہ لوگ اپنی فطرت کی جانب بازگشت کریں نہ کوئی ناحق خون بہے گا اور نہ ہی کسی سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا"[2]

ابن عباس حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں امنیت کے محیط ہونے کے بارے میں کہتے ہیں کہ حتی اس زمانے میں بھیڑیا گوسفند پر حملہ نہیں کرے گا نیز شیر، گائے کو نہیں کھائے گا سانپ انسان کو کوئی گزند نہیں پہنچائے گا، چوہا ذخیرہ نہیں کھائے گا نہ ہی اسے برباد کرے گا۔[3]

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے قیام کریں گے تو آسمان سے پانی برسے گا، درندے وچوپائے ایک درسے صلح وآشتی کے ساتھ داخل ہوں گے نیز انسانوں سے انھیں کوئی سروکار نہ ہوگا اور اتنا امن وسکون ہوگا کہ ایک عورت عراق سے شام چلی

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص97

(2) ابن حماد، فتن، ص99؛ متقی ہندی، برہان، ص78؛ ابن طاوس، ملاحم، ص70؛ ملاحظہ ہو: عقدالدرر، ص156 القول المختصر، ص19؛ سفارینی، لوائح، ج2، ص12؛ طوسی، غیبۃ، ص274؛ خرائج، ج3، ص149؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص514؛ بحار الانوار، ج52، ص290

(3) بحار الانوار، ج1، ص61؛ بیہقی، سنن، ج9، ص180

جائے گی نہ کوئی درندہ اسے پریشان کرے گا اور نہ ہی وہ کسی درندہ سے خوفزدہ ہوگی "[1]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا لشکر (کانے دجال کی فوج) کو نیست و نابود کرے گا زمین اس کے منحوس وجود سے پاک ہو جائے گی پھر حضرت شرق و غرب عالم کی فرمانروائی کریں گے اور جابلقا سے جابرسا تک کو فتح کریں گے بلکہ تمام شہروں پر محیط حکومت ہوگی اور آپ کی حکومت کو استقرار و دوام ملے گا "[2]

آنحضرت لوگوں کے ساتھ عادلانہ رفتار رکھیں گے حد یہ ہوگی کہ گوسفند بھیڑئے کے نزدیک چرنے میں مشغول ہوگی اور بچے بچھو سے کھیلیں گے بغیر اس کے کہ انھیں کوئی گزند پہنچے برائیاں ختم اور نیکیاں باقی رہیں گی ایک روایت میں آیا ہے کہ " حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی آمد سے پہلے قیامت برپا نہیں ہوگی (گرگ) بھیڑیا گوسفند کے گلہ میں گلہ کے کتے کے مانند ہوگا شیر اونٹ کے گلے میں اونٹ کے بچے یا اس کے جوڑے کے مانند ہوگا"[3]

حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر کو فرماتے سنا : "حضرت قائم کے ظہور کے وقت پرندے اپنے آشیانے و مچھلیاں دریا میں تخم گذاری کریں گی"[4]

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ وہ امنیت کا احساس کریں گی اور بغیر دغدغہ اپنے آشیانہ و ٹھکانہ پر تخم گذاری کریں گی۔ابو امامہ باہلی کہتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا نے ہمارے لئے خطبہ دیا اور اس کے آخر میں کہا اُس زمانے میں لوگوں کا پیشوا ایک نیک و صالح انسان ہے اس زمانے

---

(1) صدوق، خصال، باب 400، ص 255؛ الامامۃ والتبصرہ، ص 131؛ اثبات الہداۃ، ج 3، ص 494؛ بحار الانوار، ج 52، ص 316

(2) ینابیع المودۃ، ص 422؛ المحجہ، ص 425؛ احقاق الحق، ج 13، ص 361

(3) عبد الرزاق، مصنف، ج 11، ص 401؛ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج 2، ص 437،438؛ ابن حماد، فتن، ص 162

(4) اختصاص، ص 208؛ بحار الانوار، ج 52، ص 304

میں بھیڑ، گائے پر ظلم نہیں ہو گا، دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے جانوروں کے منھ سے لگام ہٹالی جائے گی (اور حیوانات دوسرے کے حقوق سے تجاوز نہیں کریں گے چہ جائیکہ انسان ایک دوسرے کے حقوق سے تجاوز کریں) بچہ درندہ کے منھ میں اپناہاتھ ڈال دے گا لیکن حیوان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا، حیوان کا بچہ شیر اور درندوں کے سامنے ڈال دیا جائے گا لیکن اسے کوئی گزند نہیں پہنچے گا شیر اونٹ کی قطار میں اور بھیڑیا، گوسفند کے گلہ میں حفاظتی کتے کی طرح ہو گا"[1]

شاید یہ روایت بھر پور امنیت اور اطمینان بخش فضا کی حکایت کر رہی ہو۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "جب حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے تو سانپ، بچھو ظاہر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے"[2]

اس حدیث سے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں جانی ومالی حفاظت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے؛ اس لئے کہ چرواہا جو اپنے چوپایوں کو جنگل میں بھیجے گا تو انسانوں اور درندوں کی تعدی سے آسودہ خاطر و مطمئن ہوگا جو انسان سفر کر رہا ہو یا موذی جانوروں کے درمیان زندگی گذارتا ہو ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے گا، اس طرح سے کہ گویا احترام کا قانون دوسرے کے حق میں حتی کہ حیوانات کے درمیان میں مورد قبول ہوگا سب ہی اس کے سامنے سراپا تسلیم و مطیع ہوں گے شاید کچھ امنیت اس وجہ سے ہو کہ اس زمانہ میں نعمت الٰہی وافر ہو گی اور جب تمام جاندار اس سے فیضیاب ہوں گے تو امنیت کا احساس کرتے ہوئے کوئی کسی کو ایذا نہیں پہنچائے گا۔

حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں امنیت کا دور دورہ اس طرح

---

(1) طیالسی، مسند، ج10، ص335؛ ابن طاوس، ملاحم، ص152

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص97

سے ہوگا کہ اگر کوئی سوئے گا تو اس اطمینان سے کہ کوئی اس کی نیند میں خلل انداز نہیں ہوگا اور کوئی اسے بیدار نہیں کرے گا۔

رسول خدا اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی امت آنحضرت سے پناہ حاصل کرے گی، جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی شہزادی کے پاس پناہ لیتی ہیں آنحضرت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے؛ جیسا کہ اس سے پہلے ظلم وجور سے پُر ہوگی؛ اس حد تک کہ لوگ اپنی اصلی فطرت کی جانب لوٹ آئیں گے سوئے ہوئے انسان کو کوئی بیدار نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی کا ناحق خون بہے گا"[1]

ب) راستے کی امنیت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت راستوں کی سالمیت و امنیت سے متعلق بہت ساری روایتیں ہیں مگر یہاں ہم چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں عورت ظلم و ستم، ناانصافی سے بے خوف وخطر ہو کر شب کو سفر کرے گی"[2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "یقیناً خداوند عالم اس امر (اپنے دین) کو تمام کرکے رہے گا اس طرح سے کہ شخص رات کو صنعا سے حضرموت تک مسافرت کرے گا تو اسے خدا کے علاوہ، کسی کا خوف نہیں ہوگا"[3] ان دو جگہوں کا نام شاید اس لئے لیا گیا ہے کہ یہ خوفناک بیابان ہیں کہ کبھی انھیں مفازہ سے تعبیر کیا جاتا تھا اس لئے کہ کامیابی اور سلامتی سے تفال کیا جاتا تھا۔

---

(1) الحاوی للفتاوی، ج2، ص77؛ ابن طاوس، ملاحم، ص70؛ او رصفحہ 63 پر تھوڑے سے فرق کے ساتھ؛ احقاق الحق، ج13، ص154

(2) المعجم الکبیر، ج8، ص179

(3) المعجم الکبیر، ج4، ص72؛ جامع الاصول، ج7، ص286؛ بیہقی، سنن، ج9، ص180

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : " خدا کی قسم، مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر اس حد تک جنگ کریں گے کہ لوگ صرف اور صرف خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو شریک قرار نہ دیں حتی کہ بوڑھی سن رسیدہ عورت اس سمت سے اس سمت جائے اور کوئی معترض نہ ہو"[1]

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا: ہم کیوں حضرت قائم کے ظہور کی تمنا کریں ؟ کیاہم غیبت کے زمانہ میں بلند مرتبہ ہوں گے ؟ حضرت نے کہا: سبحان اللہ ! کیا تم نہیں چاہتے کہ امام اپنی عدالت پوری دنیامیں عام کردیں اور راستوں کو پرامن بنادیں اور اپنے منصفانہ فیصلے سے ستم دیدہ کی نصرت فرمائیں ؟"[2]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے ایک ناصر کہتے ہیں کہ ایک دن ابو حنیفہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس آئے حضرت نے اس سے مخاطب ہو کر کہا: "یہ آیت کہتی ہے (سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِي وَاَيَّامًا آمِنِيْنَ)[3] "زمین میں شب و روز امن و سلامتی کے ساتھ حرکت کرو یہ کس زمین کے متعلق ہے ؟"

ابو حنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہو۔

حضرت اپنے چاہنے والوں کی طرف رخ کرکے کہنے لگے : "کیا تم لوگ جانتے ہو کہ لوگ اس راستے میں ڈاکوؤں کا سامنا کریں گے اور ان کے اموال لوٹ لئے جائیں گے اور امنیت نہیں ہوگی اور مار ڈالے جائیں گے۔

---

(1) عیاشی، تفسیر، ج2، ص62؛ نعمانی، غیبۃ، ص283؛ تفسیر برہان، ج1، ص369؛ بحار الانوار، ج52، ص345؛ ینابیع المودۃ، ص423؛ الشیعۃ والرجعہ، ج1، ص380

(2) مفید ،اختصاص، ص20؛ عیاشی ، تفسیر ،ج1، ص64؛ نعمانی، غیبۃ، ص149؛ بحار الانوار، ج52، ص144؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص557؛ بحار الانوار، میں ینصر المظلوم کے بجائے ینف المظلوم (آیا ہے) ملاحظہ ہو: الفائق، ج4، ص100

(3) سورہ سباء آیت 18

اصحاب نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے اور ابو حنیفہ خاموش رہے۔

حضرت نے دوبارہ اس سے پوچھا: یہ آیت جس میں خداوند عالم فرماتا ہے: (وَمَــنْ دَخَلَــهُ كَــانَ اٰمِناً)[1]"جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا" کس زمین کے بارے میں ہے، ابو حنیفہ نے کہا: کعبہ۔

امام (علیہ السلام) نے کہا: "کیا تم نہیں جانتے کہ حجاج بن یوسف ثقفی ابن زبیر کی سر کوبی کے لئے کعبہ پر منجنیق سے حملہ کیا اور اسے مار ڈالا، کیا وہ محفوظ جگہ پر تھا؟

ابو حنیفہ خاموش ہو گیا پھر کچھ نہیں بولا۔

جب وہ وہاں سے چلا گیا؛ تو ابو بکر حضرمی نے آپ سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاوں! ان دو سوالوں کا جواب کیا ہے؟

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: "اے ابو بکر! پہلی آیت سے مراد ہمارے قائم کی ہمراہی ہے نیز خداوند عالم کے قول کا مطلب کہ اس نے کہا: "جو اس میں داخل ہو گیا محفوظ ہو گیا" یعنی جو بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے اور حضرت کی بیعت کرلے تو حضرت کے ناصر و یاور میں قرار پائے گا اور امان میں ہو گا"

علی بن عقبہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو عدالت بر قرار کریں گے نیز آپ کے دوران حکومت میں ظلم کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کے وجود ذی جود سے راستے، سڑکیں پُر امن ہو جائیں گی۔[2]

قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سب سے اچھے انسان ہیں آپ

---

(1) سورہ آل عمران آیت 97

(2) علل الشرائع، ج1، ص83 نور الثقلین، ج3، ص332؛ تفسیر برہان، ج3، ص212؛ بحار الانوار، ج52، ص314

کے زمانے میں زمین اتنی پُرامن ہوگی کہ ایک عورت دیگر پانچ عورتوں کے ہمراہ بغیر کسی مرد کے حج پر جائے گی اور ذرہ برابر خوفزدہ نہیں ہوگی۔[1]

عدی بن حاتم کہتے ہیں : یقینا ایک زمانہ آئے گا کہ ضعیف وناتواں عورت؛ تنِ تنہا حیرہ (نجف سے نزدیک) سے خانہ خدا کی زیارت کو جائے گی اور خدا کے علاوہ کسی سے خائف نہیں ہوگی۔[2]

ج) فیصلوں پر اعتماد

امام کے ظہور کے بعد ایک کام یہ ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں بے چینی واضطراب پیدا کیا ہے اور لاکھوں افراد کو زخمی ، معلول ،اور قتل کرکے مادی و معنوی بے سر و سامانی ایجاد کی ہے انھیں سزا دی جائے گی کیونکہ وہ ایسے جرائم پیشہ افراد ہیں جنھوں نے دنیا کو ہلاکت و تباہی کے دہانے پر لگا دیا ہے۔

حضرت کے ظہور کے بعد ان کا تعاقب ، گرفتاری، محاکمہ ایک ضروری امر ہے؛اس لئے کہ حدود الٰہی کا اجراء کرنا واجب ہے؛ خصوصا امام معصوم (علیہ السلام) اور حضرت بقیۃ اللہ کی موجودگی میں کتاب خداوندی کے مطابق ہر طرح کی ہوا وہوس سے ،بری ہو کر حدود الٰہی کا اجراء ہوگا۔

اس زمانہ میں اس اہم وظیفہ کی ادائیگی کے لئے ان افراد کو جو فقہی واسلامی مبانی پر مسلط ہونے کے علاوہ گذشتہ میں ان پر معمولی اشکال واعتراض بھی نہ ہوا ہو۔

روایات میں ان کے قضائی تسلط اور گذشتہ خوبیوں کا تذکرہ ہے ہم اس سلسلے میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

---

(1)ابن حماد، فتن، ص98؛ابن طاوس ،ملاحم، ص69؛عقدالدرر، ص151؛القول المختصر، ص21

(2)فردوس الاخبار، ج3، ص491

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب قائم آل محمد قیام کریں گے، تو پشت کعبہ سے 317 افراد کو باہر نکالیں گے 5/ جناب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے جو حق فیصلہ کرتے ہیں اصحاب کہف کے سات، یوشع و صی موسیٰ (علیہ السلام)، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی۔ [(1)]

ابو بصیر امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کرتے ہیں: کیا اس گروہ (313 افراد) کے علاوہ دوسرے لوگ پشت کعبہ پر نہیں ہیں؟ امام نے کہا: "کیوں نہیں، دوسرے مومن بھی ہیں؛ لیکن وہ فقہاء، چیدہ چیدہ افراد، حکام و قضاۃ ہوں گے جن کے سینے اور پشت پر حضرت ہاتھ پھیریں گے اس کے بعد ان کے لئے کوئی فیصلہ مشکل نہیں ہوگا" [(2)] بحار الانوار میں ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ناصر و یاور اور زمین کے حاکم ہوں گے۔ [(3)]

صادق اہل بیت (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ہر محاذ اور باڈر پر ایک حاکم معین کریں گے، اور ان سے کہیں گے: "تمہارے کاموں کا پروگرام تمہارے ہی ہاتھ میں ہے اور اگر کبھی وظیفہ کی ادائیگی میں کوئی مشکل پیش آئے تو اپنی ہتھیلیوں پر نظر کرنا اور جو اس پر تحریر ہو اس کے مطابق عمل کرنا" [(4)]

ہتھیلیوں سے مشکلات کا سمجھنا ممکن ہے کنایہ ہو مرکزی حکومت سے فوری ارتباط اور رفع مشکل کے وظیفہ کی تعیین ہو یا اشارہ ہو کہ ذمہ دار و عہد دار اپنے کاموں میں انتہائی حیرت انگیز

---

(1) اثبات الہداۃ، ج3، ص55؛ نقل از: عیاشی روضۃ الواعظین ص266؛ امام/27 آدمیوں کو پست کعبہ سے باہر لائیں گے

(2) ابن طاوس، ملاحم، ص202؛ دلائل الامامہ، ص307/ تھوڑے سے فرق کے ساتھ

(3) دلائل الامامہ، ص249؛ بحار الانوار، ج52، ص365

(4) نعمانی، غیبۃ، ص319؛ دلائل الامامہ، ص249؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص573؛ بحار الانوار، ج52، ص365 وج53، ص91

مہارت کے مالک ہوں گے کہ ایک آن میں اپنی فکر و نظر کا اظہار کر دیں یا معجزہ کے ذریعہ مشکل حل ہو جائے جس سے عقل انسان عاجز ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی کے ظہور کے بعد کسی کا کوئی حق کسی کے ذمہ باقی نہیں رہے گا کیونکہ حضرت اسے واپس لے کر صاحب حق کو واپس کر دیں گے" (1)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو داود پیغمبر کے فیصلوں اور حکم پر عمل کریں گے انھیں شاہد و گواہ کی احتیاج نہیں ہوگی خداوند عالم احکام الٰہی ان پر الہام کرے گا وہ بھی اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کے اعتبار سے فیصلہ کریں گے" (2)

سیار شامی کے فرزند جعفر کہتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں پایمال حقوق کی واپسی اس درجہ ہے کہ اگر کسی کا کوئی حق کسی کے دانتوں کے نیچے ہوگا تو بھی اسے واپس لے کر صاحب حق کو لوٹا دیں گے (3) البتہ یہ رفتار حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ہی مناسب ہے اس کے قاضی: سلمان فارسی ،مالک اشتر ،جناب موسیٰ کی قوم کے سر برآوردہ افراد ہوں گے لیکن اس کی قیادت و رہبری خود آنحضرت کے ہاتھ میں ہوگی فطری ہے کہ پھر حقوق کی پامالی کا سوال نہیں ہوگا جیسا کہ (دانتوں کے نیچے والا) جملہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے۔

---

(1) عیاشی، تفسیر، ج1، ص64؛ بحار الانوار، ج52، ص224

(2) روضۃ الواعظین، ص266؛ بصائر الدرجات، ج5، ص259

(3) ابن حماد، فتن، ص98؛ عقد الدرر، ص36؛ ابن طاوس، ملاحم، ص68؛ القول المختصر، ص52

چوتھی فصل

اقتصاد

اگر حکومت؛ خدا وند عالم کی تائید سے الٰہی احکام و قوانین کامعاشرہ (سماج) میں اجراء کرے تو لوگ بھی اس کی برکت سے تبدیل ہو کر تقویٰ وپر ہیز گاری کی راہ پر لگ جائیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ خداوند عالم کی نعمتیں ہر طرف سے بندوں پر برسنے لگیں گی۔

قرآن کریم میں ہم پڑھتے ہیں: (وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرىٰ اٰمَنُوْا وَ اتَّقُوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ)[1] "اگر اس بستی کے لوگ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم زمین وآسمان کی برکتیں ان کے اختیار میں دیدیں۔"

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں لوگ خدا کی طرف مائل اور حجت خدا کے حکم کے سامنے تسلیم ہوں گے، پھر کوئی زمین وآسمان کی برکتوں کے درمیان حائل نہیں ہوگا اس لحاظ سے موسم کے اعتبار سے بارش ہونے لگے گی دریا سے پانی لبریز ہوگا زمینیں زرخیز ہو جائیں گی اور کھیتی لہلہا اٹھے گی باغات سرسبز اور میووں سے بھر جائیں گے مکہ و مدینہ جیسے صحرا جہاں کبھی ہریالی کا نام و نشان نہیں تھا یکبارگی نخلستان میں تبدیل ہو جائیں گے اور منڈی وسیع ہو جائے گی۔

معاشرہ کا اقتصاد بہتر ہوگا فقر و تنگدستی ختم، ہر طرف آبادی نظر آئے گی۔ تجارت میں خاطر خواہ رونق آجائے گی خصوصا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں اقتصاد بہتر ہوگا اس سلسلے

---

(1) سورہ اعراف آیت 95

میں روایات بہت ہیں ہر مورد میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کریں گے۔

الف) اقتصاد اور اجتماعی رفاہ میں رونق

اس سلسلے میں جو روایات سے استفادہ ہوتا ہے وہ یہ کہ اقتصادی حالت کی بہتری کی وجہ سے سماج فقر و فاقہ میں پھر مبتلا نہیں ہوگا اور ایک ضرورت مند انسان کو اتنی دولت وثروت دی جائے گی کہ وہ لیجانے سے معذور ہوگا عمومی اقتصادی حالت اتنی بہتر ہو جائے گی کہ زکات نکالنے والے مستحق و ضرورت مند کی تلاش میں پریشان رہیں گے۔

1۔مال ودولت کی تقسیم

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :"جب قائم اہل بیت (علیہ السلام) قیام کریں گے، تو بیت المال کو لوگوں کے درمیان عادلانہ طور پر تقسیم کر دیں گے ،زمین کے اوپر کی دولتیں (جیسے خمس وزکوۃ) اور زمین کے اندر چھپی ہوئی (جیسے خزانے و معادن و) حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گی ،پھر اس وقت حضرت لوگوں سے خطاب کریں گے : "آو جس کے لئے تم لوگوں نے اپنی رشتہ داریاں منقطع کر دی تھیں اور خون ریزی وگناہ پر آمادہ ہو گئے تھے لیجاو ،آپ اس طرح سے مال تقسیم کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اس طرح نہیں تقسیم کیا ہوگا"[2]

رسول خدا فرماتے ہیں :"آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بے شمار مال عطا کرے گا"[3]

---

(1) علل الشرائع، ص161؛نعمانی،غیبۃ، ص237؛عقد الدرر، ص39؛بحار الانوار، ج52، ص390؛اثبات الہداۃ، ج3، ص497

(2)ابن حماد، فتن، ص98؛ابن ابی شیبہ، مصنف، ج15، ص196؛احمد، مسند، ج3، ص5ابن بطریق، عمدہ، ص424

(3)شافعی، بیان، ص124؛احقاق الحق، ج13، ص248؛الشیعۃ والرجعہ، ج1، ص207

رسول خدا فرماتے ہیں: "نا امیدی اور فتنوں کے زمانہ میں مہدی نامی شخص ظہور کرے گا کہ اس کی داد و دہش لوگوں پر خوشگوار ہوگی"[1]

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی بخشش مہربان باپ کے عنوان سے اور بغیر احسان کے ہوگی اس لحاظ سے دوسروں کی بخشش کے مقابل جو لوگوں کو غلام بناتے ہیں، دین فروشی اور آبرو ریزی پر موقوف ہو لوگوں کے لئے پسندیدہ و خوشگوار ہوگی۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "ایک شخص قریش سے ظاہر ہوگا جو لوگوں کے درمیان مال تقسیم کرے گا اور پیغمبروں کی سیرت پر عمل پیرا ہوگا"[2]

ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "مہدی زمین کے خزانوں کو باہر نکالیں گے اور لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے اور اسلام کی گئی شان و شوکت دوبارہ لوٹ آئے گی"[3]

اسی طرح فرماتے ہیں: "میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو اموال لوگوں کو مٹھی مٹھی بے شمار مال و دولت عطا کرے گا"[4]

عبد اللہ بن سنان کہتے ہیں: میرے والد نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے کہا: میرے پاس ٹیکس کی کچھ زمین ہے جس پر میں نے کھیتی کر دی ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے؛ پھر کہا: اگر ہمارے قائم قیام کریں تو تمہارا حصہ اس سر زمین سے زیادہ ہوگا"[5]

---

(1) شافعی، بیان، ص124 احقاق الحق، ج13، ص248؛ الشیعة والرجعہ، ج1، ص207

(2) ابی داود، سنن، ج4، ص108

(3) ابن طاوس، ملاحم، ص69

(4) عبد الرزاق، مصنف، ج11، ص372؛ ابن بطریق، عمدہ، ص424؛ الصواعق المحرقہ، ص164؛ بغوی، مصابیح السنہ، ج2، ص139؛ شافعی، بیان، ص122؛ ابن طاوس، ملاحم، ص69

(5) کافی، ج5، ص285؛ التہذیب، ج7، ص149

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : " جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو لوگوں کے درمیان مساوات و برابری سے اموال تقسیم کرکے عادلانہ رفتار برقرار کریں گے "[1]

رسول خدافرماتے ہیں: "آخری امام ہمارا ہمنام ہے وہ ظاہر ہو کر دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا مال کاانبار لگا ہوگاجب کوئی مال و دولت کی درخواست کرے گاتواس سے کہیں گے : تم خود ہی اپنی مرضی سے جتنا چاہو لے لو"[2]

2۔سماج سے فقر و تنگدستی کا خاتمہ

رسول خدافرماتے ہیں : " حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہورکے وقت لوگ اموال و زکوۃ گلی کوچے میں ڈال دیں گے ؛لیکن اس کادریافت کرنے والا نہیں ملے گا"[3]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : " مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میری امت میں ہوں گے ان کی حکومت میں مال کا ڈھیر لگ جائے گا"[4]

یہ حدیث معاشرہ کی ضرورت بر طرف ہو جائے گی سے کنایہ ہے چونکہ مال و دولت مصرف سے زیادہ ہوگا دوسری لفظوں میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بجٹ میں کمی نہیں کریں گے بلکہ بجٹ سے اضافی درآمد ہوگی۔امام جعفرصادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "حضرت قائم کے قیام کے وقت زمین اپنے دفینہ اُگل دے گی اس طرح کہ لوگ ! اپنی آنکھوں سے زمین پر پڑا دیکھیں

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص237؛بحارالانوار، ج51، ص29

(2)ابن طاوس، ملاحم، ص70؛بحار الانوار، ص379؛ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج3، ص21؛احقاق الحق، ج13، ص55

(3)عقد الدرر، ص166؛المستجاد، ص58، روایت میں اسی طرح آیا ہے،مال کو محلے کے گھروں میں گھوماتے رہے،ایک دوسرے سے متصل گھروں اور محلّہ کو "حواء" کہتے ہیں

(4)حاکم ، مستدرک، ج4، ص558؛الشیعۃ والرجعۃ، ج1، ص214

گے صاحبان زکوۃ مستحق کی تلاش کریں گے لیکن کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور لوگ خداوند عالم کے فضل و کرم سے بے نیاز ہو جائیں گے"(1)

علی بن عقبۃ کہتے ہیں : اس زمانے میں صدقے دینے اور راہ خدا میں پیسہ خرچ کرنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی ؛چونکہ سبھی مومنین بے نیاز ہوں گے"(2)

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : "لوگ ٹیکس اپنے کاندھوں پر رکھے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی طرف جائیں گے خداوند عالم نے ہمارے شیعوں کو عیش و عشرت کی زندگی عطا کی ہے وہ لوگ بے نیازی سے زندگی بسر کریں گے اور اگر خداوند عالم کا لطف ان کے شامل حال نہ ہو تو پھر وہ لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی و طغیانی پر آمادہ ہو جائیں گے"(3)

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : "حضرت سال میں دوبار لوگوں کو عطا کریں گے آنحضرت ہر ماہ دوبار تنخواہ و حقوق دیں گے نیز لوگوں کے درمیان یکساں رفتار اس طرح رکھیں گے کہ پھر معاشرہ میں کوئی زکوۃ لینے والا نہیں ملے گا زکوۃ نکالنے والے فقراء کا حصہ ان کی خدمت میں پیش کریں گے لیکن وہ قبول نہیں کریں گے مجبوراً پیسوں کی مخصوص تھیلی میں اسے رکھ کر شیعوں کے محلوں میں پہنچا دیں گے لیکن وہ لوگ کہیں گے کہ ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے"(4)

---

(1) مفید،ارشاد،ص363؛بحار الانوار،ج52،ص337

(2) مفید، ارشاد، ص344؛المستجاد، ص509؛بحار الانوار،ج52،ص339؛ملاحظہ ہو:احمد، مسند ،ج2،ص272،52، 313وج3،ص5؛مجمع الزوائد،ج7،ص314؛اثبات الهداة،ج3،ص496

(3) بحار الانوار،ج52،ص345

(4) نعمانی، غیبۃ، ص238؛حلیۃ الابرار، ج2،ص642؛بحار الانوار،ج52،ص390؛ملاحظہ ہو: بحار الانوار،ج52، ص523؛ابن ابی شیبہ، مصنف،ج3،ص111؛احمد، مسند،ج4،ص603؛بخاری، صحیح،ج2،ص135؛ مسلم، صحیح،ج2،ص70

مذکورہ بالا روایت سے دو نکتہ نکلتا ہے: پہلا یہ کہ لوگ حضرت مہدی کی حکومت میں ایسی رای و نظر کے مالک ہوں گے کہ بغیر کسی دباو کے اپنے وظیفہ پر تمام جوانب سے عمل کریں گے۔

انھیں وظائف میں، ایک اسلامی حکومت کو آمدنی کا ٹیکس دینا بھی ہے۔

اگر تمام مسلمان اپنی اپنی آمدنی کا خمس اور اموال کی زکوۃ دیدیں تو ایک بہت بڑی رقم ہوگی اور حکومت ہر طرح کے اصلاحی اقدامات اور رفاہی خدمت پر قادر ہو جائے گی۔

دوسرے یہ کہ ہر چند حضرت کی داد و دہش اس زمانے میں بے حساب ہے اور لوگ مختلف طریقوں سے درآمد کریں گے لیکن جو چیز زیادہ قابل توجہ و جاذب نظر ہے طبیعت کی بلندی اور روح کی بے نیازی ہے،اس لئے کہ بہت سارے دولت مند افراد پائے جاتے ہیں لیکن طبیعت میں سیری نہیں روح میں حرص و ہوس کے جذبے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو فقر و فاقہ میں بسر کرنے کے باوجود ان کے دل غنی، روح بے نیاز ہوتی ہے۔لوگ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں روحی بے نیازی کے مالک ہوں گے یہی اس زمانہ کی معنوی دگر گونی ہے۔

3۔ محرومین و مستضعفین کی رسیدگی

رسول خدا فرماتے ہیں: "اس زمانے میں مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اور وہ اِس شخص (حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کی نسل سے ہوں گے۔

خداوند عالم ان کے ذریعہ جھوٹ کا خاتمہ، بُرے ایام، اور غلامی کی زنجیروں سے تمہیں نجات دے گا" [1]

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)

---

(1) طوسی، غیبۃ، ص114؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص502؛ بحار الانوار، ج51، ص75

ظہور کریں گے، تو کوئی مسلمان غلام نہیں ہوگا مگر یہ کہ حضرت اسے خرید کر آزاد کردیں گے نیز کوئی قرضدار باقی نہیں بچے گا کیونکہ حضرت اس کے قرض کو ادا کردیں گے "[1]

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو سب سے پہلے مدینہ جائیں گے اور وہاں ہاشمی قیدیوں کو آزاد کریں گے،[2] پھر ابن ارطاۃ کہتا ہے:-وہ کوفہ جائیں گے اور وہاں جا کر بنی ہاشم کے قیدیوں کو آزاد کریں گے۔

طاووس یمانی کہتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے حکام و کارگزاروں کی بہ نسبت سخت اور بخشش اموال میں ہاتھ کھلے، اور بے چارہ، بے نوا و مسکین افراد کی بنسبت مہربان و کریم ہیں[3]

ابو رومہ کہتا ہے: حضرت بینواوں کو اپنے ہاتھوں سے عطا کریں گے۔[4]

احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت محرومین و بے چارہ افراد پر بخشش کرنے میں خصوصی توجہ رکھیں اور انھیں زیادہ سے زیادہ مال عطا کریں گے، جو بیت المال میں ہر مسلمان کا حق ہے اس کے علاوہ بھی صلاح کے مطابق عطا کریں گے۔

ب)آبادی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے کی آبادی کی اہمیت و عظمت سمجھنے کے لئے

---

(1)عیاشی، تفسیر، ج1، ص64؛ بحار الانوار، ج52، ص224

(2)ابن حماد، فتن، ص83؛ الحاوی للفتاوی، ج2، ص67؛ متقی ہندی، برہان، ص118

(3)عقد الدرر، ص167

(4)ابن طاوس، ملاحم، ص68؛ عقد الدرر، ص227

ضروری ہے کہ ظہور سے قبل ویرانی و تباہی نظر میں ہو یقینا جب دنیا تباہ کن جنگوں ، متعدد افراد کی ہوا و ہوس کا لقمہ بنی ہو اور مدتوں آتش جنگ میں جلی اور کشتوں پہ کشتے دیا ہو تو اسے آبادی کی زیادہ ضرورت ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اسے آباد کرنے کے لئے آئیں گے اور پوری دنیا میں آبادی کو قابل دید بنا دیں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "اپنے دوستوں کو مختلف سرزمینوں کی جانب روانہ کریں گے جو حضرت کی بیعت کر چکے ہوں گے انھیں شہروں کی طرف بھیج کر عدل و احسان کا حکم دیں گے ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سرزمین کا حاکم ہوگا پھر اس کے بعد دنیا کے تمام شہر عدل و احسان کے ساتھ آباد ہو جائیں گے "[1]

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت میں غیر آباد و ویران جگہیں نہیں ہوں گی "[2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کوفہ میں وارد ہونے کے بعد ایک گروہ کو حکم دیں گے کہ امام حسین (علیہ السلام) کے روضہ مبارک کی پشت سے (شہر کربلا کے باہر) غریین کی طرف نہر کھودیں تاکہ شہر نجف تک پانی پہنچے اور اس نہر پر پُل بنائیں گے "[3]

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام

---

(1) الشیعۃ والرجعۃ، ج1، ص168

(2) کما ل الدین ، ج1، ص331؛الفصول المھمہ، ص284؛اسعاف الراغبین، ص152؛وافی، ج2، ص112؛ نورالثقلین ، ج2، ص121؛احقاق الحق، ج13، ص342

(3) مفید، ارشاد، ص362؛طوسی، غیبۃ، ص280؛روضۃ الواعظین، ج2، ص263؛الصراط المستقیم، ج2، ص262؛ اعلام الوری، ص430؛المستجاد، ص509؛ کشف الغمہ، ج3، ص253؛ بحار الانوار، ج52، ص331؛وج97، ص385

کریں گے، تو کوفہ کے مکانات کربلا اور حیرہ کی نہر سے متصل ہو جائیں گے "[1]

یہ روایت شہر کوفہ کی آبادی میں وسعت کی خبر دیتی ہے ایک طرف حیرہ، جو فی الحال کوفہ سے 60/ کیلو میٹر دور ہے اور دوسری سمت سے کربلا سے متصل ہوگا جس کا فاصلہ اتنا ہی ہے۔

حبہ عرنی کہتے ہیں: "حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) حیرہ شہر کی جانب روانہ ہوئے تو وہاں پر شہر کوفہ کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرکے کہا: قطعی طور پر شہر کوفہ حیرہ شہر سے متصل ہو جائے گا اور اتنا قیمتی و گراں شہر ہوگا کہ یہاں کی ایک میٹر[2] زمین، مہنگی و گران قیمت پر خرید و فروش ہوگی "[3]

شاید کوفہ کی وسعت اور اس کی زمینوں کی گرانی اس وجہ سے ہوگی کہ وہاں اسلامی حکومت کا مرکز (پایہ تخت) بنے گا روایات کے مطابق مومنین وہاں چلے جائیں گے۔

اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت راستے کشادہ ہو جائیں گے اور خاص قوانین اس سلسلے میں وضع کئے جائیں گے، امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

"جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو شہر کوفہ جائیں گے اس وقت کوئی مسجد مینار، اور کنگرہ والی نہیں ہوگی سب کو حضرت ویران و خراب کر ڈالیں گے اور اسے اس طرح بنائیں گے کہ بلندی نہ ہو نیز راستے کشادہ کر دیں گے "[4]

---

(1) طوسی، غیبۃ، ص295؛ بحار الانوار، ج52، ص337، 330 وج97، ص385 ارشاد، مفید، میں اسی طرح آیا ہے "اتصلت بیوت الکوفہ بنھری کربلا" ملاحظہ ہو: روضۃ الواعظین، ج2، ص264؛ اعلام الوری، ص434؛ خرائج، ج3، ص1176؛ صراط المستقیم، ج2، ص251؛ المحجہ، ص184

(2) ہر ذراع 50/ اور 70/ سینٹی میٹر کے درمیان ہے

(3) التھذیب، ج3، ص253؛ ملاذ الاخیار، ج5، ص478؛ بحار الانوار، ج52، ص374

(4) مفید، ارشاد، ص345؛ بحار الانوار، ج52، ص339

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں : " حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے وقت آگاہ افراد سواری لے کر پہنچیں گے تاکہ راستے اور جادوں کے درمیان راستہ چلیں جس طرح لوگوں کو حکم دیں گے کہ سڑکوں کی دونوں طرف پیادہ چلیں اس کے سڑک کے کنارہ چلنے سے اگر کسی کو کوئی نقصان ہوگا تو اسے دیہ اور خون بہا دینے پر مجبور کریں گے اسی طرح کوئی سڑکوں کے درمیان پیادہ چل رہا ہو اور اسے کوئی نقصان ہو جائے تو دیۃ لینے کا حق نہیں ہوگا"[1]

ہم اس روایت سے یہی سمجھتے ہیں کہ شہروں میں کشادگی اور عبور و مرور کے وسائل میں فراوانی ہوگی صرف نقل و انتقال کے ذرائع کے لئے قانون گذاری نہیں ہوگی بلکہ پیدل چلنے والوں کے لئے بھی قانون وضع ہوں گے یقینا جو حکومت علم و دانش اور صنعت و ٹکنالوجی سے اسفتادہ کرے گی اورراستوں کو کشادہ ،اور سڑکوں کو چوڑا کرے گی قطعاً وہ ڈرائیوری اور جانوں کی ضمانت کا بھی قانون بنائے گی۔

ج)زراعت

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت جو چیز شایان ذکر و قابل توجہ ہے وہ کھیتی اور جانوروں کی تجارت ہے اس کے بعد جن لوگوں نے بارش کی کمی، پے در پے قحط و خشکسالی، اشیاء خورد ونوش کی قلّت کھیتوں کی بربادی، سے کبھی ایک لقمہ روٹی کے لئے گراں قیمت چیزوں کو فدیہ بنایا ہو یعنی ناموس وآبرو، وہی افراد حیرت انگیز ، خیرہ کن کسانی اور جانوروں کی تجارت میں تبدیلی محسوس کریں گے معاشرہ میں اشیاء خورد ونوش کی فراوانی ہو جائے گی۔

اگر امام کے ظہور سے پہلے کبھی بارش ہوئی، بھی تو زمین نے اسے قبول نہیں کیا اور کبھی

---

(1) التنذیب،ج10،ص314؛وسائل الشیعہ،ج19،ص181؛ملاذالاخیار،ج16،ص685؛اثبات الہداۃ،ج3،ص455

قبول کیاتو بارش نہیں ہوئی کسانی کی محصولات (نتیجہ) بر باد ہوئیں تو کبھی ناوقت بارش نے کھیتیوں اور حاصل کو بر باد کر ڈالا حضرت کے دور میں بارش کی حالت بدل جائے گی پہلی ہی جیسی بارش ہوگی اور اس درجہ کہ لوگوں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ہوگی اس کے بعد رحمت الٰہی کاانسان پر نزول ہوگا نتیجہ کے طور پر انسانوں پر رحمت الٰہی کی فراوانی ہوگی اس طرح سے کہ دسیوں سال کا حاصل ایک سال میں جمع کر لیں گے اور روایات میں آیا ہے کہ ایک من (تین کیلو گرام) گیہوں سے سو من نتیجہ حاصل ہو جائے گا۔

روایات چوبیس بارش کی خبر دیتی ہیں کہ ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہوں گی اسی کے پیچھے بہت ساری برکتیں لوگوں کے شامل حال ہوں گی، پہاڑ، جنگل، بیابان سر سبز ہو جائیں گے بے آب و گیاہ، خشک و بنجر بیابان ہرے بھرے ہو جائیں گے اور نعمت الٰہی اسقدر فراوان ہو جائے گی کہ لوگ اپنے مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔

1۔ بارش کی زیادتی

رسول خدافرماتے ہیں: "ان پر آسمان سے موسلادھار بارش ہوگی"[1]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: خداوند عالم ان کے لئے (مہدی) آسمان سے برکت نازل کرے گا"[2] نیز فرماتے ہیں: "زمین عدل وانصاف سے پُر ہوگی اور آسمان برسے گا نتیجہ کے طور پر زمین اپنا حاصل ظاہر کردے گی اور میری امت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں اس درجہ نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ہوگی"[3]

---

(1) مجمع الزوائد، ج7، ص317؛ حقاق الحق، ج13، ص139

(2) عقدالدرر، ص169؛ ابن طاوس، ملاحم، ص71و141

(3) المطالب العالیہ، ج4، ص242؛ ابن طاوس، ملاحم، ص139؛ اثبات الہداۃ، ج3، ص524؛ احقاق الحق، ج19، ص655؛ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج2، ص262؛ بحارالانوار، ج52، ص345؛ احقاق الحق، ج19، ص663، 169

حضرت امیر المو منین (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: کہ خداوند عظیم واکبر،نے ہمارے وجود سے خلقت کی ابتداء کی اور ہم ہی پر ختم کرے گا جو چاہے گا میرے ذریعہ نیست و نابود کرے گااور جو چاہے گا میرے ذریعہ ثابت و باقی رکھے گا میرے وجود سے بُرے دن ختم ہوں گے اور بارش نازل کرے گالہٰذا تمہیں دھوکہ دینے والا راہ خدا سے دھوکہ دے کر نہ ہٹاسکے گا جس دن سے خداوند عالم نے آسمان کے دروازے بند کئے ہیں اس دن سے ایک قطرہ نہیں برسااور جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے توآسمان سے رحمت الٰہی کی بارش ہوگی۔[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور کازمانہ آئے گاتو جمادی الثانیہ اور رجب میں دس روزایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی ایسی بارش نہیں دیکھی ہوگی"[2]

سعید بن جبیر کہتے ہیں: جس سال حضرت قیام کریں گے 324 دن بارش ہوگی جس کے آثار و برکتیں آشکار ہوں گی۔[3]

حضرت قائم((عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانہ میں بارش کی کثرت کے بارے میں رسول گرامی فرماتے ہیں:

"ان (مہدی) کی حکومت میں پانی کی زیادتی ہوگی نہریں چھلک اٹھیں گی"[4]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں "نہریں پانی سے بھری ہوئی ہوں گی چشمے جوش کھائیں گے اور زمین کئی گنا حاصل دے گی۔[5]

---

(1) منن الرحمٰن، ج2، ص42

(2) بحار الانوار، ج52، ص337؛وافی، ج2، ص113

(3) احقاق الحق، ج13، ص169

(4) عقدالدرر، ص84

(5) مفید، اختصاص، ص208؛بحار الانوار، ج52، ص304

2۔کاشتکاری کے نتیجوں میں برکت

رسول خدافرماتے ہیں : "وہ زندگی مبارک ہو جس کے بعد حضرت مسیح (علیہ السلام) دجال کو قتل کریں گے ؛اس لئے کہ آسمان کو بارش اور زمین کو اگانے کی اجازت دی جائے گی اگر کوئی دانہ صاف چٹیل پہاڑ پر ڈال دیا جائے گا تو یقینااُگے گا اس زمانے میں کینے ،حسد ختم ہو جائیں گے اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص شیر کے پاس سے گذرے گا تو وہ اسے گزند نہیں پہنچائے گا اور اگر سانپ پر پیر پڑ جائے گا تو اسے نہیں ڈسے گا"[1]

نیز فرماتے ہیں : "میری امت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت ایسی نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ ویسی کبھی نہیں ہوئی ہوگی آج تک کوئی مومن یا کافر ایسی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوا ہے آسمان سے مسلسل بارش اور زمین سے اپج ہوگی "[2]

رسول خدا عصر مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میں زمین کی آمادگی کے بارے میں فرماتے ہیں: "زمین چاندی کے مانند جو جوش کھانے کے بعد درست ہوئی ہے کھیتی کے لئے آمادہ ہوگی پودے اگائے گی جس طرح حضرت آدم (علیہ السلام) کے زمانہ میں تھا۔[3]

نیز آنحضرت پیداوار کی برکت اور بہتر حاصل کے بارے میں فرماتے ہیں :

ایک دانہ انار کئی لوگوں کو سیر کرے گا[4] نیز ایک انگور کا خوشہ کئی افراد کھائیں گے اور سیر بھی ہو جائیں گے"[5]

---

(1)فردوس الاخبار، ج3، ص24

(2)ابن طاوس، ملاحم، ص141؛ملاحظہ ہو: طوسی، غیبۃ، ص115؛اثبات الہداۃ، ج3، ص504

(3)ابن طاوس ،ملاحم، ص152؛ابن ماجہ، سنن، ج2، ص359؛ابن حماد، فتن، ص162؛عبد الرزاق، مصنف ،ج11، ص399،فرق کے ساتھ

(4)ابن طاوس، ملاحم، ص152؛الدر المنثور، ج4، ص255؛فرق کے ساتھ ؛عبد الرزاق، مصنف، ج11، ص401

(5)ابن طاوس، ملاحم، ص152؛الدر المنثور، ج4، ص255؛فرق کے ساتھ ؛عبد الرزاق، مصنف، ج11، ص401

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مشرق و مغرب کو اپنے زیر اثر قرار دیں گے برائیوں اور اذیتوں کو بر طرف کردیں گے خیر اور نیکی اس کی جا گزیں ہو جائے گی؛اس طرح سے کہ ایک کسان ایک من (3 کیلو گرام) گیہوں سے سو100/ من حاصل کرے گا جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے :[1]ہر خوشہ میں سودانے نکلیں گے نیز خداوند عالم نیک ارادہ رکھنے والوں کے لئے اضافہ کردے گا"[2]

نیز فرماتے ہیں :" حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے کار گزاروں کو شہروں میں لوگوں کے درمیان عادلانہ رفتار و رویہ کا حکم دیں گے اس زمانہ میں کسان ایک مد[3] (یعنی تین سیر) لگائے تو سات مد درآمد کرے گا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے :اسی طرح خداوند عالم اس مقدار سے زیادہ کردے گا"[4]

درختوں کے ثمر دینے کے بارے میں فرماتے ہیں :" حضرت مہدی کے زمانے میں درخت بارآور و پھلدار ہو جائیں گے نیز برکت فراوان ہو جائے گی"[5]

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو آسمان برسے گا اور زمین گھاس اُگائے گی اس درجہ کہ ایک عورت شام سے عراق پیدل جائے گی تو پورے راستہ میں سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا اور اسی پر چلے گی"[6]

---

(1) سورہ بقرہ آیت 261

(2) الشیعہ والرجعہ، ج1، ص167

(3) مد ایک پیمانہ ہے جو عراق میں 18/لیٹر کے برابر ہے فرہنگ فارسی عمید، ص953

(4) عقد الدرر، ص159؛ابن طاوس، ملاحم، ص197؛القول المختصر، ص20

(5) ابن طاوس، ملاحم، ص125؛الحاوی للفتاوی، ج2، ص61؛ متقی ہندی، برہان، ص117

(6) تحف العقول، ص115؛بحار الانوار، ج52، ص345

شاید حضرت اس علاقہ کو مثال کے طور پر بیان کر رہے ہوں غور کرنا چاہئے کہ اس کی جغرافیائی حالت اس طرح ہے کہ اس راستے میں جنگلی کانٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا،شاید اس علاقہ کا عصر حضرت مہدی میں اس لئے نام لیا گیا ہے کہ تمام بنجر زمین کاشتکاری میں بدل جائے گی۔

اسی سلسلے میں حضرت رسول خدا فرماتے ہیں : جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے امت کے درمیان ظاہر ہوں گے ؛زمین حاصل ، میوہ ، پھل اگائے گی اور آسمان برسے گا"[1]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) آیہ شریفہ <مدھامتان >دو سبز پتے کی تفسیر فرماتے ہیں: "مکہ و مدینہ خرمے کے درختوں سے متصل ہو جائے گا"[2]

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : "خدا کی قسم دجال کے خروج کے بعد کاشتکاری ہوگی اور درخت لگائے جائیں گے "[3]

کتاب تہذیب میں شیخ طوسی کی نقل کے مطابق ((ہم کھیتی کریں گے اور درخت اگائیں گے ''[4]

3۔حیوانوں کے پالنے کارواج

رسول خدافرماتے ہیں : " میری امت کی زندگی کے آخری دور میں ، حضرت

---

(1)المناقب والمثالب، ص44؛احقا ق الحق ،ج19،ص677؛ملاحظہ ہو:ابن ماجہ، سنن ،ج2،ص1356؛حاکم، مستدرک، ج4،ص492؛الدرالمنثور،ج2،ص244

(2) تفسیر،قمی،ج2،ص346؛بحارالانوار،ج51،ص49؛سورہ رحمٰن کی آیت 64 ہے

(3)کافی،ج5،ص260؛من لایحضرہ الفقیہ،ج3،ص158؛وسائل الشیعہ،ج13،ص193؛التہذیب،ج6،ص384

(4)التہذیب،ج6،ص384

(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اور جانوروں کی کثرت ہو جائے گی۔[1]

نیز فرماتے ہیں: "اس زمانے میں جانوروں کے گلے موجود ہوں گے اور اپنی زندگی کو جاری رکھیں گے"[2]

رسول خداکے قول میں نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ گویا ظہور سے پہلے پانی اور چارہ کی کمی اور بیماریوں کے عام رواج سے جانور زندہ نہیں رہ سکیں گے۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "دجال کے قتل کے بعد گلوں میں اس درجہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹ کا بچہ (جو حاملہ ہونے کے قابل ہوگا) لوگوں کے ایک گروہ کو سیر کر دے گا اور ایک گوسالہ (گائے کا بچہ) ایک قبیلہ کی غذا فراہم کرے گا نیز ایک بکری کا بچہ ایک گروہ کو سیر کرنے کے لئے کافی ہوگا"[3]

4۔ تجارت

ملک و سماج میں تجارت میں اضافہ و زیادتی ہوگی جو اقتصاد کے بہتر ہونے اور سماج کے ثروتمند ہونے کی علامت ہوگی جس طرح بازاروں کی بندی اور بازار کا مندا ہونا سماج کے فقیر و نادار ہونے کی علامت ہے حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے عصر میں لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر سے بہتر ہو جائے گی اور تجارت میں رونق اور بازاریں بروی کار آجائیں گی۔

رسول خدااس سلسلے میں فرماتے ہیں: "قیامت کی علامت (حضرت مہدی (عج) کے ظہور کی) یہ ہے کہ مال و دولت لوگوں کے درمیان باڑھ کی طرح رواں ہوں گے علم و دانش

---

(1) حاکم، مستدرک، ج4، ص558؛ عقد الدرر، ص144؛ متقی ہندی، برہان، ص184؛ کشف الغمہ، ج3، ص260؛ احقاق الحق، ج13، ص215؛ بحار الانوار، ج51، ص81؛ الشیعہ والرجعہ، ج1، ص214

(2) جامع احادیث الشیعہ، ج8، ص77؛ احقاق الحق، ج13، ص215 وج19، ص681

(3) ابن حماد، فتن، ص148

ظاہر ہوں گے تجارت کو عام رواج ملے گا اور بازار کی رونق بڑھ جائے گی"[1]

عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں: کہ لوگ دجّال کے خروج کرنے کے بعد چالیس سال زندگی گذاریں گے، کھجوریں بار آور ہوں گی اور بازار قائم ہوگا۔[2]

---

(1) ابن قتیبہ، عیون الاخبار، ج1، ص12

(2) ابن ابی شیبہ، مصنف، ج15، ص124؛ الدر المنثور، ج5، ص354؛ متقی ہندی، برہان، ص193

پانچویں فصل

صحت اور علاج

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل معاشرہ کی ایک مشکل تندرستی و علاج کا فقدان ہے جس کے نتیجے میں بیماریوں کا عام رواج اور مرگ ناگہانی (اچانک) کی پوری دنیا میں زیادتی و کثرت ہو گی عام بیماریاں جیسے:

جذام (کوڑھ) طاعون، لقوہ، اندھا پن، سکتہ (ہارٹ اٹیک) اس کے علاوہ سیکڑوں خطرناک بیماریاں اس درجہ لوگوں کی حیات کو چیلنج کریں گی کہ گویا ہر شخص اپنی موت کا انتظار کر رہا ہو اور ہر گز حیات کا امیدوار نہیں ہے رات کو بستر پر جانے کے بعد صبح بیدار ہونے تک حیات کی امید باقی نہیں رہ جائے گی نیز گھر سے باہر جانے کے بعد صحیح و سالم واپس آنے کی امید نہیں رہ جائے گی۔

یہ دلخراش اور خطرناک حالت فضائے زندگی کی آلودگی کی وجہ سے ہوگی اور ایسا ایٹمی و کیمیائی (زہریلے) اسلحے کے استعمال سے ہوگا یا مقتولین کی کثرت اور لاش کے بے دفن پڑے رہ جانے سے بدبو کی وجہ سے ہوئی ہوگی ان بیماریوں کا سبب ہو سکتا ہے یا ذہنی اور روحی بیماریوں کی وجہ سے جو ناامنی و عدم سلامتی و عزیزوں کی موت سے پیدا ہوگی شاید یہ ان تمام چیزوں کی معلول ہے جس کو ہم اور آپ نہیں جانتے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ان حالات میں ستم رسیدہ انسانوں کے دل میں امید کی کرن پھوٹے گی اور ناگفتہ بہ حالت کے خاتمہ اور انسانی سماج کو تندرستی کی نوید ہوگی ٹھیک یہ وہی چیز ہے جس کو امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت انجام دے گی۔

یہاں پر تندرستی وعلاج سے متعلق ظہور سے قبل چند روایت ذکر کرتے ہیں پھران روایات کو بیان کریں گے جو حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی تندرستی وعلاج کے بارے میں کوشش وتلاش کی خبر دیتی ہیں۔

الف) بیماریوں کا عام رواج اور ناگہانی موتوں کی کثرت

رسول خدا فرماتے ہیں: "قیامت نزدیک ہونے کی علامت یہ ہے کہ ایک مرد بغیر کسی درد و بیماری کے مر جائے گا"[1]

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "قیامت نزدیک ہونے (ظہور مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی علامت صاعقہ (آسمانی بجلی) رعد (بجلی کی کڑک) جو جلنے کا باعث ہوگا) پے در پے آئے گی اس طرح سے کہ جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا کسی گروہ کے پاس جاکر سوال کرے گا کہ کل کس کس پر بجلی گری اور جل کر خاکستر ہوا؟ تو اسے جواب ملے گا کہ فلاں فلاں"[2]

صاعقہ۔ خوفناک آواز سے بے ہوش اور اس کے اثر سے عقل زائل ہونے کے معنی میں ہے نیز آگ لگنے اور جلنے کے معنی میں بھی ہے اس لحاظ سے جو لوگ صاعقہ کا شکار ہوں یا ان کی عقل زائل ہو جائے یا صاعقہ کی وجہ سے جل کر خاکستر ہو جائیں۔[3]

لیکن یہ ممکن ہے کہ صاعقہ ترقی یافتہ اسلحوں کے منفجر ہو جانے سے ہو کہ دردناک آواز، جلا دینے والی آگ؛ اس طرح سے کہ جو بھی اس سے نزدیک ہوگا خاکستر ہو جائے گا اور جو آثار

---

(1) فردوس الاخبار، ج4، ص298

(2) احمد، مسند، ج3، ص64؛ فردوس الاخبار، ج5، ص434

(3) فرہنگ عمید، ج2، ص688

انسانوں پر مرتب ہوتے ہیں وہ بیماریاں ہیں اور بس یہ تینوں بیماریاں تباہ کن اسلحوں کی وجہ سے ہیں۔

حضرت رسول خدا ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں : "قیامت نزدیک ہونے کی علامت موت کی زیادتی اور ان سالوں میں پے در پے زلزلہ کا آنا ہے"[1]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں : "حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت کثرت سے ہوگی سرخ موت (قتل) سفید موت یعنی طاعون"[2]

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : "قیامت و روز جزاء کی علامت لقوہ کی بیماری اور ناگہانی موت کا عام رواج ہونا ہے"[3]

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) رسول خدا سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں : "ناگہانی موتیں ،جذام و بواسیر ، قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتیں ہیں"[4]

بیان الائمہ کتاب میں مذکور ہے : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے نزدیک ہونے کی علامت پوری دنیا میں بیماری کا رواج اور وبا، وطاعون کا پھیلنا ہے ، خصوصا بغداد اور اس سے متعلق شہروں میں نتیجہ کے طور پر بہت سارے لوگ نیست و نابود ہو جائیں گے۔[5]

---

(1) المعجم الکبیر، ج7، ص59

(2) مفید، ارشاد، ص359؛ نعمانی، غیبۃ، ص277؛ طوسی ، غیبۃ، ص267؛ اعلام الوری، ص427؛ خرائج، ج3، ص152؛ الصراط المستقیم، ص249؛ بحار الانوار، ج52، ص211؛ الزام الناصب، ج2، ص147

(3) بحار الانوار، ج52، ص313؛ ابن اثیر، نہایہ، ج1، ص187

(4) بحار الانوار، ج52، ص269، نقل از: الامامہ والتبصرہ؛ الزام الناصب، ج2، ص125

(5) بیان الائمہ، ج1، ص102

ب) صحت و تندرستی

علم کے حیرت انگیز شگوفے خصوصاً حفظ صحت و علاج حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں اور اُ سے سماج میں رواج دینے، شعلہ جنگ کے خاموش ہونے، نفسانی و ذہنی سکون، روحی علاج انسانوں کی اصلاح کے سبب نیز کسانی و جانوروں کی پرورش میں اضافہ اور ضرورت کی حدتک غذاوں کی فراہمی منجملہ ان عوامل میں ہیں جو امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں اعلیٰ حدتک پہنچ جائے گی لیکن ایسا ہو سکتا ہے کہ لوگوں کی جسمی حالت دگرگوں ہو جائے اور عمر طولانی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ایک شخص ہزار فرزند اور نسل دیکھے پھر اس کے بعد دنیا سے انتقال کرے۔

رسول خدا فرماتے ہیں: "جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور رات کو اس کی صبح کے ہنگام آفتاب مغرب سے نکلے گا (نہ مشرق کی طرف سے) تو انسان اس طرح چالیس سال تک آسودہ خاطر، عیش و عشرت سے بھری زندگی گذارے گا کہ اس مدت میں نہ تو کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا" (1)

شاید اس بات سے مراد یہ ہے کہ جو موتیں اور بیماریاں ظہور سے قبل عام ہوں گی دوران ظہور اتنی کم و نادر سننے میں آئیں گی کہ عدم بیماری و موت کا حکم لگایا جاسکتا ہے ممکن ہے کہ ظاہری معنی مراد ہوں یعنی اس مدت میں موت و بیماری کا وجود نہیں ہوگا وہ بھی حضرت بقیتہ اللہ آعظم کے ظہور کی برکت سے ایسا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں عمریں طولانی ہوں گی" (2)

---

(1) ابن طاوس، ملاحم، ص97 (2) عقد الدرر، ص159؛ القول المختصر، ص20

مفضل بن عمر کہتے ہیں : امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو لوگ آپ کی فرمانروائی کے زیر سایہ طولانی عمریں کریں گے؛اتنا کہ ہر شخص ہزار فرزند کا باپ ہوگا"[1]

امام سجاد (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : "جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو خداوند عزوجل بیماری و بلا کو ہمارے شیعوں سے دور کردے گا اور ان کے قلوب کو فولاد کے مانند محکم بنادے گا اور ان میں ہر ایک چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا وہی لوگ زمین کے حاکم اور سربراہ ہوں گے "[2]

امام محمد باقر(علیہ السلام) امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں محیط صحت سے متعلق فرماتے ہیں: "جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو گندے اور استعمال شدہ پانی کے کنویں اور ناودان (پرنالے) جو راستوں میں واقع ہوں گے توڑدیں گے "[3]

شہروں اور معاشرے کی فضا ڈاکٹری اصول کے مطابق حفاظت کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہے،اس بناء پر وہ چیز جو ماحولیات و فضا اور حفظ صحت کے خلاف ہو اس کی روک تھام ہونی چاہئے گھروں کے گندے پانیوں کو گلیوں میں پھیکنا، گھر سے باہر بیسن اور پائخانوں کے کنووں کو گھر سے باہر کھودنا جیسا کہ بعض شہروں، دیہاتوں میں مرسوم ہے حفظ صحت کے اصول کی نابودی کا باعث

---

(1) مفید،ارشاد، ص363؛المستجاد، ص509؛بحار الانوار،ج52، ص337وافی،ج2،ص113

(2) نعمانی،غیبۃ، ص217؛صدوق، خصال، ج2، ص541؛روضہ الواعظین، ج2، ص295؛الصراط المستقیم،ج2، ص612؛ بحار الانوار،ج52، ص317

(3) من لایحضرہ الفقیہ ،ج1، ص234؛ مفید ارشاد، ص365؛طوسی،غیبۃ،283؛روضہ الواعظین، ج2، ص264؛ اعلام الوری، ص432؛الفصول المھمہ، ص302؛اثبات الھداۃ،ج3، ص452؛بحار الانوار،ج52، ص333

ہے؛اس لحاظ سے، جو ہم مشاہدہ کر رہے ہیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ایک وظیفہ ڈاکٹری اصولوں کے مطابق حفظ صحت کی خلاف ورزی کی روک تھام ہے۔

ج)علاج

چونکہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں ضرورت کی حد تک علاج فراہم ہے، لہٰذا بیماریاں کم ہو جائیں گی اور ایک مختصر تعداد ہوگی جو بیماریوں سے دوچار ہوگی لیکن اس زمانے میں ڈاکٹری علم حد درجہ ترقی پزیر ہوگا اور مختلف امراض میں مبتلا افراد کم سے کم مدت میں شفا یاب ہوں گے اس کے علاوہ حضرت، خداوند عالم کی تائید سے نا قابل علاج بیماروں کو خود ہی شفا دیں گے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضرت کے دور حکومت میں بیماری نہیں پائی جائے گی۔

امام حسین (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے بارے میں فرماتے ہیں: "کوئی نابینا، لنج اور فالج زدہ، درد مند روی زمین پر نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اس کے درد کو بر طرف کر دے گا "(1)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جس وقت ہمارے قائم پوشیدہ و مخفی ہونے کے بعد ظاہر ہوں گے جبرئیل ان کے آگے آگے اور کتاب خدا چہرے کے سامنے ہوگی اور اس سے حضرت کوڑھی، سفید داغ کے مریض کو شفا دیں گے "(2)

اس روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ خود حضرت نا قابل علاج، مرض کا معالجہ کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو

---

(1) خرائج، ج2، ص489؛بحار الانوار، ج53، ص62 (2) دوحۃالانوار، ص133؛الشیعہ والرجعہ، ج1، ص171

خداوندعالم مومنین سے بیماریوں کو دوراور تندرستی وصحت کو ان کے قریب کردے گا"[1]

امام محمد باقرعلیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "جو بھی قائم اہل بیت (علیہم السلام) کو درک کرے اور اگر وہ بیماری سے دوچار ہوگا، شفا پائے گااور اگر ضعیف و ناتوانی کا شکار ہوگا، قوی وتوانا ہوجائے گا"[2]

شیخ صدوق کی کتاب خصائل میں مذکور ہے کہ۔"حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں بیماری ختم ہوجائے گی اور وہ لوگ (مومنین) فولادی پارے بن جائیں گے"[3]

امام (علیہ السلام) کی شہادت

حضرت کی شہادت یا رحلت کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں لیکن حضرت امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) کے بقول کے آپ فرماتے ہیں: "کہ ہم اماموں میں یازہر دغا سے شہید ہوگا یا تلوار سے"[4]

جو روایات حضرت کی شہادت پر دلالت کرتی ہیں انھیں میں بعض دیگر روایات پر ترجیح دی جاسکتی ہے۔

ہم یہاں پر چند روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں:

امام جعفرصادق (علیہ السلام) آیہ شریفہ (ثم رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ)[5]

---

(1) نعمانی، غیبۃ، ص317؛بحار الانوار، ج52، ص364؛اثبات الہداۃ، ج3، ص493

(2) نعمانی، غیبۃ، ص317؛صدوق، خصال، ج2، ص541؛روضۃ الواعظین، ج2، ص295؛الصراط المستقیم، ج2، ص261؛ بحار الانوار، ج52، ص335؛ نقل از خرائج

(3) صدوق، خصال، ص597

(4) کفایۃ الاثر، ص226؛بحار الانوار، ج27، ص217

(5) سورہ اسراء آیت 6

کے ذیل میں فرماتے ہیں: "اس سے مراد امام حسین (علیہ السلام) اور آپ کے ستر 70/اصحاب کا عصر امام زمانہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے ؛جب کہ سنہری (خود) (جنگ میں پہنی جانے والی ٹوپی) سر پر ہوگی لوگوں کو امام حسین (علیہ السلام) کی رجعت اور دوبارہ زندہ ہونے کی خبر دیں گے تاکہ مومنین شک و شبہ میں نہ پڑیں۔
ایسا اس وقت ہوگا جب حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) لوگوں کے درمیان ہوں گے چونکہ حضرت کی معرفت اور ایمان لوگوں کے دلوں میں مستقر و ثابت ہو چکا ہوگا اور حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو موت آجائے گی تو امام حسین (علیہ السلام) آپ کو غسل، کفن، حنوط اور دفن کریں گے چونکہ کبھی وصی کے علاوہ کوئی وصی کو سپرد لحد نہیں کرسکتا"[1]

زہری کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) چودہ سال زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے جان بحق ہوں گے ۔[2]

ارطاۃ کہتا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) چالیس سال گزار کر اپنی طبعی موت سے مریں گے۔[3]

کعب الاحبار کہتا ہے کہ اس امت کے منصور، مہدی ہیں اور زمین کے رہنے والے اور آسمان کے پرندے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

یہ وہی ہیں جو روم اور جنگ عظیم میں آزمائے جائیں گے یہ آزمائش بیس سال طولانی ہوگی

---

(1) کافی، ج8، ص206؛ تاویل الآیات الظاہرہ ،ج1، ص278 وج2، ص762؛ مختصر البصائر، ص48؛ تفسیر برہان ، ج2، ص401؛ بحار الانوار، ج53، ص13 وج41، ص56

(2) ابن حماد، فتن، ص104؛ البداء والتاریخ، ج2، ص184؛ متقی ہندی، برہان، ص163

(3) ابن حماد، فتن، ص99؛ عقد الدرر، ص147؛ متقی ہندی، برہان، ص157

اور حضرت دو ہزار پرچم دار کمانڈروں کے ہمراہ شہید ہوں گے؛ پھر حضرت رسول خدا کے فقدان کی مصیبت مسلمانوں کے لئے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی شہادت سے قیمتی و گراں نہیں ہو گی۔[1]

اگر چہ زہری، ارطاۃ و کعب الاحبار کی باتیں ہمارے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہیں؛ لیکن اس میں صداقت کا بھی احتمال ہے۔

حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کیفیت شہادت

الزام الناصب میں حضرت کی شہادت کی کیفیت مذکور ہے: "جب ستر 70/ سال پورے ہوں گے اور حضرت کی موت نزدیک ہو جائے گی، تو قبیلہ تمیم سے، سعیدہ نامی عورت حضرت کو شہید کرے گی اس عورت کی خصوصیت یہ ہے کہ مردوں کی طرح داڑھی ہو گی۔

وہ چھت کے اوپر سے، جب حضرت وہاں سے گذر رہے ہوں گے، ایک پتھر آپ کی طرف پھینکے گی اور آنحضرت کو شہید کر ڈالے گی اور جب حضرت شہید ہو جائیں گے تو امام حسین (علیہ السلام) غسل و کفن، کے فرایض انجام دیں گے "[2] لیکن ہم نے اس کتاب کے علاوہ یہ مطلب، یعنی کیفیت شہادت کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

حسین (علیہ السلام) اپنے ان اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہمرکاب شہید ہوئے ہیں

---

(1) عقد الدرر، ص149

(2) الزام الناصب، ص190؛ تاریخ مابعد الظہور، ص881

آئیں گے[1] تو ستر 70/ پیغمبر ان کے ہمراہ ہوں گے؛ جس طرح حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ ستر 70/ افراد بھیجے گئے تھے اس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) انگوٹھی ان کے حوالے کریں گے اور امام حسین (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے غسل، کفن، حنوط، دفن کے ذمہ دار ہوں گے۔

<سلام علیه یوم ولد ویوم یظهر ویوم یموت ویوم یبعث حیاً>

---

(1) امام حسین (علیہ السلام) کی رجعت سے متعلق آیۃاللہ والد مرحوم کی کتاب ستارہ درخشاں ملاحظہ ہو

منابع وماخذ

1۔قرآن کریم

2۔ نہج البلاغہ

3۔اثبات الوصیہ ، علی بن حسین مسعودی ،ت 346ھ ق،انتشارات الرضی قم،1404ھ ق

4۔اثبات الہداۃ، محمد بن الحسن حر عاملی،ت 1104ھق،چاپخانہ علمیہ ، قم

5۔الاحتجاج،احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی،قرن ششم ہجری،دارالنعمان ، نجف اشرف،1386ھق

6۔احقاق الحق وازھاق الباطل ،شہید قاضی نور اللہ حسینی مرعشی تستری ،ت 1019ھ ق (باتوالیق آیۃ اللہ مرعشی نجفی)کتابخانہ آیہ للہ مرعشی ،قم

7۔الاختصاص ، محمد بن محمد بن نعمان 413ھ ق،انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین ، قم

8۔اختیار معرفۃ الرجال ،(رجال کشی)ابو عمرو محمد بن عمر بن عبد العزیز کشی ،ت 385ھ ق ، تلخیص از ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی ،دانشگاہ مشہد

9۔الاذاعۃ لماکان ومایکون بین یدی الساعۃ، محمد صادق حسن قنوجی بخاری، 1307ھ ق،دارلکتب العلمیہ ،بیروت

10۔الارشاد ، محمد بن محمد بن نعمان، 413ھق،بصیرتی ، قم

11۔ارشاد القلوب ،ابو محمد الدیلمی ، موسسہ اسلامی ،بیروت

12۔اسعاف الراغبین ، محمد بن علی الصبان ،ت 1206ھق،دارالفکر ، قاہرہ

13۔اسد الغابہ،ابن الاثیر شیبانی،ت 630ھق،چاپخانہ اسلامیہ ، تہران

14۔الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ،ابن حجر عسقلانی،ت 851ھق،دارالکتب ، بیروت

15۔الاصول الستۃ عشر، تحقیق حسن مصطفوی، تہران، 1371ش

16۔اعلام المنجد،لویس معلوف الیسوعی ،دارالمشرق ،بیروت

17۔اعلام النساء، عمر رضا کحالہ، موسسہ الرسالہ، بیروت، 1401ھ ق

18۔اعلام الوری باعلام الہدی، ابو علی فضل بن حسن طبرسی، ت548ھ ق، دارالمعرفۃ، بیروت

19۔اعیان الشیعہ، سید محمد محسن امین عاملی، دارالتعارف، بیروت

20۔اقبال، رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسی بن جعفر بن طاوس، ت664ھ ق، دارالکتب اسلامیہ

21۔الزام الناصب، شیخ علی یزدی حائری، قم 1404ھ ق

22۔امالی الشجری، (امالی الخمیسیہ)، یحی بن حسین شجری، ت478ھ ق، عالم الکتب، بیروت

23۔امالی شیخ طوسی، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت460ھ ق المکتبۃ الاھلیہ، بغداد

24۔امالی مفید، محمد بن محمد بن نعمان ت413ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین، قم

25۔الامامۃ والتبصرہ، علی بن الحسین بن بابویہ قمی، ت329ھ ق، مدرسۃ الامام المہدی (ع)، قم

26۔الانساب، ابو سعد عبدالکریم تمیمی سمعانی، ت563ھ ق، موسسہ الکتب الثقافیہ، بیروت، 1408ء ھ ق

27۔الایقاظ من الھجعہ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت1104ھ ق، دارالکتب العلمیہ، قم

28۔الایام المکیہ، نجم الدین طبسی، دانشکدہ علوم اسلامی، قم

29۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ت1111ء ھ ق، موسسہ الوفاء، بیروت

30۔البداء والتاریخ، منسوب بہ ابو یزید احمد بن سہل بلخی مقدسی، ت355ھ ق، کتابخانہ اسدی، تہران

31۔البرہان فی تفسیر القرآن، سید ہاشم بحرانی، ت1107ھ ق، چاپخانہ علمیہ، قم

32۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، علاء الدین علی بن حسام الدین، معروف بہ متقی ہندی، ت 975ھ ق، چاپخانہ خیام، قم

33۔برہان قاطع، محمد حسین برہان، ت1083ھ ق، نشر خرد نیما، تہران

34۔بشارۃ اسلام، سید مصطفیٰ آل السید حیدر کاظمی، ت1336ء ھ ق، کتابخانہ نینویٰ الحدیثہ، تہران

35۔بشارۃ المصطفیٰ، ابو جعفر محمد بن ابی القاسم طبری، کتابفروشی حدریہ، نجف اشرف

36۔بصائر الدرجات فی فصائل آل محمد، محمد بن الحسن بن فروخ صفار قمی، ت290ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم
37۔ بھجۃ الآمال، ملا علی علیاری تبریزی، ت 1327ھق، بنیاد فرہنگ اسلامی کوشانپور، تہران
38۔بیان الائمہ، محمد مہدی نجفی، قم، 1408ھق
39۔البیان فی اخبار صاحب الزمان، محمد بن یوسف بن محمد قرشی، گنجی شافعی، ت 658ھ ق، دار احیاء تراث اہل بیت، تہران
40۔تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترہ الطاہرہ، سید شرف الدین علی حسینی استرابادی نجفی، قرن ششم، مدرۃ الامام المہدی (عج)، قم
41۔تاریخ الامم والملوک، ابو جعفر محمد بن جریر طبری، ت 310ھق، دار المعارف قاہرہ
42۔تاریخ بغداد، ابعبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، ت 463ھق، دار الکتب العملیہ، بیروت
43۔تاریخ مابعد ظہور، سید محمد صادق صدر، دار التعارف للمطبوعات، بیروت
44۔ تبصرہ الولی، سید ہاشم بحرانی، ت 1107ھق، موسسہ الاعملی، بیروت
45۔تحف العقول عن آل الرسول، ابو محمد حسن بن علی بن الحسین بن شعبۃ حرانی، انتسارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم
46۔تذکرۃ الفقہاء، علامہ حلی، ت 726ھق، موسسہ آل البیت لاحیاء التراث، قم
47۔الترغیب الترھیب من الحدیث الشریف، عبد العظیم بن عبد القوی المنذری، ت 656ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت
48۔التصریح بماتواتر فی نزول المسیح، محمد انور شاہ کشمیری ہندی، ت1342ھ ق، دار القران الکریم، بیروت
49۔التطبیق بین السفینۃ والبحار بالطبعۃ الجدیدۃ، سید جواد مصطفوی، آستان قدس رضوی، مشہد، 1403ھق
50۔ تفسیر الصافی، فیض کاشانی، ت 1091ھق، موسسہ الاعملی، بیروت
51۔ تفسیر العسکری علیہ السلام، منسوب بہ امام حسن عسکری علیہ السلام مدرسۃ الامام المہدی (عج) قم، 1409ھ ق

52۔ تفسیر العیاشی، محمد بن مسعود بن عیاش سمرقندی، کتابفروشی اسلامیہ، تہران
53۔ تفسیر فرات الکوفی، فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی، کتابفروشی داوری، قم

54۔ تفسیر قمی، ابوالحسن علی بن ابراہیم قمی، اواخر قرن سوم ہجری قمری، کتابفروشی الہدی نجف اشرف
55۔ تفسیر نورالثقلین، عبد علی جمعہ العروسی الحویزی، ت 1112ھ ق، چاپخانہ علمیہ، قم
56۔ تقریب المعارف، شیخ تقی الدین ابو الصلاح حلبی،، ت 1112ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم، 1404ھ ق
57۔ التقریب والتیسیر، ابوزکریا یحیٰ بن شرف النوی، بیروت
58۔ تنقیح المقال فی علم الرجال، شیخ عبداللہ بن حمد بن حسن المولیٰ عبداللہ المامقانی النجفی، ت 1351ھ ق
59۔ تہذیب الاحکام فی شرح المقنعہ، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت 460ھ ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران
60۔ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، محمد بن الحسین بن بابویہ، 381ھ ق، کتابخانہ آیۃاللہ مرعشی نجفی، قم
61۔ جامع احادیث الشیعہ، سید حسین بروجردی، ت 1380ھ ق، مدینۃ العلم، قم
62۔ جامع الاخبار، تاج الدین شعیری، قرن ششم ہجری قمری، انتشارات رضی، قم
63۔ جامع الاصول من احادیث الرسول، ابو السعادات مبارک بن محمد معروف بہ ابن الاثیر، ت 606ھ ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت
64۔ الجامع الصحیح، محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی ت 297ھ ق
65۔ جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، ت 911ھ ق، چاپ سنگی
66۔ الحاوی للفتاوی، جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، ت 911ھ ق، دار کتب العلمیہ، بیروت
67۔ حق الیقین، محمد باقر مجلسی، ت 1111ھ ق، جاویدان، تہران
68۔ حلیۃ الابرار فی فضائل محمد وال الاطہار، سید ہاشم بن اسماعیل بحرانی، ت 1107ھ ق، دارالکتب العلمیہ، قم
69۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ابو نعیم اصفہانی احمد بن عبد اللہ، ت 430ھ ق، دارالکتب العربی، بیروت،،،

70۔الخرائج والجرائح ،ابو الحسن سعید بن ھبۃ اللہ معروف بہ قطب راوندی ،ت 573ھ ق، موسسہ الامام المہدی (عج) ، قم
71۔الخصال ،ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن بابویہ قمی ،ت 381ھق،انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم
72۔خلاصۃالاقوال، (رجال علامہ)، حسن بن یوسف بن مطہر حلی، ت، الرضی، قم
73۔دررالاخبافیمایتعلق بحال الاحتضار، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، ت1405ھ ق، چاپخانہ نعمان نجف اشرف
74۔الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، جلال الدین سیوطی، ت 911ھق، دارالمعرفۃ، بیروت
75۔دلائل الامامہ، ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری، کتابفروشی رضی، قم
76۔دلائل النبوۃ، احمد بن عبداللہ، ابونعیم اصفہانی، ت430ھق، دارالمعرفۃ، بیروت
77۔ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری، ت 694ھ ق، کتابفروشی محمدی ، قم
78۔الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، آقابزرگ تہرانی، ت1389ھق، کتابفروشی اسلامیہ، تہران
79۔راموز الاحادیث، ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ استانبولی، ت1311ھ ق، چاپ ہند
80۔رجال ابن داود، حسن بن علی بن داود حلی، ت وایل قرن ہشتم، نجف، 1972ئم
81۔رجعت از نظر شیعہ، نجم الدین طبسی، چاپخانہ علمیہ، قم، 1400ھق۔
82۔الرجعہ فی احادیث الفریقین، جنم الدین طبسی
83۔راہنمای کتب اربعہ، محمد مظفری، چاپخانہ علمیہ، قم، 1405ھق
84۔روضۃ المتقین، محمد تقی مجلسی، 1070ھ؛ق، بنیاد فرہنگ اسلامی کوشانپور، تہران
85۔روضۃ الواعظین، محمد بن فتال نیشاپوری، ت 508ھق، انشارات الرضی، قم
86۔ریاحین الشریعۃ، ذبیح اللہ محلاتی، دارالکتب الاسلامیہ، تہران
87۔ستارہ درخشان، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، ترجمہ سید محمد میر شاہ والد، انتشارات محمدی، تہران
88۔سفینۃ البحار، شیخ عباس قمی، ت 1359ھق، انتشارات اسوہ، قم

89۔ سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی، ت 275ھ،ق دار احیاء التراث العربی، بیروت

90۔ سنن ابی داود، سلمان بن الاشعث سجستانی، ت 275ھق، دار احیاء السنۃ النبویہ

91۔ السنن الکبری، ابو بکر احمد بن الحسین بیہقی، ت 458ھق، دار المعرفۃ، بیروت

92۔ سنن الدارمی، ابو محمد عبد اللہ دارمی، ت 255ھق، دار الفکر، بیروت

93۔ السیرۃ الحلبیہ، علی بن برہان الدین حلبی شافعی، ت 1044ھق، بیروت

94۔ شرح نہج لابلاغہ، عزالدین ابو حامد بن ھبۃ اللہ بن ابی الحدید مدائینی، ت 655ھ ق، چاپخانہ بابی حلبی قاہرہ

95۔ الشیعہ والرجعہ، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، چاپخانہ الآداب نجف اشرف، 1385ھ ق

96۔ صحیح البخاری، اسماعیل بن ابراہیم جعفی بخاری، ت 256ھق، دار احیاء التراث العربی، بیروت

97۔ صحیح ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورہ، ت 297ھق، دار احیاء التراث العربی، بیروت

98۔ صحیح مسلم: ، ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، ت 261ھق، دار احیاء التراث العربی، بیروت

99۔ الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم، زین الدین ابو محمد علی بن یونس عاملی نباطی، ت 877ھ ق، کتابفروشی مرتضویہ، تہران

100۔ الصواعق المحرقہ، احمد بن حجر ہیثمی، ت 974ھق، کتابخانہ قاہرہ

101۔ الطبقات الکبری، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع بصری زہری، ت 230ھق، دار صادر، بیروت

102۔ الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطوائف، علی بن موسی معروف بہ سید بن طاوس، ت 664ھق، چاپخانہ خیام، قم

103۔ العدد القویہ لدفع المخاوف الیومیہ، رضی الدین علی بن یوسف بن المطہر حلی، ت 726ھ ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم

104۔ العطر الوردی، محمد بلبیسی شافعی، ت 1308ھق، چاپخانہ امیریہ، بولاق

105۔ عقائد صدوق، ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی، ت 381ھق، چاپ سنگی، 1292ھ ق

106۔ عقد الدرر فی اخبار المنتظر، یوسف بن یحی مقدسی سلمی شافعی، قرن ہفتم ہجری قمری، عالم الفکر، قاہرہ

107۔العقد الفرید، ابن عبد ربہ اندلسی، ت 327ھ ق، دار الکتاب العربی، بیروت

108۔علل الشرائع،ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ،ت 381ھق،کتابفروشی حیدریہ، نجف اشرف
109۔العلل المتناھیہ، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن الجوزی،ت 597ھق،دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1403ھق
110۔العمدۃ لابن البطریق، یحی بن الحسن اسدی حلی معروف بہ ابن البطریق،ت 600ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بی جامع مدرسین
111۔ عوالم العلوم، والمعارف والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال، شیخ عبد اللہ بحرانی اصفہانی،مدرسہ الامام المہدی (عج) قم
112۔ عیون الاخبار، عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری،ت278ھق،دارالکتب العلمیہ، بیروت
113۔ عیون اخبار الرضا،ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ،ت 381ھق،نشرتوس، قم
114۔الغارات،ابواسحاق ابراھیم محمد ثقفی،ت283ھق،انجمن آثار ملی، تہران
115۔غایۃ المرام فی حجۃ الخصام عن طریق الخاص والعام،سید ہاشم بن سلیمان بحرانی، ت1107ھ ق، موسسہ الاعلمی،بیروت
116۔الغیبہ،ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی،ت460ھق،کتابفروشی نینوی، تہران
117۔الغیبہ، محمد بن ابراھیم نعمانی، 360ھق،کتابفروشی صدوق، تہران
118۔الفائق فی غریب الحدیث، جاراللہ، محمود بن عمر زمخشری،ت583ھ ق،دارالمعرفۃ، بیروت
119۔الفتاوی الحدیثیہ،احمد بن حجر ہیثمی،ت 974ھق،التقدم العلمیہ، مصر
120۔الفتن،ابو عبداللہ نعیم بن حماد مروزی،ت228ھوق، خطی،کتابخانہ المتحف، انگلستان
121۔الفتوحات المکیہ، محمد بن علی معروف بہ ابن عربی،ت 638ھق،دار صادر، بیروت
122۔فرائد السمطین فی الفضائل المرتضی والبتول السبطین والائمۃ من ذریتھم ،ابراھیم بن محمد جوینی خراسانی ،ت 730ھق، موسسہ المحمودی، بیروت

123۔فرائد فوائد الفکر، مرعی بن یوسف بن ابی بکر، قرن یازدھم ہجری قمری، بنیاد اسلامی قم
124۔فردوس الاخبار ،ابو شجاع شیرویہ ابن شہردار بن شیرویہ دیلمی ،ت5090ھق، دار الکتب العلمیہ ،بیروت
125۔فرہنگ عمید، حسن عمید، جاویدان ، تہران
126۔الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ، علی بن محمد بن احمد مالکی مشہور بی ابن صباغ، ت 855ھق، کتابفروشی دارالکتب، نجف اشرف
127۔فضل الکوفہ و فضل اھلھا، محمد بن علی بن الحسن علوی حسینی کوفی،ت445ھق، موسسہ اھل البیت ،بیروت
128۔الفقیہ (کتاب من لایحضرہ الفقیہ)، محمد بن علی بن بابویہ قمی ،ت 381ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران
129۔قرب الاسناد، ابوالعباس عبداللہ بن جعفر حمیری،ت 310ھق، چاپ سنگی، چاپخانہ اسلامیہ، تہران
130۔قصص الانبیاء، قطب الدین راوندی،ت 573ھق، بنیاد پژوہش ھای اسلامی، مشہد، ت1409ھ ق
131۔القول المختصر فی وعلامات المہدی المنتظر، احمد بن حجر ہیثمی ،ت 974ھق، خطی، کتابخانہ امیر المومنین ، نجف اشرف
132۔کامل الزیارات ،ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ ، 367 ھق، چاپخانہ مرتضویہ، نجف اشرف،1356ھ
133۔الکامل فی تاریخ، ابوالحسن علی بن ابی المکرم معروف بہ ابن الاثیر ،ت 630ھ ق، دار صادر، بیروت
134۔کشف الاستار، میرزا حسین نوری، ت1320ھق، کتابفروشی نینوا، تہران
135۔کشف الحق (الاربعون)، امیر محمد صادق خاتون آبادی، ت1207ھ ق، بنیاد بعثت تہران، 2361ش
136۔اکشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ،ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی ،ت 692ھ ق، دار الکتب اسلامی ،بیروت
137۔الکافی، محمد بن یعقوب کلینی رازی، ت 329ھق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران

138۔کفایۃ الاثر فی النص علی الائمہ اثنی عشر،ابو القاسم علی بن محمد بن علی (الخزاز)،قرن چہارم ہجری قمری، نشر بیدار، قم
139۔کمال الدین واتمام النعمۃ،ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی،ت 381ھ ق،انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم
140۔الکنی والالقاب، شیخ عباس قمی،ت 1359ھ ق،کتابخانہ صدر، تہران

141۔کنزل العمال فی سنن الاقوال و الافعال،علاء الدین علی معروف بہ متقی ہندی، ت 975ھ ق، موسسہ الرسالہ، بیروت
142۔لسان المیزان، احمد بن علی بن حضر عسقلانی، ت 852ھ ق، موسسہ الاعلمی، بیروت
143۔لوائح الانوار البھیہ، شمس الدین محمد بن احمد سفارینی نابلسی، ت1188ھ ق، مجلّہ المنار، مصر
144۔ مجمع البحرین، فخر الدین طریحی، ت1085ھ ق،کتابفروشی مرتضویہ، تہران
145۔ مجمع البیان فی تفسیر القرآن، فضل بن الحسن طبرسی، ت548ھ ق،داراحیاء التراث العربی، بیروت
146۔ مجمع الرجال ،زکی الدین عنایۃ اللہ بن مشرف الدین قہبانی ،قرن یازدہم ہجری قمری،چاپخانہ ربانی ،اصفہان
147۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی، ت 807ھ ق، دارالکتاب العربی، بیروت
148۔المحاسن، ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد برقی، ت274ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، قم
149۔المحجۃ فیما نزل فی الحجۃ، سید ہاشم بحرانی، ت 1107ھ ق، موسسہ الوفاء، بیروت، ت1403ھ ق
150۔ مختصر اثبات الرجعہ، فضل بن شاذان نیشاپوری، مجلّہ تراثنا، شمارہ15
151۔ مختصر بصائر الدرجات ، عز الدین حسن بن سلیمان حلی ،قرن نہم ہجری قمری، چاپخانہ حیدریہ ، نجف اشرف
152۔مدینۃ المعاجز، سید ہاشم بحرانی، ت1107ھ ق، چاپ سنگی تہران
153۔ مراۃ العقول، محمد باقر مجلسی، 1111ھ ق، دارالکتب الاسلامیہ، تہران
154۔ مروج الذہب، علی بن حسین مسعودی، ت 346ھ ق، دارالاندلس، بیروت
155۔المستجاد -- من کتاب الارشاد، حسن بن مطہر حلی، ت 726ھ ق،کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی
156۔ مستدرکات علم رجال الحدیث، شیخ علی نمازی، ت1405ھ ق، چاپخانہ حیدریہ، تہران
157۔المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث ،ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری، ت405ھ ق، دارالفکر، بیروت
158۔ مستدرک الوسائل، میرزا حسین نوری طبرسی، ت1320ھ ق، موسسہ آل البیت لاحیاء التراث، قم

159۔المسترشد،ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری،قرن چہارم ہجری قمری،چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف
160۔ مسند ابو عوانہ،یعقوب بن اسحاق اسفرائینی،ت 316ھق،دار المعرفۃ، بیروت
161۔مسند ابی یعلی الموصلی،احمد بن علی بن المثنی التمیمی،ت 307ھق،دار المامون للتراث، دمشق
162۔مسند احمد،احمد بن حنبل،ت 241ھ ءق،دار الفکر، بیروت
163۔مسند ابی داود، سلیمان بن داود بن الجارود فارسی بصری،ت 204ھ ءق،دار المعرفۃ، بیروت
164۔مصابیح السنۃ، حسین بن مسعود بن محمد الفراء بغوی،ت 516ھ ءق،دار المعرفۃ، بیروت
165۔مصادقۃ الاخوان،ابو جعفر محمد بن رلی بن بابویہ قمی، 381ھ ءق،مدرسۃ الامام المہدی (عج)، قم
166۔المصنف، عبد الرزاق بن ھمام صنعانی،ت 211ھ ء،ق المکتب اسلامی، بیروت
167۔المصنف، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ،ت 235ھ ءق،دار السّلفیہ، بمبئی
168۔المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ،احمد بن حجر عسقلانی،ت 852ھ ق، دار المعرفۃ، بیروت
169۔ معجم احادیث الامام المہدی (عج)، نجم الدین طبسی باھمکاری جمعی افضلاء، نشر معارف اسلامی، قم
170۔ معجم البلدان،ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ حموی بغدادی،ت 626ھ ءق، دار التراث العربی، بیروت
171۔ معجم رجال الحدیث و تفصیل طبقات الرواۃ، سید ابو القاسم خوئی،مدینۃ العلم، قم
172۔المعجم الصغیر، سلیمان بن احمد طبرانی،ت 360ھق،دار الکتب العلمیہ، بیروت
173۔المعجم الاوسط، سلیمان بن احمد طبرانی،ت 360ھق،کتابفروشی العارف، ریاض
174۔المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد طبرانی،ت 360ھق،وزارت اوقاف عراق
175۔الملاحم والفتن فی الظہور الغائب المنتظر،رضی الدین علی بن موسی بن طاوس،ت 664ھ ق، موسسہ الاعلمی، بیروت
176۔ملاذ الاخیار، محمد باقر مجلسی،ت 1111ھ ءق،کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم

177۔المنار المنیف فی الصحیح والضعیف،ابن قیم الجوریۃ،ت 751ھق،مکتب المطبوعات الاسلامیہ
178۔مناقب آل ابی طالب،ابو جعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب،ت 588ھ،انتشارات علامہ،قم
179۔منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر(عج)،شیخ لطف اللہ صافی،کتابخانہ صدر،تہران
180۔منتخب الانوار المضیئۃ،سید علی بن عبد الکریم نیلی نجفی،قرننہم ہجری قمری،چاپخانہ خیام،قم،1401ھ ق
181۔منتخب کنزل العمال،علاء الدین متقی ہندی،ت 975ھق،دار الفکر،بیروت
182۔المنجد،لویس معلوف یسوعی،دار المشرق،بیروت
183۔منن الرحمٰن،محمد بن بہاء الدین الحارثی،ت 1030ھق،چاپخانہ حیدریہ،نجف اشرف،1344ھ
184۔منیۃ المرید،زین الدین ب علی ابن احمد عاملی،965ھ،ق انتشارات دفتر تبلیغا ت اسلامی،قم،1368ش
185۔منہاج الدموع،شیخ علی قرنی گلپایگانی،موسسہ مطبوعاتی دین ودانش،قم،1344ھ ق
186۔مہدی موعود،محمد باقر مجلسی،1111ھ ق،ترجمہ علی دوانی آخوندی،تہران
187۔الہذب البارع فی شرح المختصر النافع،شیخ جمال الدین ابو العباس،احمد بن فہد حلی اسدی،841ھ ق،انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین،قم
188۔موارد السجن فی النصوص والفتاوی،نجم الدین طبسی،دفتر تبلیغات اسلامی،قم،1411ھ ق
189۔الموطا،مالک بن انس،ت 179ھ ق،دار احیاء التراث العربی،بیروت
190۔المیزان فی تفسیر القرآن،سید محمد حسین طباطبائی،ت 1402ھ ق،دار الکتب الاسلامیہ،تہران
191۔النفی والتغریب،نجم الدین طبسی،مجمع الفکر الاسلامی،قم
192۔نقش زنان مسلمان در جنگ،محمد جواد طبسی نجفی،چاپخانہ طلوع آزادی،1367ش

193۔نور الابصار ، فی مناقب آل النبی المختار ، شیخ مومن بن حسن مومن شبلنجی ،ت 1290ھ ء ق،دارالفکر ،بیروت
194۔النہایہ فی غریب الحدیث والاثر ، مبارک بن محمد جزری معروف بہ ابن الاثیر ، ت 606ھ ق، اسماعلیلیان ،قم
195۔وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ ، محمد بن الحسن حر عاملی ،ت 1104ھ ء ق ، دار احیاء التراث العربی، بیروت
196۔وقعۃ صفین ، نصر بن مزاحم منقری، ت 212ھ ء ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی ، قم، 1603ھ ق
197۔الہدایۃالکبری ، حسین بن حمدان حسینی حصیبنی ،ت 1294ھ ق، موسسۃالبلاغ، 1406ھ ق
198۔ینابیع المودۃ، سلیمان بن ابراہیم بن قندوزی حنفی، ت 1294ھ ق، کتابفروشی محمدی، قم
199۔یوم الخلاص فی ظل القائم المہدی (عج) ،کامل سلیمان ،دار الکتاب اللبنانی، 1402ھ ق